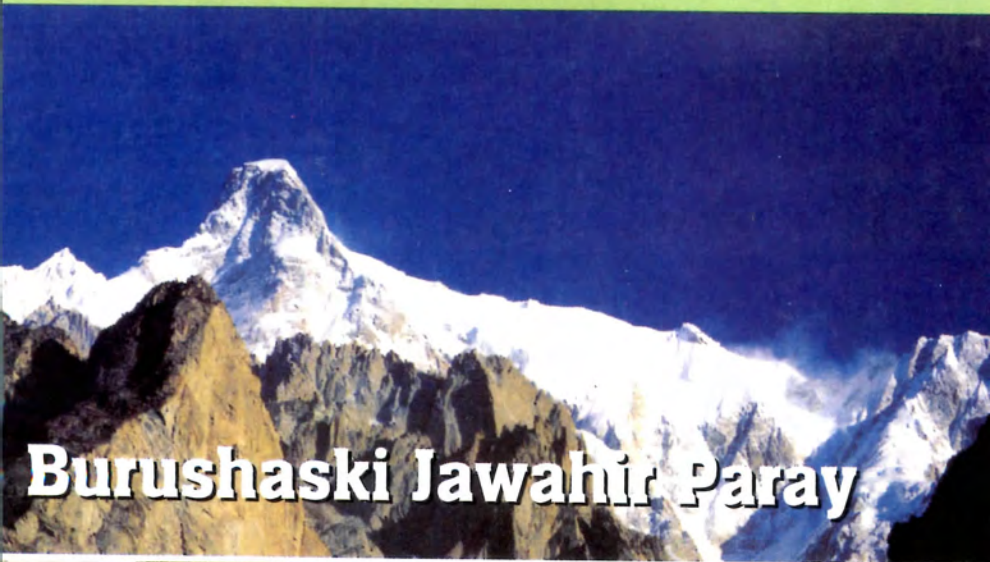

Burushaski Jawahir Paray

بروشسکی جواہر پارے

مصنّف

نصیرالدین نصیرؔ ہونزائی

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی

بہ اشتراک

شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ جامعۂ کراچی

اکادمی ادبیاتِ پاکستان کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

بُروشسکی جواہر پارے

پروفیسر ڈاکٹر علاّمہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی (ستارۂ امتیاز)

مجلس ادارت:

ایس ایم شاہین، فدائے مک،

عرفت روحی امین الدّین، یاسمین فِدا

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی، کراچی
بہ اشتراک
شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی
اکادمی ادبیاتِ پاکستان، کراچی

Jawaahir Paaree

Some Glimps of Burushaski language.

Prof. Dr. Nasir al-Din Nasir Hunzai

کتاب: بُروشسکی جواہر پارے

مصنّف: پروفیسر ڈاکٹر علامہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی (ستارۂ امتیاز)

قیمت: ایک سو پچاس روپے

اشاعتِ دوم: ۲۰۰۵ء

تعداد: پانچ سو

حروف کار: یاسمین فدا

ترتیب و تزئین: ایس ایم شاہین، فدائے مُک

آرائش: محمد فیصل شبیر

حروف چینی: ایس ایم شاہین، فدائے مک، عرفت روحی امین الدین، یاسمین فدا

مطبع: شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی

تقسیم کار: اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی، کراچی؛ انٹرنیشنل بُک ہاؤس گلگت

اشتراک علمی: شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ و اکادمی ادبیات پاکستان، کراچی

BRA BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY living ancient language

فہرستِ موضوعات

کلماتِ تحسین و آفرین	علامہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی	
بروشسکی زبان کے جواھر ریزے	سید خالد جامعی	
بروشسکی جواھر پارے		
اظھارِ تشکر	آغا نور محمد پٹھان	
مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات		۱
بُروشسکی مناجات بدرگاہِ قاضیُ الحاجات		۲
مناجات بدرگاہِ قاضِیُ الحاجات		۳
کثیر الحروف لسان بھت سی بولیوں پر حاوی ھوسکتی ھے.		۴
سرچشمۂ علم و ادب شُھرۂ آفاق جامِعۂ کراچی کی ادبی سرپرستی کا شکریہ		۸
ترجمۂ نظم جامعۂ کراچی (فرھنگِ الفاظ)		۹
بہارِ وطن اور اپنے والد خلیفہ حُبِّ علی کے باغات کی یاد میں ایک آزاد نظم		۱۱
ترجمۂ بہارِ وطن		۱۲
"نظم" اِچَھر اُیَم دَلَتس مَیوَن		۱۳
ترجمۂ نظم "دلَتس مَیوَن"		۱۴
زبان کا فلسفہ اور قِصّہ		۱۶
ایک پُر تاویل خواب		۱۷
شھزادہ شیر قلم جناب راجہ ریاض احمد خان صاحب		۱۸
شاھی بُرُوشَسکی (۱)		۱۹
شاھی بروشسکی (۲)		۲۱

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاھی بروشسکی (۳) ۲۳
شاھی بروشسکی (۴) ۲۴
شاھی بروشسکی (۵) ۲۵
شاھی بروشسکی (۶) ۲۶
شاھی بروشسکی (۷) ۲۷
شاھی بُرُوشسکی (۸) ۲۸
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۱) ۲۹
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۲) ۳۰
ہونزا کے روایتی=ثقافتی تھوار (۳) ۳۲
یَرُم زمانا اَیَم یاد = یات ۳۴
قدیم ہونُزُلو پُھو لَم ایَتس طریقاً ۳۵
ایک کہاوت اور اس کا پَس منظر ۳۸
جوٹ مِناسَن ۳۹
بَلوش دَنے دُسذَک (۱) ۴۰
بَلوش دَنے دُسذَک (۲) ۴۱
غَشکے دُسذَکے فہرست ۴۲
توم تَلُو = ہر قسم کے درخت ۴۳
دَغیکو دا چِلیئکو = موٹے اور چھوٹے : تیرتوم ۴۴
دُغاَرُوسَس (قرآن کے بارے میں بروشسکی سوال و جواب) ۴۵
اسلامی الفاظ ۴۹
اسلامی الفاظ ۵۱
تشبیہات ۵۳
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۱) ۵۸
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۲) ۵۹
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۳) ۶۰
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۴) ۶۱

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۵) ۶۲
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۶) ۶۳
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۷) ۶۴
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۸) ۶۵
نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۹) ۶۶
یہ آپ کے لیے اُستاد کا خط = مکتوب ہے. ۶۷
بی آر اے کے لیے ضروری مشورے ۷۰
میرے عزیزان : (B.R.A.) کنآو ۷۲
ایک تحقیق ۷۴
تحلیل ۷۵
روایتی معلومات ۔ (۱) ۷۷
روایتی معلومات۔ (۲) ۷۹
روایتی معلومات۔(۳) ۸۰
چند بُرُوشسکی الفاظ صرف (B.R.A.) کے لیے ۸۱
اگوَن ۸۳
بُروشسکی الفاظ ۸۵
چند بُرُوشسکی الفاظ جو اہم ہیں. ۸۶
لُغات سازی ۸۸
لغات سازی ۹۰
لُغات سازی کا کام ۹۲
ضروری تحقیق کا حصّہ ۹۴
مجھے لگتا ہے کہ درجِ ذیل الفاظ کا مادّہ ہِندی ہے
آپ کا کیا مشورہ ہے؟ ۹۵
اُلتُروٗ (حِکایۃ صوت) ۹۷
لغات سازی کے لیے ۹۹
درج ذیل الفاظ کے شروع کا حرف غیر مُتحرّک یا

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مَوقوف(ٹھیرا ہُوا) ھے یعنی وہ زَبَر ، زِیر اور پیش
کے بغیر ھے۔ ۱۰۱
ہونزا کے قدیم ناموں میں سے چند نام ۱۰۳
ایسے جانوروں وغیرہ کی ایک فہرست جو خود علاقے
میں موجود تو نہیں ھیں مگر ان کے اسماء شروع ھی
سے زبان کے ساتھ استعمال ہوتے آئے ھیں، اس کی کیا
وجہ ہو سکتی ھے؟ ۱۰۴
ہالُم بیَسکُمۓ فہرست (۱) گھریلو چیزوں کی فہرست ۱۰۶
چمڑا اور کھال کی چیزیں (ص۔۱) ۱۰۸
چمڑا اور کھال کی چیزیں (ص۔۲) ۱۱۰
بُروشسکی میں بعض ترکی الفاظ (۱) ۱۱۱
بُروشسکی میں بعض ترکی الفاظ (۲) ۱۱۳
عربی "فاء" اور ہندی "پھ" کا نمونہ ۱۱۵
تحفۂ تحقیق برائے عزیزانِ بی۔آر۔اے ۱۱۶
تحقیق کرتے رہو چاھے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۱) ۱۱۸
تحقیق کرتے رہو چاھے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۲) ۱۲۰
ضمائرِ مُتَّصِل کی سات قسمیں ھیں ۱۲۱
قواعد : ضمائر ۱۲۳
قواعد (۱) ۱۲۴
قواعد (۲) ۱۲۵
قواعد (۳) ۱۲۷
قواعد (۴) ۱۲۹
قواعد (۵) ۱۳۰
قواعد (۶ اے) ۱۳۱
قواعد (۶ بی) ۱۳۳
مصدرِ خاص (۱) ۱۳۵

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مصدرِ خاص (۲) ۱۳۶
تکرار و حذف کا ایک نمونہ ۱۳۷
تصغیر، تقلیل اور تکرارِ مخلوط ۱۳۹
تکرار کے نمونے ۱۴۰
فعل کی تصغیر و تقلیل ۱۴۱
ذخیرۂ الفاظ بطریقِ اضداد ۱۴۳
بطریقِ اضداد ۱۴۶
ہم وَزن الفاظ ۱۴۸
ایسے الفاظ کا نمونہ جن کے آخر میں "ݼ" ہے. ۱۵۰
ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے :. کݣ. ۱۵۱
ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے :. وُ ۱۵۳
ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے :. وٗ ۱۵۵
خصوصی فہرست (۱) آپ کی مہارت کے لیے ۱۵۹
عمومی تحقیق ۱۶۱
ترتیب ۱۶۳
فصاحت کے لیے زاید کا طریقہ ۱۶۴
ذخیرۂ الفاظ کا ایک اور دلچسپ نمونہ ۱۶۶
نصاب (۱) ۱۶۸
قدیم ہُوٗنزوے شَمسی ہِسَمکݣ ۱۷۰
چینی تُرکستان کے روایت کے مطابق بارہ جانوروں کا کیلنڈر ۱۷۱

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

جریدہ انتیس [۲۹]

ایک تاریخی دستاویز

اس شمارے میں شامل اہم مباحث کی تفصیل

عالم اسلام میں جدیدیت اور روایت کی کشمکش، قرنِ اول سے عہد حاضر تک	سید خالد جامعی رعمر حمید ہاشمی
تاریخ ادب ہندوستانی، ایک معروضی مطالعہ	ڈاکٹر معین الدین عقیل
غزلیات [غیر مطبوعہ]	عزیز حامد مدنی
جمہوریت اور نسل کشی میں فطری تعلق: ایک تحقیقی جائزہ	مائیکل مین
صفوی شعراء اور مغل ہندوستان	پروفیسر عزیز احمد
برِعظیم کی تحریکِ آزادی اور حصول پاکستان کی تاریخ، [حصہ اول]	مولانا حسن مثنّٰی ندوی
تاریخِ ادبِ ہندوستانی (ترجمہ) [پیش لفظ]	ڈاکٹر لیلیان نازرو
تاریخِ ادبِ ہندوستانی [غیر مطبوعہ] دیباچہ	گارساں دتاسی
پاکستان میں تعلیم [باب اول]، ترجمہ ایجوکیشن ان پاکستان	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی
بلند و پست، تاریخ کے چند گمشدہ ابواب	اقبال حامد
سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام کیا ہے؟ غربی تہذیب فکر و فلسفے کا محاکمہ	ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

حصہ انگریزی

Methodology Underlying Imam Ghazali's Critique of Greek Philosophy	Ali Muhammad Rizvi
Rawls Habermas Debate: A Ghazalian Assessment	Ali Muhammad Rizvi
Rejecting Freedom and Progress The Case Against Capitalism	Dr. J. A. Ansari
Foucault on Freedom	Ali Muhammad Rizvi

قیمت تین سو روپے

صفحات ۱۳۰۰

کلمات تحسین و آفرین

اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی نے ۱۹۸۰ء کے عشرے سے لے کر اب تک جو جو اہم کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، اس میں میرے ان عزیزوں کا بہت بڑا ہاتھ ہے جو شب و روز بروشسکی لٹریچر (ادب) کی ترقی اور فروغ کے لیے اپنے استاد کی مسلسل مدد کر رہے ہیں۔ اکادمی کے موجودہ منصوبوں میں جامعہ کراچی اور اردو لغت بورڈ کے اشتراک سے تیار ہونے والی بروشسکی اردو لغت ایک اہم منصوبہ ہے، یہ لغت جامعہ کراچی کے شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کی جانب سے شایع ہوگی۔ دیگر منصوبہ جات میں بروشسکی تصویری لغت اور قائم داد بروشسکی مِنی ڈکشنری برائے لٹل اینجلز شامل ہیں۔ مندرجہ بالا تمام علمی کاموں کی ترقی و پیشرفت کے لیے یوں تو ہمیں شرق و غرب کے بے شمار عزیزان کی مدد حاصل ہے تاہم ہمارے مندرجہ ذیل احباب خصوصی طور پر اپنی علمی و ادبی اور انتظامی و فنی صلاحیتوں سے ان منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے فعّال کوشش کر رہے ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
Living ancient language

علی مدد ابن دولت شاہ، معتمد اعزازی اور آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، ایس۔ ایم۔ شاہین خان ابن محمد خان ابن بائے خان، افسرِ تحقیقاتِ بروشسکی و آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، موکھی علی حرمت صاحب، آنریری فیلڈ ریسرچ آفیسر برائے علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی، غلام محی الدین ابنِ غلام قادر ابن محمد سراج، چیرمین بروشسکی ریسرچ اکیڈمی کراچی و رکن کور ڈکشنری گروپ، عرفان اللہ ابنِ علی مدد ابن دولت شاہ، آنریری سیکریٹری بی۔ آر۔ اے کراچی اور رکن کور ڈکشنری گروپ، شاہ ناز سلیم ہونزائی زوجہ محمد سلیم، منتظمۂ اعلیٰ و رکن کور ڈکشنری گروپ، فدائے مک ابنِ امتیاز حسین ابن موکھی عرب خان، افسرِ تحقیقات بروشسکی و رکن کور ڈکشنری گروپ، یاسمین فدا زوجہ فدائے مک ابنِ امتیاز حسین، معتمدِ خاص پروفیسر ڈاکٹر علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی برائے بروشسکی

ادب و رکن کورڈ کشنری گروپ، برکت علی ابنِ غلام قادر ابنِ محمد سراج، رکن کورڈ کشنری گروپ اور رضوان اللہ ابنِ علی مدد ابنِ دولت شاہ، سوفٹ ویر پروگرامر و رکن کورڈ کشنری گروپ، الیاس ابن عظیم، کوآرڈینیٹر بی۔آر۔اے برائے یاسین اور رکن کورڈ کشنری گروپ، عاشق حسین ابنِ امتیاز حسین، رکن کورڈ کشنری گروپ، رضوان علی ابن ہمّت علی، رکن کورڈ کشنری گروپ اور فخر الدین ابنِ قربان علی کمپیوٹر کنسلٹنٹ۔

امریکہ میں امین الدین ابنِ ایثار علی ابنِ نصیر الدین، پرسنل ایڈوائزر (مشیر) برائے ڈاکٹر ہونزائی و مشیر بی۔آر۔اے اور عرفت روحی امین الدین معتمدِ خاص ڈاکٹر ہونزائی و مشیر میرے دست راست کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ ہمارے اسلام آباد کے احباب ڈاکٹر پروین زوجہ اشرف امان، چیئر پرسن (صدر) بی۔آر۔اے اسلام آباد، نذیر صابر ابنِ سعادت شاہ، ایڈوائزر (مشیر)؛ غلام قادر ابنِ ترنگفہ امیر حیات، سکالر و ایڈوائزر (دانشور و مشیر)؛ اظہار علی ابنِ نصیر الدین نصیر ہونزائی، ایڈوائزر (مشیر)؛ غلام عباس، سکالر و ایڈوائزر (دانشور و مشیر)؛ میجر ڈاکٹر انعام اللہ، افسرِ تحقیقات بروشسکی، نورانی نیک عالم سابقہ چیئر پرسن (صدر) بی۔آر۔اے اسلام آباد اور جل باز کریم، قصیدہ خوان نے حال ہی میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے زیر اہتمام بروشسکی زبان پر منعقد ہونے والے پہلے قومی و ادبی سیمنار کے لیے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، نیز اکادمی کے دیگر منصوبوں کو بھی ان صاحبان کی مشفقانہ سرپرستی حاصل ہے۔

شمالی علاقے کے احباب بھی میر امان ہونزائی، چیرمین، بی۔آر۔اے گلگت اور ڈاکٹر شاہد اللہ بیگ چیرمین، بی۔آر۔اے ہونزا کی قیادت میں اکادمی کے مجموعی مقاصد کے حصول کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمارے ان عزیزان کی پرخلوص خدمات بروشو قوم تاریخِ زرّین کے طور پر مرقوم کرے گی۔

درویشانہ دعاؤں کے ساتھ
نصیر الدین نصیر (حبِّ علی) ہونزائی (ایس۔آئی)
دسمبر ۲۰۰۴

بروشسکی زبان کے جواہر ریزے

زبانوں کے قتل عام کی تاریخ

سیّد خالد جامعی

ناظم شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY

زبانوں کی تاریخ محض بھول بھلیوں میں گم ہو جانے اور مسلسل گم رہنے کی تاریخ ہے جس میں ہر لمحہ نئے موڑ آتے ہیں اور ہر لحظہ قدیم تحقیقات یکسر مسترد کر دی جاتی ہیں۔ نئے قیاسات مفروضات قائم کیے جاتے ہیں اور نئے نظریات کے سہارے محقق کا سفر جاری رہتا ہے۔ زبانوں پر ایک زمانہ وہ بھی گزرا جب سنسکرت کو زبانوں کی ماں قرار دیا گیا اور بے شمار زبانوں کے رشتے اسی سے جوڑ دیے گئے حتیٰ کہ سنسکرت شمالی ہند کی تمام زبانوں کی ماں قرار دی گئی اور اردو زبان کو سنسکرت کی بگڑی ہوئی شکل کہا گیا لیکن مولانا ابو الجلال ندویؒ [۱،۲،۳]؛ اور ڈاکٹر سہیل بخاری [۴] نے ام السنہ کے حوالے سے نت نئے انکشافات کیے، جس کے نتیجے میں ایک ہلچل پیدا ہوئی، یہ ہلچل ابھی علمی حلقوں میں تسلیم نہیں کی گئی مگر ان لہروں نے فکر و نظر کے بعض نئے دریچے روشن کیے۔ ان انکشافات کی بنیاد پر ڈاکٹر خالد حسن قادری نے ''اردو کا آغاز اور مولد'' کے عنوان سے بعض نئے خیالات پیش کیے [۵]۔

آریاؤں کی آمد پر لسانی نقشہ کیا تھا؟

اب تک تقریباً سبھی نامور علمائے لسانیات ہند کے خیال میں سنسکرت شمالی ہند کی تمام زبانوں کی ماں سمجھی جاتی ہے لیکن ایک سادہ سا سوال جو اکثر اس لیے نہیں پوچھا جاتا کہ

اس کا نظر انداز کرنا آسان ہے لیکن اس کا جواب فراہم کرنا مشکل، کہ آریائی قوم نے جب ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو اس وقت ہندوستان کا لسانی نقشہ کیا تھا؟ کیا وہ لوگ جو شمالی ہند کے اس وسیع، زرخیز اور تہذیب یافتہ علاقے میں رہتے تھے اور حملہ آور آریاؤں کے ساتھ جن کا واسطہ پڑا کیا وہ گویائی سے محروم تھے یا ان کی کوئی زبان ہی نہیں تھی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر وہ کون سی زبان یا زبانیں تھیں جنھیں وہ استعمال کرتے تھے؟ ظاہر ہے آریاؤں کی آمد سے قبل ہندوستان کے لوگ گونگے بہرے نہیں تھے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری نے تو اس ضمن میں بہت بڑی زقند لگائی ہے اور قدیم ترین زبانوں میں اردو زبان کے الفاظ کو شامل دکھایا ہے جس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شمس الرحمان فاروقی نے لکھا ہے۔

''سب سے پہلی بات یہ کہ اردو زبان کی قدامت کے موضوع پر بلکہ اردو لسانیات کے میدان میں کسی موضوع پر مرحوم ڈاکٹر سہیل بخاری کی کوئی بات معتبر نہیں۔ اور ان کا یہ ارشاد تو واقعی تعجب انگیز ہے کہ اردو کے الفاظ سنسکرت، ویدی سنسکرت اور ژند و پاژند میں موجود ہیں۔ یعنی ڈاکٹر صاحب کے خیال میں مندرجہ بالا زبانیں یا کتابیں اردو کے بعد یا اردو کے ساتھ ساتھ وجود میں آئیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات غلط محض ہے۔ لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ کس لفظ یا الفاظ کو اردو کے لفظ قرار دیا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اردو میں جو الفاظ غیر زبانوں سے لے لیے گئے ہیں وہ تو ان ہی زبانوں کے ہیں اردو کے نہیں ہیں۔ پھر ہزاروں الفاظ ایسے ہیں جو سنسکرت سے آئے ہیں اور اردو میں آتے آتے یا اردو میں آنے کے بعد ان کی شکل بدل دی گئی ہے۔ مثلاً سنسکرت میں دگدھ [Dugdh] ہے جو اردو میں دودھ ہو گیا اس طرح کے ہزاروں الفاظ ہیں جو اصلاً اردو نہیں ہیں۔ یہ جس زبان سے آئے ہیں وہ زبان اردو سے تقدم زمانی رکھتی ہے یا پھر اردو کے ساتھ ساتھ پیدا ہوئی۔'' [٦]

تاریخی افسانے:

خالد حسن قادری کے خیال میں ''آریاؤں کے ورود کا سال ۱۵۰۰ ق م ہے ویدوں کا زمانہ تقریباً ایک ہزار سال پر محیط فرض کر لیا گیا ہے، آخری وید ''اتھر وید'' کی تصنیف ۴۰۰ ق م کے آس پاس ہوئی، پہلی وید کی تخلیق ۱۴۰۰ ق م بتائی گئی۔ مگر یہ تمام تاریخیں واضح طور پر محض الل ٹپ نظریات ہیں۔ یہ بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ایک ہزار سال تک یہ وید اور بالخصوص پہلے تین وید ضبطِ تحریر میں نہیں آئے اور رسم الخط کی ایجاد و دریافت سے پہلے تقریباً ایک ہزار

سال کی مدت تک یہ تمام وید صرف زبانی اور سماعی روایات کے طور پر منتقل ہوتے رہے۔[۷]

سنسکرت اصلی نہیں رہی:

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ویدوں کی زبانوں نے مقامی زبانوں کا گہرا اثر قبول کیا تھا جس کی وجہ سے یہ زبان اُس ایک ہزار سال پہلے والی سنسکرت سے بہت زیادہ مختلف تھی جو حملہ آور آریہ اپنے ساتھ لے کر آئے تھے، سنسکرت کے بہت سے ماہرین اب اس نقطۂ نظر پر متفق ہو چکے ہیں۔ ویدوں کی سنسکرت کے بہت سے اجزاء اس کی ہم ماخذ یورپی زبانوں میں موجود نہیں۔ مثال کے طور پر زبان کے پچھلے حصے سے نکلنے والی آواز اور الفاظ کی ایک کثیر تعداد جو کہ ویدوں کی سنسکرت میں تو موجود ہے لیکن یورپی شاخ کی دوسری آریائی زبانوں سے غائب ہے۔[۸] یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سنسکرت بغیر رسم الخط کے زبان تھی لہذا ایک ہزار سال تک محض زبانی روایات کے بل بوتے پر اس کا خالص رہنا محال صورت تھی۔

پانینی کی سنسکرت اصل سے مختلف ہے:

پانینی نے جب پشاور میں اپنی لافانی قواعد مرتب کرنا شروع کی تو جس زبان سے وہ واقف تھا وہ حملہ آور آریوں کی اصل زبان سے واقعی مختلف تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ پانینی کی سنسکرت بھی ویدوں کی سنسکرت سے بہت مختلف تھی۔ قواعد کی کچھ شکلیں ایسی بھی ہیں جو رگ وید میں تو ہیں مگر جدید سنسکرت میں ان کا وجود نہیں۔ اس بات کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سنسکرت کو خود تبدیلیوں کے بے شمار مراحل سے گزرنا پڑا ہے جس کا بالعموم اعتراف نہیں کیا جاتا۔[۹]

آریاؤں کا دیسی زبانوں سے رویہ:

چوں کہ آریہ مفتوح لوگوں کی زبان سمجھنے سے قاصر تھے لہٰذا انھوں نے مفتوحین کی زبانوں کو ''وِبھاشا'' (غیر زبان) یا ''اشور بھاشا'' (بھوتوں کی زبان) یا پھر ''ناگ وانی'' (ناگ، سانپ اور ناگ قوم کی زبان) کہتے تھے۔ یہ سارے نام ایک بیرونی زبان کو ظاہر کرتے ہیں۔ لفظ بیرونی سے ان کی مراد ایک ایسی زبان تھی جو نا قابلِ فہم ہو، کیوں کہ ان کے نزدیک ان زبانوں میں نہ کوئی ربط تھا نہ منطق اور نہ قابلِ فہم قواعد۔ اسی وجہ سے ان زبانوں کو ''غیر زبان'' (یعنی کوئی زبان نہیں) کا درجہ دیا گیا۔ جیسا کہ ہر مادری زبان بولنے والے کو اپنی زبان معقول، مدوّن اور منظم لگتی ہے، کانوں میں شیرینی گھولتی ہے، اس وجہ سے آریہ بھی اپنی زبان کو خالص، تہذیب یافتہ زبان'' سانسکرت'' اور، دیوتاؤں اور دیویوں کی زبان

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

’’دیواوانی‘‘(دیوابانی) کہتے تھے۔[۱۰]

اردو ہندی؛ ہند آریائی زبانیں نہیں:

ڈاکٹر خالد حسن قادری نے اس مفروضے کو رد کرتے ہوئے کہ تمام ہند آریائی زبانیں سنسکرت سے نکلی ہیں، لکھا ہے ’’اوّلاً مجھے بہ بانگِ دہل یہ کہنا ہے کہ تمام زبانیں سنسکرت سے نہیں نکلی ہیں۔ اُردو اور اس کے ساتھ ہندی اپنے وجود کے لیے سنسکرت کی مطلق محتاج نہیں اور جن معنوں میں ہند آریائی زبانوں کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے، ان معنوں میں اردو اور ہندی ہند آریائی زبانیں بھی نہیں کہی جاسکتیں۔ نیز یہی نظریہ دوسری ہندوستانی زبانوں کا بھی احاطہ کرسکتا ہے جن کی اب تک بغیر حیل وحجت ہند آریائی زبان کے ساتھ گروہ بندی کی جاتی تھی۔‘‘[۱۱]

سنسکرت جیسی زبان کا حشر علماء لسانیات کے ہاتھوں کیا سے کیا ہوگیا تو دوسری زبانیں کیا حیثیت رکھتی ہیں اس کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت حال میں بروشسکی جیسی غریب، اجنبی، نامانوس زبان پر کچھ لکھنا، کچھ کہنا بہت مشکل کام ہے لیکن بروشسکی اکادمی کے ذمہ داروں کا حکم ہے کہ اس موضوع پر کچھ ضرور لکھا جائے۔ اس زبان پر کچھ لکھنے سے قبل وادئ ہنزہ، اس کی تاریخ، روایات، تہذیب وتمدن، مذہب، ثقافت اور ادب کا اجمالی تذکرہ ضروری ہے۔

ہنزہ؛ محلِ وقوع:

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ریاست ہنزہ کوہستان قراقرم کے اونچے پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے۔ یہ وادی شرقاً غرباً ایک سو میل سے کچھ زیادہ لمبی اور شمالاً جنوباً نصف سے لے کر دو میل تک چوڑی ہے۔ اس کے مشرق میں چینی ترکستان (ائی غر یا سنکیانگ) کی حدود یارقند، سریقول اور کاشغر ہیں۔ جنوب میں ریاستہائے نگر، استور اور کشمیر واقع ہیں۔ جنوب مشرق میں بلتستان اور لداخ کے علاقے ہیں۔ شمال میں پامیر بیضائی گنبد، تاشقند اور افغانستان کے پامیر منارہ اور وخان ہیں اور مغرب میں اشلوکن اور وخانِ افغانستان کے علاقے واقع ہیں۔

ریاست ہنزہ کے باشندے تاتاری مغول، تاتاری ہن، بلتستانی بلتی، وخانی وخی اور قندوزی، بدخشانی، کرغز، داریل، نانگیر کی شین نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ بروشسکی زبان بولنے کی وجہ سے سب بروشو (Burusho) کہلاتے ہیں۔[۱۲]

بروشوکون ہیں؟

بروشو دراصل ''ہون'' قبیلے کی ایک شاخ ہے جو چین میں دریائے ہوانگ ہو کے شمالی اور مغربی علاقوں میں بستے تھے۔ یہ آباد کار سفر کرتے ہوئے ہنگری میں آباد ہوئے اور ان ہی بے شمار حملہ آوروں میں سے کچھ لوگ موجودہ قراقرم، ہندوکش، اور ہمالیائی علاقوں میں بھی آباد ہو گئے۔ ''ہونزہ'' اصل میں ''ہون زاد'' تھا۔ نیز آبادی کا نام ''ہنوکشل'' اور اشخاص کے ناموں میں ''ہنو'' جیسا ایک نام اس حقیقت کی مزید تصدیق کرتا ہے۔ ہنگری کے پروفیسر آئمر اولا اور نصیر ہونزائی صاحب کے درمیان ہونے والی خط وکتابت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دونوں قوموں کے لوگوں کے ناموں میں مماثلت پائی جاتی ہے۔[۱۳]

بروشسکی کہاں بولی جاتی ہے؟

اِس وقت یہ زبان پاکستان کے شمالی علاقہ جات کی وادیٔ ہونزہ، نگر اور یاسین میں بولی جاتی ہے، جب کہ گلگت کے گرد ونواح میں بھی بروشسکی بولنے والے افراد موجود ہیں۔ پاکستان کے جنوبی شہر کراچی میں بھی بروشسکی زبان بولنے والوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ مجموعی طور پر پاکستان میں بروشسکی بولنے والوں کی تعداد تیس ہزار ہے لیکن بروشسکی اکادمی کے دعوے کے مطابق یہ تعداد تقریباً دو لاکھ ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں حتمی رائے دینا ممکن نہیں، وادیٔ ہونزہ، نگر اور یاسین کی بروشسکی بنیادی طور پر ایک ہی زبان ہے، تاہم تینوں علاقوں میں لہجے اور کچھ الفاظ کا فرق ہے، جس کی بنیادی وجہ جغرافیائی فاصلہ اور مختلف لسانی ماحول ہوسکتا ہے۔[۱۴]

ہنزہ: طبقاتی تقسیم:

[۱] وادی ہنزہ کا حکمران طبقہ وہ تھا جو سابق میر کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا یہ خاندان تقریباً پانچ سو سال سے ہنزہ پر حکمران چلا آتا تھا۔ اب یہ امارت ختم کر دی گئی لیکن ماضی میں امیر کے ساتھ مختلف طبقات قائم تھے جن سے اس ریاست کی سیاست کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔[۲] دوسرا طبقہ وزراء کا ہے۔[۳] تیسرا طبقہ اکابرین ملک کہلاتا ہے۔ یہ اکابرین ریاست کی ترقی اور فلاح و بہبود کے کاموں میں مشورے دیتے ہیں۔ بروشسکی میں اس طبقے کو کرپاتنگ (Kurpating) کہتے ہیں۔[۴] چوتھا طبقہ بار (Bar) کہلاتا تھا۔ انھیں مدت سے عسکری فرائض سونپے گئے تھے۔ راستے محفوظ ہو جانے کے بعد اس طبقے کی ضرورت

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نہیں رہی۔[۵] پانچواں طبقہ شدرشو (Sadarsho) کہلاتا ہے۔اس طبقے کے لوگ سپاہ گری کی خدمت کے علاوہ حکمران طبقے کے لوگوں کی کاربیگاری، جسے یہ لوگ رجاکی (Rajaki) کہتے ہیں، بھی کرتے تھے، جواب قریباً ختم ہوگئی ہے۔[۶] چھٹا طبقہ باربرداروں پر مشتمل تھا۔ان کا کام بوجھ اٹھانا، طلاکشی کرنا اور بڑے زمینداروں کی خدمت بجا لاناتھا۔میر محمد جمال خان صاحب کے عہد میں یہ طبقہ بالکل مفقود ہوگیا۔[۷] ساتویں طبقہ میں ایسے مجرم مرد اور عورتیں آتی تھیں جن کو ناقابلِ معافی جرم کی پاداش میں قید کی سزادی جاتی۔ ان کو غلام تصور کیا جاتا تھا اور یہ لوگ تھانگم (Thangum) کہلاتے۔ان سے شاہی قلعہ میں آب کشی، جاروب کشی، ہیزم کشی اور گاؤبانی کی خدمات لی جاتیں۔انگریزی تسلط کی ابتدا سے اس رواج کا انسداد ہونے لگا اور آخر میں غزان خان کے زمانے میں یہ رواج مکمل طور پر نابود ہوگیا۔[۸] آٹھویں طبقے میں ہنرمند لوگ آتے ہیں۔ان کو بروشسکی میں بریچو (Bricho) کہا جاتا ہے۔یہ بھی ایک نسل سے تعلق نہیں رکھتے ان میں کوئی بلتی ہے، تو کوئی وخانی اور کوئی شین نسل سے ہے۔البتہ یہ لوگ ایک ہی گاؤں میں رہتے ہیں۔قدیم زمانے میں طبقاتی طور پر سب سے نچلے درجے میں آتے تھے اس لیے کہ یہ لوگ مروجہ اصولوں کے مطابق حلال وحرام کے تصور کا احترام نہیں کرتے تھے اور بیویوں کو بلامہر وطلاق رکھ لیتے اور چھوڑ دیتے تھے۔اب یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا حاضر امام کی پیروی کی بدولت مومن کہلاتے ہیں اور ان کے گاؤں کو بریشل (Berishal) یعنی مومن آباد کہا جاتا ہے۔[۱۵]

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

لباس کا انداز:

میر محمد نظیم خان (۱۸۹۲ء۔۱۹۳۸ء) کے عہد کی بے ڈول ٹوپیاں بوڑھی عورتیں پہنا کرتی ہیں۔ان کے دور میں مذہبی اثرات کے زیر اثر جسم کی مکمل ستر پوشی کے لیے گلے اور آستینوں والا کُرتا پہنا جانے لگا جسے خراسانی یا درویشانہ کُرتا کہا جاتا تھا۔[۱۶]

عہدے اور مناصب:

ریاست ہنزہ کے قدیم مناصب کا جاننا بھی ضروری ہے جس سے ہنزہ کی تہذیب وثقافت کا اندازہ ہوتا ہے۔

ریاست ہنزہ میں عہد قدیم سے مندرجہ بالا عہد پائے جاتے ہیں۔

۱۔فراش معروف بہ فراج، ۲۔برقہ، ۳۔دیوان بیگی، ۴۔ وکیل، ۵۔ایلچی،

۶۔ٹیلپانچی، ۷۔ پپا، ۸۔محرم، ۹۔ بساول، ۱۰۔غول چیں یا گل چیں، ۱۱۔ اسیری، ۱۲۔میر شکار، ۱۳۔ شبانی۔

تہوار:

ریاستی لوگوں کے تہوار بھی اہمیت کے حامل ہیں جس سے تاریخ کا سفر آسان ہو جاتا ہے، اہم تہوار آٹھ ہیں: تھموشلنگ، گروکس، بوفو، نوروز، شکامٹنگ، گنانی، پیاقمر اور دھوم نکھالی۔[۱۷]

مذہبی پس منظر:

ہنزا کے لوگ بتوں کو حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھتے تھے، ان کے نام پر نذرانے پیش کرتے تھے اور اپنے مُردوں کو جلاتے تھے۔ مُردوں کو جلانے کے مقامات کے نام جنھیں بروشسکی میں جائی میچنگ (Jeymicing) کہتے ہیں اب بھی موجود ہے۔

ہنزہ میں جن بتوں کی پوجا ہوتی تھی ان کے نام یہ ہیں: سہ ہلا بوئن (Sahala Boyn)، ہلا بوئن (Hala Boyn) اور تھول بوئن (Thol Boyn)۔ اس کے علاوہ یہ لوگ ایسے جانوروں کی پرستش بھی کرتے تھے جن کو بویو (Boyo) کہا جاتا۔ بویو ایک غیر پالتو جانور تھا جو کتے کے پلے سے بہت مشابہت رکھتا تھا۔

اسماعیلی علماء: تبلیغی کوششیں:

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کے غلبہ پا لینے کے باوجود اسلام کی تبلیغ کا کام بہت بعد میں شروع ہوا۔ کیوں کہ ۱۸۵۷ء سے پہلے تک اس علاقے میں قرآن کریم نہیں پہنچا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب شاہ بیگ کا بیٹا خسرو خان مذکورہ سن میں تخت نشین ہوا تو اس وقت قرآن کریم کا ایک نسخہ یہاں لایا گیا۔ چونکہ انیسویں صدی کے آخر تک کوئی تعلیمی بندوبست نہیں تھا اس لیے لوگ اسلامی عقائد اور نظامِ فکر سے پوری طرح آگاہ نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو مذہب کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود یہاں کئی معمر لوگوں کے نام سکھی یا ہندوانہ ہیں۔

تبلیغ کے سلسلہ میں جو علماء یہاں تشریف لائے ان میں اکثریت اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آج یہاں کی قریباً تمام آبادی اسماعیلی عقائد ہی کی پیرو ہے۔[۱۸]

گرمنس اور غشنس [لکھنا پڑھنا]

بروشسکی زبان محض ایک بولی تصور کی جاتی ہے اور بظاہر اس میں لکھنے اور پڑھنے

کا رواج نہیں تھا کیوں کہ قدیم کتبات مخطوطات اور کتابوں کا سراغ نہیں مل سکا لہذا اس زبان میں کوئی قدیم ادبی مواد موجود نہیں ہے۔ لیکن اس زبان کے دو قدیم مصادر گرمنس (girminas) یعنی لکھنا اور غتنس (gatanas) یعنی پڑھنا یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ کسی دور میں یقیناً بروشسکی زبان لکھی اور پڑھی جاتی تھی۔

بروشسکی لسانیاتی نقطۂ نظر سے:

برّعظیم کی زبانوں کے مبسوط جائزے میں گریرسن نے جو کچھ اپنی ابتدائی رائے دی تھی اس پر بہت زیادہ نئی معلومات تا حال اس کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کرنے والوں کو، نہ مل سکیں۔ لیکن پرویش شاہین نے شمالی علاقہ جات میں بعض ایسی زبانوں کو دریافت کیا ہے جن کا ذکر گریرسن کے یہاں نہیں ملتا ان میں کچھ زبانیں ایسی ہیں جن کے بولنے والے اب صرف چند رہ گئے ہیں پرویش شاہین افغانستان کی وادی کنٹر کو زبانوں کی وادی قرار دیتے ہیں جہاں بے شمار زبانیں اپنے اصلی لب و لہجے کے ساتھ زندہ ہیں حتیٰ کہ سنسکرت زبان بھی۔[۱۹]

بروشسکی زبان کے تحقیقی اور سائنٹیفک اصولوں کے مطالعہ کی تاریخ میں Lorimer کی کوششوں کو اولین سنگِ میل سمجھنا چاہیے جن کے بارے میں George Morgenstierne نے ۱۹۳۲ء میں اپنی روداد برائے Mission of North West India 1932 -0520 (مطبوعہ اوسلو، ۱۹۳۲ء) میں یہ اطلاع دی تھی کہ لوری مر نے بروشسکی کے مطالعے میں خاصی پیش رفت کی ہے۔[۲۰] مگر اس زبان کی اصل و بنیاد کا مطالعہ بے حد مشکل ثابت ہوا ہے۔ خود جارج نے اس کی صوتیات کا مطالعہ اس کی پڑوسی ہند ایرانی زبانوں سے تقابل کے ساتھ کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ Hermann Berger نے اپنے مطالعات کے ذیل میں، جو اس نے ہائیڈل برگ کے ''ادارہ مطالعاتِ شرقیہ'' میں انجام دیے، بروشسکی سے ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۱ء کے عرصے میں دو کہانیوں کے ترجموں نے انقلابی نتائج کی جانب ماہرین کی پیش قدمی کو آسان بنا دیا۔ اب وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ زبان اس علاقے میں اپنی پڑوسی زبانوں میں سب سے مختلف زبان ہے اور اس کی مماثلت کسی اور زبان میں نظر نہیں آتی۔ یہاں تک کہ تبتی زبانوں میں، بلکہ نہایت قریبی زبان بلتی سے بھی کوئی مماثلت نہیں رکھتی۔ محض ایک ہلکی سی مماثلت قفقازی (Caucasian) زبانوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اسی فاضل مترجم اور ماہرِ لسانیات برگر نے بالآخر اپنے مطالعات کی بنیاد پر ۱۹۷۴ء میں اس کی قواعد شائع کر ڈالی۔[۲۱]

بروشسکی زبان دنیا کی چند عجیب وغریب اور انتہائی قدیم زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ ماہرینِ لسانیات ابھی تک اس زبان کے اصلی وطن یا دنیا کی اہم زبانوں سے اس کے رشتوں کی تلاش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو زبانوں کی درجہ بندی کی فہرست میں غیر نوعی زبان (Unclassified) قرار دے کر علیحدہ رکھا گیا ہے۔[۲۲]

اس زبان پر اردو، ترکی، سنسکرت اور فارسی کے اثرات پائے گئے ہیں جب کہ عربی عبرانی مصادر بھی اس زبان میں پائے جاتے ہیں۔ اور عصر حاضر میں شینا زبان سے جغرافیائی قربت کے باعث اس کے الفاظ اور بے شمار اردو اور انگریزی الفاظ بھی اس زبان کا حصہ بن گئے ہیں۔

بروشسکی قواعد کے اصول:

قواعد کے اصول اور لفظوں کی بناوٹ کے اعتبار سے بھی یہ ایک دقیق اور پیچیدہ زبان ہے جس میں تذکیر و تانیث کے چار اجزاء اور واحد سے جمع بنانے کے پچاس سے زائد اصول ہیں۔ یہ زبان، جو اب تک صرف ایک بولی کے طور پر پہچانی جاتی ہے، تحریر کے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اس وقت یہ زبان مشرق میں عربی رسم الخط اور مغرب میں رومن رسم الخط میں لکھی جا رہی ہے۔ عربی رسم الخط میں پاکستان سے بروشسکی میں اب تک آٹھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ عربی رسم الخط میں پہلی کتاب ۱۹۷۰ء میں پاکستان سے شائع ہوئی۔ انگریزی، جرمن و دیگر زبانوں میں بروشسکی زبان سے متعلق تقریباً نو کتابیں غیر ملکی ماہرین تحریر کر چکے ہیں۔ اس طرح بروشسکی زبان میں اور بروشسکی زبان سے متعلق مطبوعہ کتابوں کی کل تعداد سترہ سے زیادہ نہیں۔ لیکن یہ تعداد نہایت حوصلہ بخش ہے۔ مختصر عرصے میں ایک بولی دو رسم الخط اختیار کر کے کتابوں کے سانچے میں ڈھل گئی ہے۔[۲۳]

نفیس، شائستہ اور نستعلیق زبان:

تاریخ کے کسی عہد میں یقیناً بروشسکی ایک نہایت غیر معمولی زرخیز اور اہم علمی و ادبی زبان رہی ہوگی۔ اس کی زرخیزی آج بھی تر و تازہ ہے۔ المیہ یہ ہے کہ اس زبان کا کوئی مخطوطہ یا تحریری نمونہ تا حال دستیاب نہ ہو سکا لیکن اس زبان کی گہرائی و گیرائی کا اعتراف لازمی ہے۔ مثال کے طور پر دروازہ کھولنے کے تین مختلف طریقوں کو یہ زبان نہایت خوبصورتی، نفاست اور نستعلیق انداز سے اس طرح بیان کرتی ہے:

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قِرَیکْث   بہت ہی آہستہ سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

قراٰکْث   ذور سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

قَرَکْث   بہت زیادہ تیزی سے دروازہ کھولنے کی آواز۔

زبان میں ایسی نفاست کہ لفظوں سے عامل کی ذہنی حالت، اخلاقی کیفیت اور نفسی خلل کا اندازہ کیا جا سکے۔ یہ خاصیت انگریزی، اردو، عربی، فارسی، ہسپانوی اور فرانسیسی میں بھی موجود نہیں اور ان تین مختلف کیفیات کے لیے ہمیں ان زبانوں میں کوئی جامع لفظ نہیں ملتا۔[۲۴]

بروشسکی زبان کی یہی فصاحت و بلاغت اس امکان کا در وا کرتی ہے کہ یہ زبان کبھی اہم علمی و ادبی زبان بھی رہی ہوگی۔ اس کی تصدیق بروشسکی زبان کے دو قدیم مصادر گرمنس (Girminas) لکھنا اور غتنس (Ġatanas) پڑھنا سے ہوتی ہے۔ یہ دونوں مصادر اس امکان کو یقین میں بدلنے کے لیے کافی ہیں کہ بروشسکی زبان کبھی لکھی اور پڑھی جاتی تھی اور تاریخ کے کسی دور میں یہ صفحۂ قرطاس پر تحریر بھی کی جاتی رہی مگر اس کا رسم الخط کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا۔ اس زبان کا ادب، شاعری، تاریخ اور ثقافتی ورثہ تحریری حالت میں دستیاب نہیں۔

بروشسکی: عربی، عبرانی روابط:

اس زبان میں عربی اور عبرانی مصادر کے باوجود اس زبان کا اسلوب، ساختیات، صوتی نظام، قواعد عربی یا عبرانی زبانوں سے اس قدر مختلف ہیں کہ اسے سامی زبانوں کے گروہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

''ئیل کنس'' عبرانی زبان کا لفظ ہے۔''ئیل'' عبرانی میں خدا کو کہتے ہیں، جیسے جبرائیل کے معنی ہیں مردِ خدا یا بندۂ خدا۔ بروشسکی زبان میں اس سے مماثل لفظ ئیلِکنَس (اِیلِکنَس) ہے جس کے معنی عبادت و پرستش کے ہیں۔ عربی زبان میں ''حَیَّ وحَیَّ هلاً وَحیّهَلَ'' اسم فعل بمعنی جلدی کرو متوجہ ہو کے لیے آتا ہے، جس طرح اذان میں حی علی الفلاح (دوڑو فلاح کی طرف) کہا جاتا ہے اسی طرح بروشو زبان میں حَیُ ائے (جلدی کر) کا لفظ مستعمل ہے۔ عربی زبان میں ''ھِـــلال'' کے معنی ہیں نیا چاند جب کہ بروشسکی میں یہ لفظ من وعن کنواری، دوشیزہ، بن بیاہی لڑکی کے لیے بولا جاتا ہے۔ ہلال

بروشسکی میں لفظ بھی ہے اور تشبیہ بھی۔ "فـــخـــر" ایک قدیم عربی لفظ ہے جس سے بروشسکی لفظ دُفو غُرَس بنا ہے۔[۲۵]

بروشسکی فرانسیسی گنتی میں مماثلت:

ماہرینِ لسانیات کے لیے یہ بات نہایت تعجب خیز ہوگی کہ بروشسکی کی گنتی فرانسیسی زبان کی گنتی سے مکمل مشابہت اور مماثلت رکھتی ہے جب کہ بروشسکی کے حروف تہجی، تلفظ، اور ذخیرۂ الفاظ میں فرانسیسی اثرات کا سراغ ابھی تک نہیں مل سکا۔ گنتی کے اظہار کا بروشسکی طریقہ فرانسیسی طریقے سے مکمل مطابقت رکھتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ ابھی کچھ کہنا بہت مشکل ہے۔

مثال کے طور پر ۹۹۹ کو بروشسکی اور فرانسیسی دونوں زبانوں میں ایک ہی طریقے سے ادا کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی میں کہا جائے گا Neuf Cent Quatre Vingt Dix-neuf

(9 hundred + 4 X 20 + 10 + 9)

اس کا مطلب یہ ہے کہ نو سو جمع چار ضرب بیس جمع دس جمع نو

بروشسکی میں

ہُنْٹی تھ کے   وَلتی   اَلتر   تورمہ   ہُنْٹی

۹سو + ۴ × ۲۰ + ۱۰ + ۹

اس کا مطلب یہ ہے نو سو جمع چار ضرب بیس جمع دس جمع نو

کیا فرانسیسی اور بروشسکی گنتی کے اصول وضوابط میں مکمل مشابہت عربی سنسکرت میں موجود قواعد اسم میں پائی جانے والی مماثلت کی طرح محض اتفاقی ہے یا حادثاتی؟ اس پر تحقیق کی ضرورت ہے۔[۲۶]

سو فیصد خواندگی کا اشارہ:

فرانسیسی اور بروشسکی گنتی کے منفرد اصول ان دونوں قوموں میں سو فی صد خواندگی اور تعلیم کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ گنتی (Counting) کے یہ اصول ان دونوں قوموں کی ذہنی بالیدگی کی جانب بھی اشارہ کرتے ہیں۔ بروشسکی اور فرانسیسی میں گنتی سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ بولنے والے اور سننے والے کو پہاڑے (Tables) حفظ ہوں اور ریاضی کے بنیادی اصول معلوم ہوں تاکہ وہ اعداد کو ضرب دے کر جواب معلوم کر سکے یا مؤقف سمجھ سکے۔ گنتی کے اظہار کا یہ طریقہ نہایت پیچیدہ ہے اور اس

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

طریقے میں ذہن کو ہمہ وقت حاضر رکھنا اور درست طریقے سے نتائج نکالنا ضروری ہے اور اس کے لیے معقول حد تک ذہانت بھی درکار ہے۔ اس اصول سے یہ بات واضح ہے کہ ان دونوں قوموں کے تمام لوگ یقیناً پڑھے لکھے تھے اور خواندگی کی سطح سے بلند تر تھے اور دوسری قوموں کی نسبت زیادہ ذہین بھی تھے۔ اس کے بغیر حساب کتاب کا اتنا پیچیدہ نظام اختیار کرنا ممکن نہیں۔ اس تناظر میں دونوں قوموں کی تاریخی ذہانت کا تجزیہ محققین کے لیے تحقیق کے نئے دروازے کھول سکتا ہے۔

بروشسکی اور جاپانی میں مماثلت:

بروشسکی زبان میں انسان، جانور، غیر جاندار اشیاء اور اشیاء کی مقدار کے لیے گنتی کے طریقے مختلف ہیں مثلاً:

ہِن، ایک آدمی اور ہَن، ایک جانور کے لیے ہے جبکہ ہِک ایک دفعہ، اور اشیاء کی مقدار ناپنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر جاپانی زبان بھی اسی اسلوب کی حامل ہے۔

اردو زبان میں زیر و زبر کے فرق سے لفظوں کا مفہوم بدل جاتا ہے۔ مثلاً

گئے چارِ سَن، تراکم تھا سِن کہ لیے تھے سُن ترے گھُنگھرو
ہوا سینہ چھَن گیا دل بھی چھِن جونہی بولے چھُن ترے گھُنگھرو

لیکن زیر و زبر سے پیدا ہونے والا یہ فرق اردو گنتی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اردو میں ایک جانور، ایک انسان، ایک پیالی اور ایک سیر کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اعراب کے ذریعے آوازیں تبدیل نہیں کی جاتیں۔ اس کے برعکس جاپانی زبان میں بروشسکی کی طرح زیر و زبر سے گنتی کا مفہوم تبدیل ہو جاتا ہے اور مختلف اشیاء کے لیے مختلف الفاظ بھی بولے جاتے ہیں۔ جاپانی زبان میں حفظ مراتب کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور گفتگو میں لفظوں کے استعمال سے معلوم ہو جاتا ہے کہ جس کے بارے میں گفتگو کی جا رہی ہے اس کا سِن و سال کیا ہے۔ [۲۷]

زیر زبر کے فرق سے گنتی کے جاپانی اور بروشسکی طریقے میں یہ مماثلت کیا محض اتفاقی ہے، جس طرح عربی اور سنسکرت میں اسم کے اظہار کا طریقہ یکساں ہے اور جس طرح بروشسکی اور فرانسیسی میں گنتی کا طریقہ ایک ہے؟ اس موضوع پر مناسب تحقیق کی ضرورت ہے۔

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بروشسکی اور ہنگری میں مشابہت:

قدیم ہنگری باشندوں اور قدیم بروشو افراد کے ناموں میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ مگر کیا یہ مماثلت ذخیرۂ الفاظ یا تلفظ میں بھی موجود ہے؟ اس سلسلے میں ہنگری کے پروفیسر آئمر اولا کام کر رہے ہیں۔ ہنگری زبان جرمنک (Germanic) اور اورال التائی (Ural-Altaic) گروہ سے رابطہ رکھتی ہے۔ بعض ماہرین کے مطابق یہ زبان فرانسیسی اور جرمن زبانوں کے گہرے اثرات کے باعث قدیم ذخیرۂ الفاظ کھو چکی ہے اور اس کا بنیادی سانچہ اپنی اصل پر قائم نہیں رہا۔ لہٰذا بروشسکی اور ہنگری زبان میں مطابقت کی تلاش ایک کٹھن کام ہے۔ بروشسکی اور ہنگری میں مطابقت تلاش کرنے کے لیے قدیم ہنگری زبان کے مخطوطات پڑھ کر اس کے ذخیرۂ الفاظ میں عہد بہ عہد آنے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کر کے ہی کوئی رائے قائم کی جا سکتی ہے۔

بروشسکی زبان اور ماہرین لسانیات:

Grierson کے خیال میں:

''بروشسکی چوتھے گروہ کی واحد نمائندہ زبان ہے۔ جس کے کسی سے الحاق کا اب تک پتہ نہیں ہے۔ اس زبان کو پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع گلگت ہنزا یعنی دریائے سندھ کے دو بالائی متوازی دریاؤں کے بیچ کی وادیوں میں ۳۰ ہزار افراد دو لہجوں میں بولتے ہیں۔

اس زبان کی ابتدائی نشو و نما کے بارے میں آراء میں اختلاف ہے۔ اس کے بولنے والوں میں دنیا کے چند چنندہ کوہ پیما بھی ہیں۔ ان لوگوں کی عمریں بھی کافی طویل ہوتی ہیں۔

برو (Burrow)(۱۹۵۴ء:۳۷۵) کہتے ہیں کہ یہ غالباً ہمیشہ سے ایک دور دراز کے پہاڑی راستے میں ایک محصور اکائی رہی ہوگی، اور شاید آج سے زیادہ بڑے علاقے پر پھیلی ہوئی بھی ہو۔[۲۸]

Colin P. Masica نے بتایا ہے کہ:

''جب کہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ایسے دروں میں یعنی انتہائی بالائی وادیٔ سندھ بشمول نورستان میں پھیلی ہوئی ہوگی جہاں آج داردزبانیں بولی جاتی ہیں۔ بروشسکی سے داخل ہونے والے الفاظ بھی ان میں سے کچھ زبانوں میں ملتے ہیں مثلاً ''زاکن'' یعنی ''گدھی''۔

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

دراس کی شینا میں ''پُھو'' یعنی آگ۔ پراسُن میں ''ایئِل'' یعنی پیٹ، اور حیرت انگیز طور پر ''لوہے'' کے لیے بروشکی زبان کا لفظ ''چھومَر'' جو کہ کتی، وائیگالی، کلاشا، خووار، گوار بتی، پشائے، گوری، توروالی اور شینا زبانوں میں مستعمل ہے۔ یہاں اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ نہ صرف دراوڑی اور منڈا زبانیں، بلکہ تبّتی۔ برمی اور بروشسکی میں بھی قواعد کی خصوصیات یکساں نوعیت کی ہیں جو کہ بعد کی ہند آریائی زبانیں ہیں۔ موخرالذکر کی سب سے واضح خاصیت ان کے فاعل کی مجہولی حالت ہے''۔[۲۹]

David Crystal کی انسائیکلو پیڈیک ڈکشنری آف لینگو یج اینڈ لینگو یجز کے مطابق:

''شمال مغربی کشمیر، بھارت اور پاکستان کے کچھ حصوں میں بولی جانے والی ایک محصور زبان، تقریباً ۲۰ ہزار افراد بروشو قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ زبان بولتے ہیں اس کا کوئی رسم الخط نہیں ہے''۔[۳۰]

زبانوں کے تعارف پر مشتمل آکسفورڈ پریس کی مشہور کتاب کے مصنف Anatole V. Lyovin نے بروشسکی پر جو تحقیقات کی ہیں اس کے نتائج درج ذیل ہیں:

''بروشسکی ایک محصور زبان ہے جسے تقریباً (ہنزہ اور نگر کے علاقوں میں) ۴۰ ہزار افراد بولتے ہیں۔ یہ زبان دارد اایرانی (ہند یوروپی) اور تبتی (چینی۔تبتی) زبان بولنے والوں کے درمیان گھری ہوئی ہے، لیکن اس کا علاقہ بہت دور اور گھرا ہوا ہے اور اس کا لسانی تعلق بنیادی طور پر دارد زبانوں خاص کر شینا سے ہے۔

بنیادی طور پر قفقاز کی زبانوں، اور کچھ دوسری زبانوں سے اس کی صنفی مماثلت کی بنیاد پر روابط ابھی تک مستند نہیں ہیں۔

یہ مانا جاتا ہے کہ کبھی ان علاقوں کے دارد زبانیں بولنے والے ایسی زبان بولتے تھے جو کہ بروشسکی کے مماثل رہی ہوگی۔ یہ ایک فاعلی مجہول زبان ہے، جس میں SOV کا لفظی نظام ہے۔ اس کے علم الاصوات سے متعلق فہرست کافی حد تک اس کی پڑوسی، ہند آریائی اور دارد زبانوں سے مماثل ہے (سوائے سانس لیتے ہوئے پیدا ہونے والی آواز میں رکاوٹ والے الفاظ کے) اور اس میں چھوٹی زبان کی رکاوٹ اور صفیری الفاظ (حروفِ صحیح جو منہ کم کھلا ہونے کی حالت میں سانس کی رگڑ سے ادا ہوتے ہیں) کی بہتات ہے، جو دوسری

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہند آریائی زبانوں میں نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں تین مختلف آوازیں ہیں۔

بروشسکی کے تمام اسم چار مستحکم معنویات کے درجوں میں منقسم ہیں:۔

۱۔ درجہ اسم برائے مذکر

۲۔ درجہ اسم برائے مؤنث

۳۔ درجہ اسم برائے جانور اور غیر انسان اور کچھ اشیاء مثلاً پھل، درخت کے حصے اور لکڑی سے بنی چیزیں اور کچھ قدرتی ماحول خاص کر فلکیاتی اجسام جیسے چاند وغیرہ۔

۴۔ درجہ اسم برائے غیر حیاتی چیزیں۔

یہ تمام درجات فعل کی ساخت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، جہاں سابقے تیسرے شخص فاعل کے ساتھ وجہ متصل بتاتے ہیں جبکہ لاحقے بھی یہی بتاتے ہیں مگر بالواسطہ اور بلا واسطہ مفعول کے ساتھ۔ یہی ایک یادگار عمل ہے جو قفقازی ناخ ۔ داغستانی زبانوں سے مماثل ہے اور عموماً اسی بات کو اپنے قیاس کی تائید میں پیش کیا جاتا ہے کہ بروشسکی نوعی طور پر ان ہی قفقازی زبانوں سے متعلق ہے۔ دوسرا ایک اور دل چسپ پہلو بروشسکی کا یہ ہے کہ اسمِ حالتِ اضافی لاحقوں کے طور پر بھی ہوتے ہیں۔ یہ وہ اسم ہیں جنھیں انسانوں اور جانوروں کا ناقابلِ تقسیم تصرف سمجھا جاتا ہے۔ اس میں جسم کے اعضاء، وہ چیزیں جو اسم کے نام ہیں، وہ اسم جو کچھ خاص جذبات کی طرف اشارہ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس میں کچھ مختلف اشیاء بھی شامل ہیں، جیسے ''چھڑی'' اور ''تکیہ''۔[۳۱]

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بروشسکی زبان کی پیدائش کے متعلق قطعی طور پر کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی اس لیے کہ ماہرینِ لسانیات اس زبان کے بارے میں ہماری کوئی مدد نہیں کرتے۔ ماہر لسانیات کی تحقیقات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ ''بروشسکی زبان بولنے والے ایک وقت میں دردا خاندان کی زبانوں کے قریباً تمام علاقے یا پھر اس کے بڑے حصے پر قابض تھے''۔ [گریئرسن]

۲۔ ''ہنزہ اور نگر میں دو مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں''۔ [گریئرسن]

۳۔ ''ہنزہ اور نگر میں بولی جانے والی دونوں زبانیں ایک دوسری کے مماثل ہیں''۔ [لائٹنر]

۴۔ ''نگر کے لوگ اپنی زبان کو 'یشکند' کہتے ہیں''۔[مسٹر کونوے]

۵۔ ''ایک زبان جو کبھی بہت بڑے حصے پر حاوی تھی آہستہ آہستہ چھوٹے سے چھوٹے حصے میں محدود ہوگئی اور ایسی جگہ پناہ لینے پر مجبور کردی گئی جہاں اس پر دوسری زبانوں کا اثر نہیں ہوسکتا''۔ [Colonel Lorimer, "Brushuski Language."]

۶۔ ''یہ خطہ ایک عجیب زبان کا جزیرہ دکھائی دیتا ہے جو کہ ہندو یورپی، تبتی اور ترکی زبانوں کے گروہوں کے سنگم پر واقع ہے لیکن اس کا رشتہ ان میں سے کسی سے بھی نہیں۔ بروشسکی ساری ریاست ہنزہ میں نہیں بولی جاتی بلکہ اس کے صرف وسطی حصے میں ہی بولی جاتی ہے''۔[Barbara Mons, "High Road to Hunza."]

بروشسکی: ناخ داغستانی لسانی گروہ سے مشابہت:

عالمی سطح کے ماہرینِ لسانیات کی تحقیقات سے یہ بات اس حد تک ثابت ہے کہ بروشسکی زبان کا جینیاتی سلسلہ کسی بھی بڑے لسانی گروہ سے نہیں ملتا۔ لیکن پھر بھی اس کا فاعلی مجہولی انداز داردا(Dardic) اور دراوڑی(Dravidian) زبان سے کسی حد تک مماثل ہے۔ قفقازی زبانوں (Caucasian) کے اثرات کی جھلک دیگر زبانوں کے مقابلے میں بروشسکی پر کچھ حد تک نظر آتی ہے کیوں کہ اس زبان کا خطہ جغرافیائی طور پر ان علاقوں سے زیادہ دور نہیں۔ کیوں کہ وادئ ہنزہ سے نکلنے والی باریک سی جغرافیائی لسانی پٹی وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہنگری تک چلی جاتی ہے۔ اور اس لسانی پٹی میں قفقازی زبانیں (Caucasian) بولنے والوں کی کثیر تعداد آباد ہے۔ شاید اس جغرافیائی قربت کے باعث بروشسکی پر ان زبانوں کے اثرات پڑے ہوں اور غالباً اسی لیے ناخ داغستانی لسانی گروہ (Nakh-Dagestani) سے اس زبان کی کچھ مماثلت ماہرینِ لسانیات کو حیرت زدہ کرتی ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مشرقی ایشیا کی تمام زبانوں پر اثر انداز ہونے والی سنسکرت کے اثرات سے بروشسکی محفوظ رہی حتیٰ کہ اپنی قریبی ہمسایہ تبتی اور بلتی زبانوں کا کوئی اثر بروشسکی نے قبول نہیں کیا۔ قریب ترین ہمسایہ زبانوں کے اثرات سے محفوظ رہنے والی یہ زبان دور دراز کی قفقازی زبانوں (Caucasian) اور ہنگری زبان کے زیرِ اثر کیسے آگئی؟ اس اہم سوال کا جواب ڈاکٹر نصیر

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

الدّ ین نصیر کی اس تحقیق میں پنہاں ہے کہ بروشو قوم پہلے ہنگری میں آباد ہوئی تھی۔لیکن یہ تحقیق بھی مزید تحقیق طلب ہے۔

ب) لوک ادب: کسی دیے کے پاس بیٹھنا:

ہنزہ میں بھی رات کو کھانے کے بعد دیے کی روشنی میں کہانی کہنے اور سننے کا رواج عام تھا۔ان لوگوں میں کہانی سننے کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ''کسی دیے کے پاس بیٹھنا'' محاورے کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔اکثر لوگ دن ڈھلتے اور چراغ جلتے ہی ان کچے پکے نشیمنوں، دیاروں اور حویلیوں میں چراغ کی لو کے اردگرد پروانوں کی طرح جمع ہو جاتے ہیں اور انسانی، اخلاقی اور نیکی کی باتیں سنتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بروشسکی زبان کی متعدد کہانیاں فرضی کرداروں پر مبنی نہیں بلکہ ان کے کردار یہاں کی روایتی تاریخ کے کردار ہیں جن کا تعلق یہاں کے عوام اور ان کے حکمرانوں سے ہے۔

بروشسکی علاقے کا لوک ادب وہاں کے باشندوں کی اخلاقی،تہذیبی اور معاشرتی اقدار کا آئینہ دار ہے۔ یہ ادب لوک کہانیوں میں محفوظ ہے۔

ہنزہ کی تاریخ: قتل وغارت گری کی داستان:

یہ کہانیاں ایک خاص ماحول میں بسنے والے لوگوں کے اعمال کا عکس پیش کرتے ہیں۔ان کہانیوں کو ہم مندرجہ ذیل طور پر تقسیم کر سکتے ہیں[۱] وہ کہانیاں جو سیاسی واقعات یا حکمران طبقہ سے متعلق ہیں۔[۲] جو یہاں کے باشندوں کے اجتماعی اعمال پر مبنی ہیں۔[۳] جو انفرادی کرداروں کی عکاسی کرتی ہیں۔ [۴] جن میں مافوق الفطرت عناصر کا ذکر ہے۔اور [۵] وہ کہانیاں جو دوسرے علاقوں سے متعلق ہیں اور یہاں رائج ہیں۔

پہلے حصے سے متعلق دو نمایاں کہانیاں :۱۔ شری بدت کی کہانی ۲۔ ٹاپکنٹس اور درامٹنگ کی کہانی ہے۔[۳۲]

قتل کر دینا معمولی بات ہے،کوئی حکمراں طبعی موت نہ مرا:

دونوں کہانیاں جن کرداروں کے گرد گھومتی ہیں وہ یہاں کی سیاسی تاریخ کا حصہ ہیں۔اس لیے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا تو نہیں کہ یہاں کی سیاسی تاریخ انہی روایات پر مبنی ہو؟ جس طرح ان کہانیوں میں قتل کے واقعات کا اعادہ ہوتا ہے، اُسی طرح ہنزہ کی تاریخ قتل وغارت کی ایک مسلسل داستان ہے۔شاید ہی کوئی حکمران ایسا ہو گا جو اپنی طبعی موت مرا ہو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ورنہ ایک کو دوسرے نے طاقت یا دھوکے سے قتل ہی کیا اور یہ سلسلہ انیسویں صدی کے ربع آخر میں صفدر علی کے برسر اقتدار آنے پر ختم ہوا۔[۳۳]

کہانیاں قتل وخون کے واقعات ہی کی حامل ہیں۔ پیار و محبت اور گہرے دوستانہ تعلقات کے باجود ایک دوسرے کو قتل کر دینا معمولی بات سمجھا جاتا رہا ہے۔[۳۴]

لوک کہانیاں: عشق و محبت سے خالی:

بہت سی ایسی کہانیاں بھی ملتی ہیں جن میں وفاداری، احسان مندی، دوسروں کے لیے خطرات مول لینا اور مکاری اور فریب کے افعال پر قدرت کی طرف سے سزا پانے کے سبق آموز واقعات کا بیان پایا جاتا ہے۔ البتہ عشق و محبت کی داستانیں مفقود ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شادی کے سلسلے میں ان کے ہاں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔[۳۵]

لوک گیت: ہجر و فراق کی داستان:

کہانیوں کے برعکس یہاں کے لوک گیتوں میں عشق و محبت کے جذبات کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ایک گیت کا ترجمہ دیا جاتا ہے جس میں وصل سے محروم، فراق کی آگ میں جلنے والے دو دلوں کی داستانِ محبت بیان کی گئی ہے۔ دیکھیے بیان کی سادگی اور جذبات کے بے ساختہ اظہار نے کرداروں کے ماحول کی کتنی واضح تصویر پیش کی ہے۔

ویرلوک : میری قسمت میں ایک دور دراز کا سفر ہے

اے میرے زخم مندمل کرنے والے!

میں اپنے تعویذ بھلا آیا ہوں

خدا کرے میرے لیے وہ جنازے کی خیرات ہوں

جب علاقے میں شاہین آ جائے

تو تیتر کے لیے امن کی صورت کوئی نہیں رہتی

اگر میرے اور تیرے درمیان دوستی ہوئی

تو پھر ملک میں بدامنی نہیں ہوگی

تمہارا یہ حال کیوں ہے؟

اے میرے خوبصورت زلفوں والے محبوب!

ویرلوک : میں نے کہا۔ میں پریوں کی وادی کی راہ جاؤں گا۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

جب راہ کھو بیٹھا تو ہوا کے پراسرار طوفان نے مجھے گھیر لیا

میرے دوست۔ پراسرار طوفان کا کیا علاج ہوسکتا ہے!

امیکس لوک: شاید شوئی پری کے بال علاج ثابت ہوسکیں[۳۶]

زبانیں اور استعماری طاقتیں:

بروشسکی زبان دنیا سے خود مٹی یا اسے مٹا دیا گیا؟ اس بارے میں تاریخ کے دفتر خاموش ہیں، لیکن اس بات کا امکان موجود ہے کہ اس زبان کو طاقت کے زور پر ختم کر دیا گیا ہو لیکن اس زبان کے اندر موجود مخفی طاقت نے اسے زندہ رکھا اور روحانی طاقت نے اسے حیاتِ نو عطا کی۔ گزشتہ تین سو سال کی استعماری تاریخ بتاتی ہے کہ ولندیزی (Dutch)، انگریزی (English)، پرتگیزی (Portuguese)، روسی (Russian)، امریکی (American)، فرانسیسی (French) اور ہندی (Hindus) استعمار نے دنیا میں جہاں بھی قبضے کیے وہاں نوآبادیات قائم کیں اور لوگوں کو غلام بنایا۔ امریکا اور آسٹریلیا کے اصل باشندوں کو وحشی قرار دے کر قتل کر دیا گیا اور ان کی زبانیں مٹا دی گئیں۔ جہاں زبانیں نہیں مٹائی جا سکیں وہاں ثقافتی استعماریت کے ذریعے زبانوں کے رسم الخط کو تبدیل کیا گیا تا کہ ان نوآبادیات کو ان کے عظیم الشان تاریخی ورثہ سے محروم کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں جب یہ نوآبادیات اپنے تاریخی ورثے کو پڑھنے کے قابل نہ رہیں تو ان کے تاریخی آثار و عجائبات وہاں سے منتقل کر کے ماضی کے اس ورثے سے قائم ایک جذباتی تعلق کو بھی ہمیشہ کے لیے ختم کر کے ان نوآبادیات کے لوگوں کے لیے ان کی تاریخ کو اجنبی بنا دیا گیا۔ اس کی ایک مثال، براعظم آسٹریلیا پر برطانوی قبضے کے بعد، مقامی لوگوں کا اور ان کی زبانوں کا قتل عام ہے۔

براعظم آسٹریلیا: زبانوں کا قتل عام:

ایشیا سے ملحقہ جنوب میں دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ آسٹریلیا واقع ہے جو ایک براعظم بھی ہے۔ زبانوں کے قتل عام پر مبنی علمی و تحقیقی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ برطانوی استعمار نے نہ صرف اس براعظم کو لوٹا اور اس کے مکینوں کا قتل عام کیا بلکہ ان کی زبانوں کا بھی قتل عام کیا گیا یہ سلسلہ اس علاقے پر برطانیہ کے تسلط سے شروع ہوا اور ہزاروں زبانوں کی تباہی بربادی اور معدومی پر منتج ہوا۔

ماہرین ارضیات کے مطابق براعظم آسٹریلیا کی سرزمین دنیا کی قدیم ترین ساخت کی

حامل ہے جو آج سے تقریباً ۴ ارب ۶۰ کروڑ سال سے ۵۷ کروڑ سال پہلے معرضِ وجود میں آئی۔

انگریزوں کی آمد سے سینکڑوں سال پہلے یہاں کے شمالی ساحلوں پر چینی اور انڈونیشیائی اقوام کا آنا جانا رہتا تھا۔ انگریزوں کی آمد یہاں ایبل تسمان سے شروع ہوتی ہے۔ ایبل تسمان نے ۱۶۴۲ اور ۱۶۴۴ میں اور جیمز کک نے ۱۷۷۰ میں اس برِاعظم کو تسخیر کیا لیکن کیپٹن آرتھر فلیپ نے ۱۷۸۸ میں یہاں نوآبادیات قائم کرنے کا سلسلہ حقیقی معنوں میں شروع کیا۔

جزیرہ تسمانیہ کے لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا:

براعظم آسٹریلیا کی زبانوں کے ساتھ ساتھ باشندوں کے خاتمے کا پہلا قدم جزیرہ تسمانیہ میں اٹھایا گیا۔ اٹھارہویں صدی کے درمیان ہی جزیرۂ تسمانیہ کے تمام مقامی لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ آسٹریلیا کے اصل باشندوں کے خلاف امتیازی قوانین تیار کیے گئے جو ۱۹۶۰ تک روبہ عمل رہے لیکن ان قوانین کو وہاں کی انسانی حقوق کی تنظیموں کے احتجاج کے بعد ۱۹۶۰ کے عشرے میں منسوخ کرنا پڑا لیکن اس تنسیخ سے کوئینز لینڈ مستثنٰی رہا۔ آسٹریلیا کی ۸ ریاستیں ہیں۔ مقامی لوگوں کی آبادی آسٹریلیا کے شمال اور شمال مشرقی حصے میں زیادہ بستی ہے۔

آسٹریلیا کی ۲۳۵ زبانیں موت کی دہلیز پر:

آسٹریلیا کی تقریباً ۲۶۸ زبانوں میں سے ۲۳۵ زندہ ہیں اور ۳۱ مرچکی ہیں لیکن بقیہ ۲۳۵ زبانیں بھی موت کی دہلیز پر آخری سانسیں گن رہی ہیں۔ ان زبانوں میں صرف چند ہی ایسی ہوں گی جن کے بولنے والے ہزار یا ڈیڑھ ہزار کے قریب ہوں گے لیکن باقی تمام زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد تین چار یا دس بیس سے زیادہ نہیں۔

شمالی صوبہ کوئنز لینڈ:

سرکاری سرپرستی میں آسٹریلیا کے اصل مگر نہتے باشندوں کا قتلِ عام اور استحصال ۱۹۶۰ تک آسٹریلیا میں ہوتا رہا، عوامی دباؤ کے باعث حکومت نے اسکول میں داخلہ اور دفاتر میں نوکری وغیرہ کے حقوق مجبوراً بحال کیے لیکن شمالی صوبہ کوئنز لینڈ کو اس سے مستثنٰی رکھا گیا۔ یہ صوبہ شمال میں ہے جہاں پر آج بھی آسٹریلیا کی معدوم ہونے والی زیادہ تر زبانیں ہیں۔ ریاستِ وکٹوریہ میں جو جنوب مغرب میں ہے آج بھی ان مقامی لوگوں کو حقِ ملکیت حاصل نہیں، یہاں جن علاقوں میں یہ لوگ محصور ہیں یا محدود ہیں، ان علاقوں میں اصل باشندے زمین کی ملکیت نہیں رکھ سکتے نہ انھیں خریدنے کی اجازت ہے۔ یہ ریاست یہاں کی امیر ریاست ہے اور سفید فام نسل کے لوگ یہاں

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

زیادہ بستے ہیں۔

قدیم باشندوں کے حقوق ۲۰۰۴ء میں معطل:

دسمبر ۲۰۰۴ء میں رائیٹر (Reuters) نیوز ایجنسی نے یہ خبر دی کہ آسٹریلیا کے وزیر اعظم ہاورڈ نے مقامی لوگوں کو تحفظ دینے اور ان کی زبانوں کو بچانے کے لیے ان کے علاقوں میں رات کا کرفیو نافذ کر دیا ہے اور شراب کی فروخت ممنوع قرار دی گئی ہے۔

زبانوں کو مٹانے کے بعد تحفظ کی تحریک:

۱۹۶۰ء میں قائم آسٹریلیائی ادارہ برائے مطالعاتِ باشندگان اصل (Australian Institute of Aboriginal Studies) نے ان مقامی زبانوں پر تحقیق کے کام کا آغاز کیا یہ ادارہ دارالحکومت کینبرا میں ہے۔ یہ ادارہ وقتاً فوقتاً زبانوں کے بچاؤ کے لیے کام کرتا ہے جن میں مختلف زبانوں کو محفوظ کرنا، ان کے نغموں اور لوریوں کو صوتی انداز میں ریکارڈ کرنا وغیرہ شامل ہے۔ دو صدیوں تک زبانوں کا قتل عام کرنے کے بعد ان کی حفاظت کا انوکھا اور اچھوتا خیال جدیدیت اور انسانیت کی عریب وغریب شکل ہے۔ پہلے باشندوں کو قتل کیا گیا جو بچ گئے ان کی زبانوں کو مٹایا گیا اور اب عالمی انسانی وتہذیبی ورثے کے تحفظ کے نام پر زبانوں کی حفاظت کے منصوبوں کے ذریعے اپنی انسانیت کے گن گائے جا رہے ہیں۔

آسٹریلیا کی تمام زبانیں ذخیرۂ الفاظ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے کافی حد تک مشابہہ ہیں۔ ماہرینِ لسانیات کا خیال ہے کہ آج سے ۵ ہزار سال پہلے یہ تمام زبانیں ایک بڑی زبان تھی۔ ان تمام زبانوں کے لسانی و ثقافتی روابط انڈونیشیائی اور پاپوا نیو گنی (Papua New Guinea) کی زبانوں سے بھی ملتے ہیں۔ لیکن ان دونوں ممالک میں تو یہ زبانیں خوب پھل پھول رہی ہیں لیکن آسٹریلیا میں انھیں تہس نہس کر دیا گیا ہے۔

مٹنے والی زبانوں کی فہرست:

ذیل میں آسٹریلیا کی ایسی زبانوں کے نام دیے جا رہے ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد صرف چند نفوس ہے اور اس مضمون کی اشاعت تک ان میں سے کتنی ہی زبانیں معدوم ہو چکی ہوں گی:

۱۔ ادینیاماتھن ہا (Adynyamathanha): یہ زبان آسٹریلیا کے جنوب میں بولی جاتی تھی اب وہاں اس کے بولنے والے صرف ۲۰ ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

امی (Ami) اس کے بولنے والے ۳۰ ہیں اور یہ شمال میں ڈارون میں بستے ہیں۔
۲۔ الاوا (Alawa): شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے اور بولنے والوں کی تعداد ۱۷ سے ۲۰ تک ہے۔
۳۔ ارابانا (Arabana): سن ۱۹۸۱ میں اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد ۸ تھی اور یہ لوگ جنوب میں برڈزوِل، جھیل آئری (Lake Eyre) کے مغربی حصے میں بستے ہیں۔
۴۔ النگِت (Alngith): آسٹریلیا کے شمال مشرق علاقے جزیرہ نما کیپ یارک میں اس کے بولنے والے اب صرف ۳ کی تعداد میں ہیں۔
۵۔ اندے گیرے بن ہا (Andegerebinha): بولنے والوں کی تعداد ۱۰ یا اس سے کم ہے۔ شمالی علاقے میں بولی جاتی ہے۔
۶۔ انتا کارن یا (Antakarinya) جنوبی آسٹریلیا کے شمال مشرق میں یہ لوگ بستے ہیں اور ان کی تعداد ۵۰ کے قریب ہے۔
۷۔ امارگ (Amarag): شمالی علاقہ میں صرف چند بولنے والے ہیں یہ زبان فوری معدوم ہونے والی ہے۔
۸۔ اریبا (Areba): اس زبان کے بولنے والوں کی تعداد ۲ ہے جو شمال مشرق میں کوئنز لینڈ کے جزیرہ نما کیپ یارک میں بستے ہیں۔
۸۔ اتمپایا (Atampaya): ۴، ایلی یٹ کریک (Eliot Creek) کوئنز لینڈ۔
۹۔ ایابادھو (Ayabadhu): بولنے والوں کی تعداد ۶ ہے اور یہ لوگ بھی شمالی آسٹریلیا میں جزیرہ نما کیپ یارک کی دریائے کول مین (Coleman) کے شمال میں بستے ہیں۔
۱۰۔ باڈی (Baadi): ۲۰، اس زبان کو تحفظ دینے کی غرض سے محصور کیا گیا ہے اور ان کا علاقہ مغربی کمبرلی ریجن Western Kimberley Region مغربی آسٹریلیا میں ہے۔
۱۱۔ بڈی مایا (Badimaya): تقریباً معدوم ہو رہی ہے بولنے والوں کی تعداد ۱ یا ۲ ہے اور یہ مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔
۱۲۔ بنجالنگ (Bandjalang): ۱۰، علاقہ وڈین بونگ (Woodenbong) نیو ساؤتھ ویلز۔
۱۳۔ بنجی گلی (Bandjigali): ۱، شمالی وہائٹ کلف (White Cliffs) نیو ساؤتھ ویلز۔
۱۴۔ بیرو پوائنٹ (Barrow Point): ۱، کیپ یارک کوئنز لینڈ شمالی آسٹریلیا۔

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

۱۵۔ بایونگو (Bayungu): ۶، ویسٹ پلبارا کی لینڈن اور مینیلیا دریاؤں کے درمیان، مغربی آسٹریلیا میں یہ لوگ بستے ہیں۔
۱۶۔ بِدیارا (Bidyara): ۲۰، کوئنز لینڈ کے تامبو اور اوگانیلا کے علاقوں میں یہ زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔
۱۷۔ بیری (Biri): ۵، جنوب مشرقی چارٹرٹاورز (Charter Towers) کوئنز لینڈ۔
۱۸۔ بروم پرلنگ (Broome Pearling): ۴۰ کے قریب لوگ خلیج بیگل (Beagle Bay) مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔
۱۹۔ بُونابا (Bunaba): سو کے قریب لوگ یہ زبان بولتے ہیں جو فزروئے کراسنگ ایریا (Fitzroy Crossing Area) مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔
۲۰۔ بُورڈُونا (Burduna): ۳ مغربی آسٹریلیا کی ہنری اور ایرلینڈن دریاؤں کے کنارے یہ لوگ بستے ہیں۔
۲۱۔ جامنجونگ (Djamindjung): ۱۰،۳۰، کوئنز لینڈ، منگانا کے مغرب میں۔
۲۲۔ جنگون (Djangun): منگانا، کوئنز لینڈ۔
۲۳۔ دھرگری (Dhargari): ۶ مغربی آسٹریلیا، منیلیا اور دریائے لیون کے زیریں حصے میں بستے ہیں۔
۲۴۔ جاوی: (Djawi): ۱، مغربی آسٹریلیا، خلیج برنس ویک (Brunswick Bay) کے کنارے۔
۲۵۔ جِنبا (Djinba): ۹۰ بولنے والے ارن ہیم لینڈ Arnhem Land ناردرن ٹیریٹری۔
اس زبان کا ایک اور لہجہ دابی (Dabi) ۱۹۹۱ تک میں ہو چکا ہے۔
۲۶۔ جِنگیلی (Djingili): ۱۰، ایلیٹ، ناردرن ٹیریٹری۔
۲۷۔ جوارلی (Djiwarli): اس زبان کو بولنے والا صرف ایک بوڑھا ہے، کوہِ اگسٹسٹ، مغربی آسٹریلیا۔
۲۸۔ دِراری (Dirari): ۱، جنوبی آسٹریلیاں، جھیل آئری کے شمال میں۔
۲۹۔ دھلانجی (Dhalandji): ۲۰، مغربی آسٹریلیا میں ویسٹ پلبارا میں خلیج ایکس ماؤتھ کے کنارے بستے ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

۳۰۔ دیابوگے (Dyaabugay): ۳، کوئنز لینڈ، پورٹ ڈگلس کے سطح مرتفع پر۔

۳۱۔ ڈارلنگ ربگونجی (Darling/ Bagundji): ۵، دریائے ڈارلنگ کے کنارے، نیو ساؤتھ ویلز۔

۳۲۔ دیابردیابر (Dyaberdyaber): ۳، خلیج بیگل، مغربی آسٹریلیا۔

۳۳۔ دیانگادی (Dyangadi): ۵، دریائے میک لیے، آرمی ڈیل نیو ساؤتھ ویلز۔

۳۴۔ دی یربال (Dyirbal): ۴۰، دریائے ہوبرٹ، کوئنز لینڈ

۳۵۔ دیوگن (Dyugun): ۲ بروم (Broome) مغربی آسٹریلیا۔

۳۶۔ ایرے (Erre): ۱، کوہ ہاؤشپ (Mt. Howship) ناردرن ٹیریٹری۔

۳۷۔ فلنڈر آئی لینڈ (Flinders Island): ۳، جزیرہ نما کیپ یارک خلیج پرنس شارلٹ، کوئنز لینڈ۔

۳۸۔ گاجی راونگ (Gadjerawang): ۳ یہ لوگ دریائے وکٹوریا کے سرے پر مغربی آسٹریلیا میں بستے ہیں۔

۳۹۔ گگاڈو (Gagadu): ۶، اوئن پلی، ناردرن ٹیرٹیری۔

۴۰۔ گمبیرا (Gambera): ۶، شمالی کمبرلینز، مغربی آسٹریلیا۔

۴۱۔ گنگ گالی دا (Ganggalida): ۵، بورک ٹاؤن (Bourke town) کوئنز لینڈ

۴۲۔ گیاردلت (Gayardilt): ۵۰، خلیج کارپنٹیریا، کوئنز لینڈ۔

۴۳۔ جی یگ (Giyug): ۲، ڈارون کے جنوب مغربی میں ناردرن ٹیریٹری۔

۴۴۔ گونی یانڈی (Gooniyandi): ۱۰۰، دریائے مارگریٹ مغربی آسٹریلیا۔

۴۵۔ گوگج (Gugadj): ۱، دریائے نورمن، کوئنز لینڈ۔

۴۶۔ گوگوبدھون (Gugu Badhun): ۲، آئی ناسلے (Einasleigh) کوئنز لینڈ۔

۴۷۔ گوگوبیرا (Gugubera): ۱۵، مشن اور مچل دریاؤں کے سرے پر کوئنز لینڈ میں یہ لوگ بستے ہیں۔

۴۸۔ گوگوئی مجر (Guguyimidjir): ۳۰ کے قریب یہ زبان بولتے ہیں لیکن ۲۵۰ سے ۳۰۰ کے قریب یہ زبان بولنے والے لوگ اب انگریزی بولنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہوپ ویل (Hopevale) کوئنز لینڈ۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

۴۹۔ گُنگابُولا (Gungabula): ۲،۱ انجون (Injune) کوئنزلینڈ۔

۵۰۔ گُنیا (Gunya): ۳، ویانڈرا (Wyandra) کوئنزلینڈ۔

۵۱۔ گوراگون (Guragone): ۲۰، ارن ہیم لینڈ، ناردرن ٹیریٹری۔

۵۲۔ گُرجر (Gurdjar): ۳۰، دریائے نورمن کے شمال مشرقی کنارے، کوئنزلینڈ۔

۵۳۔ گوواموو (Guwamu): ۱، مارانوا دریا، کوئنزلینڈ

آسٹریلیا کی مردہ زبانیں:

مندرجہ بالا زبانیں آسٹریلیا کی وہ زبانیں ہیں جو موت کے قریب ہیں اور اپنی زندگی کی آخری سانسیں گن رہی ہیں۔ مگر ذیل میں اس براعظم کی وہ زبانیں دی جارہی ہیں جو اب مر چکی ہیں۔

اگوامین (Agwamin)	اگھوتھرنگ گالو (Aghu Tharnggalu)
اواباکال (Awabakal)	بنگ گرلا (Banggarla)
بیالی (Bayali)	پرلاتپا (Pirlatapa)
تجورُرورُو (Tjurruru)	تھراوَل (Thurawal)
ڈُھرگا (Dhurga)	ڈیری (Dieri)
کری یاررا (Kariyarra)	کلارکو (Kalarko)
کلکوٹونگ (Kalkutung)	کنگاراکانی (Kuṇgarakany)
گنگ گولو (Gangulu)	گوریںگ گوریںگ (Gureng Gureng)
گوگو وررا (Gugu Warra)	لیننن گی تج (Leningitij)
ملگانا (Malgana)	مےکولان (Maykulan)
نگان یائےوانا (Nganyaywana)	نگانڈی (Ngandi)
نےرِن یےری (Narrinyeri)	وری ینگ گا (Wariyangga)
ونڈارنگ (Wandarang)	وورِیمی (Worimi)
وُولی وُولی (Wuliwuli)	یالارن نگا (Yalarnnga)
یُوگم بل (Yugambal) [۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲]	

بحرالکاہل کا جزائر ایسٹر (Easter Islands) جسے ولندیزی سیاح نے ۱۷۲۲ء میں

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

دریافت کیا تھا۔ اس جزیرے میں آج کل تو رومن رسم الخط رائج ہے لیکن ۱۸۶۴ء سے پہلے اس جزیرے کا اپنا رسم الخط تھا جسے ''رونگورونگو'' کہا جاتا تھا۔ اس خط کو شارک مچھلی کے دانت سے لکھا جاتا تھا۔ اس خط کو پڑھنے کا طریقہ یہ تھا کہ جب ایک صفحہ یا ایک سطر پڑھ لی جاتی تو اس صفحے کا سرا گھما کر نیچے کر دیا جاتا اور اس طرح دوسری سطریں سامنے آ جاتیں یعنی اس کو پڑھنے کے لیے صفحے کو گھمایا جاتا تھا۔ ۱۸۶۴ء میں جب کیتھولک عیسائی مبلغین یہاں آئے تو انھوں نے ان لکڑی کی تختیوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ یہ لکڑی کی تختیاں مختلف حجم کی تھیں ان میں سے آج صرف ۱۵ تختیاں دستیاب ہیں ان میں سب سے بڑی تختی کا حجم ۶ فٹ ہے۔ یہ رسم الخط قدیم سندھی رسم الخط سے مشابہہ ہے۔ ان واقعات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ استعماری طاقتوں کے ساتھ ساتھ مذہبی استعماریت نے بھی مختلف زبانوں کو کس طرح ختم کیا۔

براعظم امریکا میں انسانوں اور زبانوں کا قتل عام:

استعماری طاقتوں کی جانب سے رسم الخط تبدیل کرنے کا عمل یا ایک زبان کو ختم کر کے طاقت کے بل پر دوسری زبان کو جبراً مسلط کرنے کی روایت شاید کسی حد تک قابل برداشت ہوتی لیکن ریاست ہائے متحدہ امریکا میں سرخ ہندی (ریڈ انڈین) اور براعظم آسٹریلیا میں مقامی آبادیوں کو وحشی، جنگلی اور انسانیت کے نام پر دھبہ قرار دے کر تہہ تیغ کر دیا گیا۔

مؤرخین کے مطابق صرف امریکا میں ۶۰ لاکھ ریڈ انڈین باشندوں کو وحشی قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا اور ان کی زبانیں نوہاٹلا (Nauhatl)، یوما (Yuma)، چپوا (Chipewa)، توماہاک (Tomahawk)، موہاک (Mowhawk)، موہابے (Mojave)، نباہو (Navajo)، چوکٹا (Choctow)، پیما (Pima) اور ہوپی (Hopi) وغیرہ کو فنا کر دیا گیا۔ جب نسل ہی باقی نہ رہی تو زبان کے بچنے کا کیا سوال پیدا ہوتا۔ امریکی ریاست کیلی فورنیا جہاں زبانوں کے کئی بڑے گروہ پائے جاتے تھے وہاں سفاکی اور درندگی کا ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ تاریخ نے اس ریاست کا نام جس کا مطلب ہسپانوی زبان میں ''خوابناک سونے کی سرزمین'' تھا، زبانوں کا قبرستان (Cemetery of Languages) رکھ دیا۔ جہاں سترہ بڑے لسانی گروہوں کی دو سو کے قریب زبانیں اور بولیاں بولی جاتی تھیں وہاں آج صرف دو زبانیں باقی رہ گئی ہیں۔ یہ تاریخ ساز کارنامے ان قوموں نے انجام دیے جنھیں اس بات پر فخر ہے کہ وہ دنیا میں انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ہیں اور انسانیت کی جتنی خدمت انھوں نے انجام دی وہ خدمت کوئی اور انجام نہ دے سکا۔ زبانوں کے قتل عام کی اس تاریخ کے مطالعے کے بعد یہ امکان مزید قوی ہو جاتا ہے کہ بروشسکی زبان کو بھی تاریخ کے کسی دور میں اس طرح

قتل کیا گیا ہے لیکن اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

اسلام کبھی استعمار نہیں بنا:

یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ عرب جو ساری دنیا کو عجم (گونگا) سمجھتے تھے اور فی الواقعہ اس ادعاء پر ایامِ جاہلیت میں انھیں تکبر کی حد تک یقین تھا، جب شمال سے مغرب اور جنوب سے مشرق تک یلغار کرتے ہوئے گئے تو انھوں نے نہ تو استعماری رویہ اختیار کیا نہ ہی نوآبادیات قائم کیں اور نہ ہی مقامی زبانوں کے رسم الخط تلوار کی نوک سے تبدیل کرنے اور قوموں کو ان کے تہذیبی اور تاریخی ورثے سے کاٹنے کی کوشش کی۔ یہ بات درست ہے کہ انھوں نے لوگوں کو اسلام کے دائرے میں داخل کیا۔ لیکن اس کے نتیجے میں مفتوحین فاتحین کے برابر ٹھہرائے گئے اور لوگوں نے اسلام اسی لیے قبول کیا کہ وہ فاتحین کے شانہ بشانہ بلاتفریق کھڑے ہو سکتے تھے اور حقوق و فرائض کے اعتبار سے بھی وہ فاتحین کے برابر تسلیم کیے گئے۔ اسی لیے اسلام کی سب سے زیادہ خدمت موالی نے کی۔ اس کے برعکس انگریزوں نے ملایا اور سواحلی زبانوں کا رسم الخط تبدیل کیا، ولندیزیوں نے انڈونیشیا کی زبانوں کا قدیم اور سنسکرت رسم الخط تبدیل کر کے رومن بنا دیا۔ پرتگیزیوں نے ساحلی شہر گوا میں کوکنی زبان کو، جو اردو اور ہندی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی رومن رسم الخط میں تبدیل کر دیا ہندو استعمار نے ہندوستان میں پالی زبان اور بدھ مت کا خاتمہ کر دیا اور بدھ بھکشوؤں کی ہڈیوں کو راکھ بنا کر پھونک دیا۔ روسی استعمار نے وسطی ایشیا میں تمام مسلمان نوآبادیات کے رسم الخط عربی سے سریلک (Cyrillic) میں تبدیل کر دیے لیکن عیسائی ریاستوں آرمینیا اور جارجیا کے معاملے میں روسی استعمار نے مذہبی تفریق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کا قدیم رسم الخط برقرار رکھا کیوں کہ اس رسم الخط میں عیسائیوں کا صدیوں پرانا علمی، تحقیقی اور تاریخی و ثقافتی ورثہ محفوظ تھا، لہٰذا اسے محفوظ رہنے دیا گیا۔ عہدِ جدید کے اس تاریخی تناظر میں ایسا ممکن ہے کہ بروشسکی زبان کو بھی ثقافتی استعماری یلغار کے نتیجے میں تاخت و تاراج کیا گیا ہو۔

اگلے سو برسوں میں ۹۰ فی صد زبانیں مٹ جائیں گی؟

ایک ایسے عہد میں جب زبانیں مٹ رہی ہیں، عالمگیریت اور سرمایہ داری کے ذریعے زبانیں مٹائی جا رہی ہیں، انگریزی کو مسلط کیا جا رہا ہے، نت نئی ایجادات کے باوجود تحریک تنویر، نشاۃ ثانیہ اور خردافروزی کے تین سو سالوں میں استعماری طاقتوں نے کسی ایک زبان کو جنم نہیں دیا بلکہ زبانوں کو ختم کیا گیا، یہ اعزاز صرف ایشیا کو حاصل ہے کہ یہاں ایک بولی [بروشسکی] زبان بن گئی ہے اس لیے یہ سوال کہ بروشسکی زبان کتنے عرصے تک زندہ رہے گی؟ اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ آسٹریلیا کے ممتاز ماہر لسانیات پیٹر ہوسلر نے ایک دلچسپ و اہم پیش گوئی کی ہے کہ اگلے

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سو برسوں میں نوے فی صد زبانیں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی اور صرف پانچ یا چھ بنیادی اہم زبانیں باقی رہ جائیں گی، جن میں انگریزی، ہسپانوی، فرانسیسی، جرمن، چینی اور عربی زبانیں شامل ہیں، جب کہ ملیشیا اور انڈونیشیا میں بولی جانے والی بھاشا (Bahasa) زبان کے بارے میں امکان ہے کہ یہ زبان بھی شاید باقی رہ جائے۔ اس کا مؤقف ہے کہ زبانیں ہمارے اندازے سے بھی زیادہ تیزی سے فنا ہو رہی ہیں۔ مثلاً آسٹریلیا میں یورپی باشندوں سے پہلے یعنی دو سو سال قبل دو سو پچاس زبانیں بولی جاتی تھیں لیکن اب وہاں کے طول و عرض میں صرف پچاس زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کیوں کہ انگریزی استعمار نے قتلِ عام اور چھوٹی زبانوں کی حوصلہ شکنی کے ذریعے نسلوں کو فنا کر دیا اور زبانوں کو مٹا دیا۔

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا میں چھ سے دس ہزار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں مکمل باضابطہ زبانوں کے ساتھ ساتھ بولیاں بھی شامل ہیں۔ ہوسلر کے خیال میں زبانوں کے فنا ہونے کی اصل وجہ بڑے پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ جس کے نتیجے میں تارکینِ وطن اپنی زبان ترک کر کے جائے سکونت میں بولی جانے والی زبانیں اختیار کر لیتے ہیں تاکہ مقامی آبادی میں جذب ہو جائیں۔ زبان کی تبدیلی ان کے لیے اقتصادی و سماجی اعتبار سے سودمند ثابت ہوتی ہے۔

صرف چار زبانیں باقی رہ جائیں گی؟

دوسرا نقطۂ نظر نوبل انعام یافتہ ہسپانوی ادیب کامیلیو خوسے تھیلا (Camillo Jose Cela) کا ہے۔ اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اگلی چند صدیوں تک دنیا بھر کے لوگ صرف چار زبانیں استعمال کریں گے۔ یعنی عربی، ہسپانوی، انگریزی اور چینی اس کے سوا تمام زبانیں صرف علاقائی زبانوں کا روپ دھار کر محبت اور شاعری کے لیے رہ جائیں گی۔

زبانوں کی حفاظت کے دو فطری طریقے:

یہ بات درست ہے کہ نقلِ مکانی جہاں رزق کے بہت نئے وسیلے پیدا کرتی ہے وہیں اپنی مادری زبان سے عشق کی شمع کو بجھا دیتی ہے۔ غربت میں یادِ وطن آتی ہے لیکن وہ ماحول اور وہ لوگ نہیں ملتے جن میں گھل مل کر زبان کا جوبن اپنی بہار دکھا سکتا ہو۔ ماہرین کے مطابق زبانوں کی حفاظت دو وجوہات کے باعث ممکن ہے یا تو اس زبان میں عظیم الشان علمی ورثہ ہو جیسے لاطینی یا ہسپانوی زبانیں جن سے آج تک استفادہ کیا جا رہا ہے یا زبان رزق کے حصول کا ذریعہ ہو۔ یہ دونوں تاریخی نظریات اپنی جگہ لیکن زبان کا ایک تعلق مادری زبان سے عشق سے بھی ہے۔ اس عشق کو ماں کی گود میں دی جانے والی لوری اور دادی اور نانی کی زبان سے لفظوں کی برکھا میں بھیگی ہوئی دل چسپ قدیم کہانیاں زندہ و پائندہ رکھتی ہیں۔ ماں اپنے بچے سے جس زبان، اسلوب اور طرز میں

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گفتگو کرتی ہے وہ بچے کے لیے زندگی کا سب سے خوبصورت، سنہری اور نا قابلِ فراموش عہد ہوتا ہے۔اس عہد کی یاد بڑھاپے تک قدم قدم پراس کے ہم رکاب رہتی ہے۔

اپنے گھر میں صرف اپنی زبان بولیے:

زبانوں کی حفاظت کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اپنے گھروں میں اپنی زبان خواہ وہ کوئی بھی ہو صبح وشام بولی جائے ،صرف گھر سے باہر رابطے کی زبان استعمال کی جائے۔ بچوں کو اپنی مادری زبان دس سال تک قصے، کہانیوں، پہیلیوں، گیتوں اور نصیحتوں میں گھول کر دی جائے تا کہ قطب شمالی کی منجمد سردی میں بیٹھے ہوئے تنہا انسان کے کان ماں کی دی ہوئی لوریوں کے بول سے گونج اٹھیں۔ بروشسکی سمیت تمام زبانوں کی حفاظت کا یہی طریقہ ہے۔ ہرزبان خواہ وہ کسی قوم، مذہب یا کسی بھی نسلی، ثقافتی گروہ کی ہو تاریخ، علم تحقیق، ثقافت اور تجربات کا سرمایہ ہوتی ہے۔ اس کی حفاظت اس سے محبت سب کا بنیادی فریضہ ہے۔ ارشاد رسالت مآبؐ ہے کہ ''کسی قوم کے شر سے بچنا چاہتے ہو تو اس کی زبان سیکھ لو''۔ رسالت مآبؐ نے زبان سیکھنے کی ہدایت کی ہے اسے مٹانے اور فنا کرنے، ختم کرنے کا حکم نہیں دیا کیوں کہ آپؐ رحمت للعالمین تھے۔

بروشسکی سے متعلق شائع ہونے والے بین الاقوامی جائزوں اور تحقیقات میں، جن کا حوالہ قبل ازیں دیا جا چکا ہے، بروشسکی بولنے والوں کی تعداد ۳۰ ہزار سے ۴۰ ہزار کے درمیان بتائی گئی لیکن اکادمی تحقیقات بروشسکی کراچی کے فراہم کردہ اعداد وشمار کے مطابق اب یہ تعداد دو لاکھ ہے۔ دیگر سرکاری اور غیر سرکاری دستاویزات اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کرنے سے قاصر ہیں، لہٰذا یہ بات تصدیق طلب ہے کہ اس وقت بروشو قوم کی تعداد کیا ہے۔ بروشو قوم کی اکثریت اسمٰعیلی مذہب سے تعلق رکھتی ہے اور ان میں شرح خواندگی تقریباً سو فی صد ہے۔ شرح خواندگی کا یہ کارنامہ آغا خان فاؤنڈیشن کی کوششوں سے انجام دیا گیا ہے۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بروشسکی زبان پر عالمی تحقیقات:

Lorimar نے ۱۹۳۲ء میں بروشسکی زبان پر George Morgenstierne کی تحقیقی پیش رفت سے آگاہ کیا تھا۔ اس کے بعد اس زبان میں طویل عرصے تک مزید کسی اہم پیش رفت کی اطلاع نہیں مل سکی۔ تیس سال کے طویل وقفے کے بعد ہائیڈل برگ یونیورسٹی جرمنی کے ادارہ مطالعہ شرقیہ میں Hermann Berger نے اس موضوع پر تحقیق کر کے اس زبان کے نئے افق دنیا پر روشن کیے۔ ان کے نائب ڈاکٹر وان اسکائی ہاک نے ''کسر کی کہانی'' بروشسکی سے ترجمہ کی تو بعض نئے گوشے واشگاف ہوئے۔ ٹھیک اسی دور میں ڈاکٹر نصیر الدین بروشسکی زبان میں تحقیقات کے نئے افق روشن کر رہے تھے۔ عربی رسم الخط میں ان کی پہلی مختصر کتاب اناہی

بُرشسکی ۱۹۷۰ء میں اکادمی تحقیقاتِ بروشسکی کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ یہ بروشسکی ادب اور زبان کے قواعد پر پہلی کتاب تھی۔ اس کی اشاعت کے ٹھیک چار سال بعد ۱۹۷۴ء میں ماہرِ لسانیات برگر نے اپنے مطالعات کی بنیاد پر بروشسکی زبان کے تفصیلی قواعد شائع کیے جس کے باعث اس طلسم کدۂ حیرت کا دروازہ دنیا کے لیے کھل گیا۔ ۱۹۹۳ء میں مانٹریال یونیورسٹی کے پروفیسر تیفوں کی کتاب Hunza Proverbs۔ University of Calgary Press کے زیرِ اہتمام شائع ہوئی۔ اس کتاب میں پانچ ہزار تین بروشسکی محاورے جمع کیے گئے ہیں۔ یہ نہایت اہمیت کا حامل کام ہے۔ E.Tiffon نے یہ کتاب مشہور ماہرِ لسانیات L.Col Dr. Lorimer، ہائیڈل برگ یونیورسٹی کے مشہور محقق Hermann Berger نیز مانٹریال یونیورسٹی کے محقق Y.Ch. Morin اور ڈاکٹر نصیرالدین ہونزائی کے تعاون سے تیار کی۔

بروشسکی رسم الخط کیا تھا؟ اس بارے میں تاریخ خاموش ہے اور آثار قدیمہ کے مخطوطات، قدیم نوادرات اور اساطیر سے ابھی تک اس زبان کے رسم الخط کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں مل سکا، لہٰذا ہرمن برگر نے بروشسکی الفاظ رومن حروف میں وضع کیے جنھیں بین الاقوامی طور پر تسلیم کرلیا گیا۔ پروفیسر ہرمن برگر نے بروشسکی زبان کے الفاظ پر مشتمل پہلی جرمن بروشسکی لغت تیار کی جس میں پچاس ہزار الفاظ کا ذخیرہ جمع کر کے اس زبان کو محفوظ کر دیا گیا۔ یہ لغت ۱۹۹۸ء میں شائع ہوئی اور اس کتاب کی تیاری میں پروفیسر ڈاکٹر نصیرالدّین نصیرؔ ہونزائی کا مرکزی کردار ہے جس کا اعتراف ہرمن برگر نے ان الفاظ میں کیا ہے:

Unter Mitarbeit von Nasiruddin Hunzai

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY

جس کا مطلب ہے "یہ لغت پروفیسر ڈاکٹر نصیرالدین ہونزائی کے تعاون سے تیار کی گئی۔"

living ancient language

کسی زبان کی معراج اس کی شاعری ہوتی ہے۔ علاّمہ نصیرالدّین ہونزائی نے بروشسکی زبان میں صرف کتابیں ہی نہیں لکھیں بلکہ شاعری بھی کی۔ ان کا کلام عارفانہ اور صوفیانہ ہے جس میں ایک جذبۂ رندانہ، ہمتِ مردانہ اور نعرۂ مستانہ کی جھلک قدم قدم پر ملتی ہے۔ ان کی شاعری میں جھرنوں کی مدھم آواز اور آبشار کی گونج شامل ہو جاتی ہے جو جلال و جمال کی نئی دنیا تخلیق کرتی ہے۔ جس میں عقل و خرد کے ساتھ ساتھ عشقِ حقیقی اور محبوبِ حقیقی کے مضامین نہایت والہانہ انداز میں بیان ہوئے ہیں جنھیں پڑھ کر سامعین وجد میں آجاتے ہیں۔ ان کی نثری کتابیں بُرشُو بِرکِش (۱۹۸۰ء)، سَوینیۓ برکٹ (۱۹۸۰ء)، بُرشو بُرجونِکْ (۱۹۸۰ء)، اناي بُرشسکی (۱۹۷۰ء)، دیگرن

(۱۹۹۹ء)، اسقُور کنِ بَسی (۲۰۰۱ء) اپنے موضوعات پر اولین تصانیف ہیں۔

ان کی شاعری کے دو مجموعے ''دیوانِ نصیری'' (۱۹۶۰ء)، بِہشتے اَسقُرِنْ (۱۹۸۵ء) بھی بروشسکی زبان اور عربی رسم الخط میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر نصیرالدین کی تازہ تحقیقات بروشسکی زبان کے جواہر پارے اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے ان جواہر پاروں میں ڈاکٹر صاحب نے بروشسکی زبان کے خزنے سے جواہر چن چن کر جمع کیے ہیں ان کی چمک دمک سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں اور تحیر کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

ستمبر ۲۰۰۴ء

حوالہ جات

۱۔ سید خالد جامعی مرتب جریدہ شمارہ ۲۱ [لسانیات نمبر] اور جریدہ شمارہ ۲۲ [قدیم لسانیات و کتبات نمبر زبانوں کے آغاز اور ارتقاء پر خصوصی اشاعتیں] شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ، جامعہ کراچی کا علمی و تحقیقی مجلہ دونوں شماروں میں مولانا ابوالجلال ندویؒ کی لسانی تحقیقات پیش کی گئی ہیں۔ جن میں ''ام السنہ'' کے حوالے سے نئے مباحث ہیں۔ ندویؒ نے عربی کو ام السنہ قرار دیا ہے اور وادی سندھ کی مہروں کے نقوش عربی زبان کی مدد سے پڑھنے کا دعویٰ کیا ہے۔

۲۔ ایضاً، جریدہ شمارہ ۲۳ [فلسفہ لسان نمبر] اس شمارے میں وادی سندھ کی مہروں کے حوالے سے ام الالسنہ کی نئی بحث کی گئی ہے اور سنسکرت کے بجائے عربی کو ترجیح دی گئی ہے۔

۳۔ ایضاً، جریدہ شمارہ ۲۴ [قدیم لسانیات و ادبیات نمبر] اس شمارے میں زبانوں کے آغاز کے بارے میں مذہبی روایات کا تحقیقی جائزہ، اقوام عرب و عجم کا اسلوب تحریر و فن لغت نویسی، دنیا بھر میں موجود زبانوں کی تقسیم و تفہیم وغیرہ موضوعات اور مولانا ابو الجلال ندوی کا تختہ نقوش موئن جودڑو شامل ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر سہیل بخاری ''اردو کی کہانی''، فضلی سنز لمیٹڈ کراچی ۱۹۹۴

۵۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل مرتب جریدہ شمارہ اکیس [لسانیات نمبر] اس شمارے میں خالد حسن قادری کا تحقیقی مضمون ''اردو کا آغاز اور مولد'' انگریزی سے ترجمہ کر کے شامل کیا گیا ہے جس میں زبانوں کے آغاز اور ام الالسنہ کے حوالے سے نئے گوشے وا کیے گئے ہیں۔

۶۔ سیّد خالد جامعی مرتب جریدہ شمارہ ۲۹ [غیر مطبوعہ کتابیں نمبر] معروضات میں صفحہ ایک پر مرتب نے ڈاکٹر شمس الرحمان فاروقی مدیر شب خون کا خط نقل کیا ہے جس میں سہیل بخاری مرحوم کی تحقیقات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

۷۔ ڈاکٹر خالد حسن قادری ''اردو کا آغاز اور مولد'' مشمولہ جریدہ شمارہ ۲۱، ص IX ایضاً

۸۔ ایضاً، ص IX

۹۔ ایضاً، ص X

۱۰۔ ایضاً، ص IX

۱۱۔ ایضاً، ص XIV

۱۲۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند [علاقائی ادب] لاہور پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۳ء، جلد۔ ص ۵۶ ......لاہور

۱۳۔ شہناز سلیم [بروشسکی زبان] مشمولہ جریدہ ۲۱ ص XXIV

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

۱۴۔ ایضاً،ص XXIV
۱۵۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند[علاقائی ادب] پنجاب یونیورسٹی ۱۹۷۳ء، جلد ۵ ص ۵۸،۵۷، لاہور
۱۶۔ ایضاً،ص ۷۱،۷۰
۱۷۔ ایضاً،ص ۲۳ تا ۶۱
۱۸۔ ایضاً،ص ۶۹ تا ۶۵
۱۹۔ جریدہ شمارہ ۲۶ ایضاً، معروضات ص ۲
۲۰۔ G. Morgenstiern: Report on a liguistic Mission to North West India 1932 OSLO.
۲۱۔ معروضات ڈاکٹر معین الدین عقیل مشمولہ جریدہ ۲۱ ص V.VI
۲۲۔ سیّد خالد جامعی ''بروشسکی تاریخ و تحقیق کی میزان میں'' مشمولہ جریدہ شمارہ ۲۱ XXVIII
۲۳۔ ایضاً، XXIX- XXVIII
۲۴۔ ایضاً، XXIX
۲۵۔ ایضاً، XXX
۲۶۔ ایضاً، XXXI
۲۷۔ XXII, XIII
۲۸۔ Grierson 1915 LSI 801-Intronote
۲۹۔ Colin P. Masica: The new liguisitc Environment p.p. 41-42
۳۰۔ David Crystal: *An Encyclopaedic Dictionary of Language & Languages,* p.52, Hudders Field 1992.
۳۱۔ Anatole V. Lyovin: *An Introduction to the Languages of the World,pp.125-126,* Oxford University Press. New York. Oxford.1997.
۳۲۔ گروپ کیپٹن فیاض محمود مرتب تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند[علاقائی ادب] پنجاب یونیورسٹی، ص ۷۷۔۷۸، لاہور
۳۳۔ ایضاً،ص ۸۰
۳۴۔ ایضاً، ۸۰۔۸۱
۳۵۔ ایضاً،ص ۸۲
۳۶۔ ایضاً،ص ۸۴،۸۳
۳۷۔ A.P. ELKIN, The Australian Aborigines [1964]
۳۸۔ H. SHEILS, Australian Aboriginal Studies [1969]
۳۹۔ R.M. BERNDT. Kinship and Culture [1971]
۴۰۔ S.A. WARUM. Languages of Australia and Tasmania [1972]
۴۱۔ F.M. VOEGELIN, Classification and Index of the World's Languages [1977]
۴۲۔ ALFRED METRAUX "Eastern Island Script" [1957]

BRA BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY living ancient language

بُرُوشَسکی جواہِر پارے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم ۔ اِس پسندیدہ اور پیاری، بُرُوشَسکی کتاب کا خوبصورت اور دلکش نام ''جواہر پارے'' ہے، کیونکہ اِس مجموعۂ معلومات = ذخیرۂ ضروریات میں بُرُوشَسکی زبان کی گرانقدر اساسی چیزوں کے نوع بنوع نمونے جمع ہیں، آپ جب اِس جدید ولذیذ کتاب کو ازاوّل تا آخر پڑھ چکے ہوں گے تب آپ کو کتابِ ھٰذا کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔

بندۂ غریب وضعیف کے پاس ابتداءً علمی دولت کی کوئی چیز ہی نہ تھی اور اِس بندۂ مسکین کا یہ حال تھا کہ اپنے باپ کی چَوپانی کی خدمت کرتا تھا۔ والد صاحِب نے مجھے آیۃ الکُرسی سکھلا دی تھی، مجھے کیا معلوم کہ آیۂ کُرسی کا مُوَکّلِ اعظم (سب سے بڑا فرشتہ) کون ہے، اور وہ کہاں ہے؟ آسمان میں ہے یا زمین پر؟ اے کاش میں آج ہی کی طرح یہ راز شروع ہی سے جانتا ہوتا کہ آیۃ الکُرسی کا مُوَکّل قائم القیامت علیٰ ذِکرِہ السّلام ہے تو پھر کچھ اور ہوتا۔

ہزار اندر ہزار بار شکر ہے اُس مالِکِ حقیقی کا جس کا اسمِ اعظم آیۂ کُرسی میں ہے۔ جس نے اپنی عِنایتِ بےنہایت سے نُورِ فَعّال کے دائرۂ معجزات کو تمام قائم شناس ساتھیوں پر محیط کر دیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ آج ہم جس طرف بھی دیکھتے ہیں اُس طرف معجزات ہی معجزات نظر آتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے ہر شاگرد کو بھی اُس نے ایک حیران کُن معجزہ بنا دیا ہے۔ ساتھیو! سوچو اور ہمیشہ شکرگزاری میں آنسو بہاتے رہو، آمین! آمین!

کراچی

منگل، ۲۰ اپریل ۲۰۰۴ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اظہارِ تشکر

بُروشسکی وادئ ہونزا کی قدیم اور خوبصورت زبان ہے، یہ دنیا کی ۱۲ منفرد زبانوں میں سے ایک ہے جس کا تحفظ کرنے کی ضرورت ہے۔ زبان کا تحفظ اور اس پر تحقیق کوئی آسان کام نہیں ہے مگر وسائل اور مواد کی کمی اور دشوار حالات کے باوجود بروشسکی ریسرچ اکیڈمی اور بروشو برادری اور اس اکیڈمی کے روحِ رواں بابائے بُروشسکی علاّمہ نصیر الدین نصیرؔ ہونزائی مُبارکباد کے مستحق ہیں، جنہوں نے بُروشَسکی زبان کو گوشۂ گمنامی سے نکالا اور اس پر تحقیق کر کے محفوظ کیا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ’’شمول بوق‘‘ وادئ ہونزا کے ایک تاریخی باغ کا نام ہے جو اب موجود نہیں ہے، لیکن علاّمہ صاحب نے اپنی علمی کوششوں سے علمی وادبی شمول بوق (گلستان) کو زندہ کر لیا جس سے بُروشَسکی زبان لازوال ہوگئی ہے اور اس خوبصورت زبان کے جدید رسم الخط میں کُتب بھی منظرِ عام پر آ گئی ہیں۔ قوموں کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں زبان ایک اہم کردار ادا کرتی ہے اور بُروشَسکی زبان کی خوش قسمتی ہے کہ اس میں شاعری کا آغاز ہی عارفانہ شاعری سے ہوا، اور وہ بھی علاّمہ صاحب کی شاعری سے!! قدرت نے یہ خدمت بھی انہی کے نصیب میں لکھی تھی۔

بُروشَسکی ایک میٹھی زبان ہے اور اب تو میڈیا پر بھی اس زبان کو ٹیلویژن کے ذریعے متعارف کرایا گیا ہے اور اس زبان کے حروفِ تہجی اور لوگیتوں کا ویڈیو ٹیپ بھی تیار کیا گیا ہے، کسی بھی قوم یا برادری کی تاریخ میں زبان کی بڑی اہمیت ہوتی ہے، زبان کے بغیر کوئی قوم یا برادری زندہ نہیں رہ سکتی، اس لیے بُروشَسکی زبان کے قواعد

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اور ادبیات پر پہلی جامع کتاب ''شمول بوق'' کی اشاعت ایک بڑا کارنامہ ہے، جامعۂ کراچی کا شعبۂ تصنیف و تالیف مُبارکباد کا مستحق ہے کہ بروشسکی ادب کی اشاعت میں اس نے سبقت حاصل کی ہے اور ان کے محنتی اور مخلص ڈائریکٹر جناب سید خالد جامعی نے بہت ہی فعالیت کا مظاہرہ کیا ہے اور اب اکادمی ادبیاتِ پاکستان سندھ برانچ کو اعزاز حاصل ہو رہا ہے کہ وہ بُروشَسکی زبان کی اس کتاب ''جواہر پارے'' کو اشاعت کے زیور سے آراستہ کرنے میں شریک ہو رہی ہے۔ یہ کتاب بُروشَسکی ریسرچ اکیڈمی کی طرف سے نویں کتاب ہے جو شائع ہو کر منظرِ عام پر آ رہی ہے۔ اس کتاب میں بُروشَسکی میں تحقیقی مضامین، لُغت نویسی، نغمے، نظمیں، حمدیہ اور نعتیہ کلام، زبان کا فلسفہ اور شاہی بُروشَسکی پر تفصیلی مواد شامل کیا گیا ہے اس کے علاوہ اسلامی اصطلاحات اور تشبیہات اور اس کے اردو تراجم بھی دیے گئے ہیں۔ ملک کی تمام چھوٹی بڑی زبانوں کی ترقی اور اہلِ قلم کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنا اکادمی ادبیاتِ پاکستان کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے اور ہماری خوش قسمتی ہے کہ پاکستان کی ایک عالمی سطح پر توجہ حاصل کرنے والی زبان کی ترقی و اشاعت میں بھی اکادمی ادبیات پاکستان اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔

اکادمی نے علاقائی، قومی اور عالمی ادب کے ترجموں کے لیے اپنی خدمات شروع کی ہیں اور یہ ادارہ پاکستان کی علاقائی زبانوں پر کام کر رہا ہے اور اس ادارے کے پلیٹ فارم سے پاکستان کے کلاسیکل صوفی شعرا شاہ عبدالطیف بھٹائی، بلھے شاہ، جام درک، مست توکلی، شاہ حسین، رحمٰن بابا، اور خوشحال خان خٹک کے کلام کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے، نیز اکادمی نے سندھی، بلوچی، پُشتو اور سرائکی ادب کی تاریخ پر بھی کام کیا ہے، سندھی ادب کی پچاس سالہ تاریخ پر ہم نے کتابوں کا ایک سلسلہ تیار کیا

ہے جو انشاء اللہ جلد منظرِ عام پر آئے گا، بُروشسکی سمیت پاکستان کی تمام علاقائی زبانوں کا تحفظ اور فروغ وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ گلوبلائزیشن کی وجہ سے بیرونی ثقافتیں غالب آرہی ہیں جس سے مقامی اور علاقائی زبانیں خطرے میں ہیں اس موقع پر بُروشسکی زبان کو بھی خطرہ تھا لیکن علاّمہ نصیرالدّین نصیؔر ہونزائی اور ان کی اکادمی نے اپنی زبان کو جو بولی کی حیثیت رکھتی تھی اور خطرہ تھا کہ وہ معدوم ہو جاتی اس کو ایک تحریری شکل عطا کی، اب بُروشسکی نہ فقط ایک محفوظ زبان ہے بلکہ اب ہماری محبوب زبان بھی ہے، اس زبان میں ماں کی ''لوری'' اتنی ہی سحر انگیز ہے جس طرح سندھی، سرائیکی اور دوسری پاکستانی زبانوں میں، میری آرزو ہے کہ بُروشسکی کے یہ ادبی ''جواہر پارے'' پاکستان کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہوں تاکہ ہم پاکستانی اپنے ادبی شہپاروں کے توسط سے قومی یکجہتی کو فروغ دے سکیں۔

آخر میں بُروشسکی اکیڈمی کے چیرمین جناب غلام محی الدّین، آنریری سیکریٹری عرفان اللہ اور محترمہ شاہ ناز سلیم ہونزائی اور ان کی ٹیم کو مبارک باد دیتا ہوں، حقیقت یہ ہے کہ جس محبت، لگن، جذبہ اور حوصلہ کے ساتھ وہ اس کتاب کی اشاعت اور دیگر تحقیقی کاموں کو آگے بڑھا رہے ہیں، وہ قابلِ صد ستائش ہے، اس کے لیے داد دیتا ہوں۔

مخلص

آغا نور محمد پٹھان

ریزیڈنٹ ڈائریکٹر

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مُناجات بدرگاہِ قاضِیُ الحَاجَات

خُداوَندا! تَھانُم دَمان! کائناتے مالِیک! شَتِلو قُدرَتے پادشا! مِی بُٹ غَرِیپ بان، مِی بُٹَن حاجَتِک بِڈَن، مِی کَلا بُٹ محتاج بان نا دَمان! رَحم ایے، رَحم ایے، رَحم ایے۔

بَخشِس ایے، معاف ایے پروردگار! التو جَہانِکڑے پادشا! گوئمو پاک ذات و صِفاتے حُرمت ڈُم، اُنے سُجو کِرے سُمُولو اِنے رَسُول کِرے دا اِنے پاک آلے حُرمت ڈُم، مِی حاجَتِک اُیون دِمیڈن دا مُشکِلِک آسان ایے۔ مِرِیک ڈِے دُوَن! مَدَد مِچھی! ہِمَّت مِچھی! شَرمُسار اَمِے ذَلیل اَمِے خوار اَمِے، اُنے رَحمتے نظر ڈُم نومِیت=نااُمید اَمِے! اُنے پاک لَمَن ڈُم مِرِین فَت اَمِے! شیطانے شَر ڈُم رَخ مِرے! آمین!

خداوندا جِرے اُنے ہِکَ ڈُم = ہِک ڈُم ہُکَن با
جَماعَتے غُم اُہچوک لم تِکرے پُھکَن با

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُروشسکی مُناجات بدرگاہِ قاضِیُ الحاجات

خداوندا! پاک دَمان! قدرت کرے حِکمَترے پادشا! التوؔ جہانِکرے مالیِک! اُن رَخ مرے نالرے رَصُونوؔ! اُن سَٹیش مرے نالرے سَٹونوؔ! مئ بُٹ غَریپ بان، اُنرے حُضُورُلوؔ بِسَکِیَر دِمے بان، رَحمترے نَظَرَن بِشاؔ اُن کَلاؔ بُٹ سَسَا بادشا! اُنرے رَحمترے سَمَندَر بُٹ شوؔقُم، ایلت ڈِر گارڈَسَن اَپیئ، اُنرے خزاناؔ = غزاناؔ پَھسَ مَناسَن اَپیئ پروردگارا! اُن دانا با، مئ مئیسرے حالَت اُنرے ئیشا، اُن ڈُم بیسَن کرے چَپ اَپیئ اُن مئ روحانی طبیپ با مئ جِیرے دَمَن، مئ خالِق مئ مالِک مئ معبود مئ مَسجود دا مئ مقصود، تَھانُم دَمان! مِرِیک ڈرے دُوَن مَلَق نِبان دال مرے، ڈُنَکُ لوؔ بان نُورَن مِچھیئ۔

خداوندا جرے اُنرے ہِکَ ڈُم = ہِکَ ڈُم ہُکَن با
جَماعَترے غُم اُحوکُ لم تِکرے پُھکَن با

اتوار، ۱۱ جنوری ۲۰۰۴ء

التوؔ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مُناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

اَسُ لوٓ سیَنگُلیٓ، دِیوسیَنم کُلیٓ اُنُ دُکوٓیَلجا دَمان! جےٓ بےٓ اَکھیٓس غافِلَن ، نادانَن باکرےٓ! حیران بُٹ حیران! اُنےٓ پاک اِسم چُوٓمَن بِلا ؟ بے نا، بَبرُمَن بِلا ؟ غَقَیُمَن بِلا؟ گشَرُمَنُ بِلا؟ اَغاآپُوَن بِلا؟ بے نا، تُھم میٓسُ لوٓ دوِیَنَسَن بِلا ؟ بے نا، یےٓ بے یاٗغفَلَتےٓ، بیٓسکرےٓ وَجَنُ اَپیٓ، صرف شیطان نفسےٓ بَٹرُ نِکن مِیٹےٓ هَلداخِبیٓ، مَلَقِ نمیر مِیوٓن گارشِبیٓ۔

میٓ گیارےٓ شرمنده بان شَرُمسار بان دَمان! شیطانےٓ میر کھاٰیِ دِڈِ میٓ، حالانکه ایَسلےٓ بیٓسکرےٓ لُومَنُ اَپیٓ، ایٓس هَن پِھرَن بیٓ، شیطانےٓ نفس ایٓگسَ کوٓیبیٓ، اَمِن فِرشتان نفسےٓ خِلاف مِملےٓ بَیٓ کرےٓ یےٓ اِنیرمی بُٹَن طاقت اِچھیَس اواجیٓ، عِلم کرےٓ عبادت ڈُم فرشتار قُوّت دا شیطانر شِکست بِلاٗ، لیکن شیطان هِک شِکست ڈُم ایٓسقَرچیٓ، ایٓس طعام ڈُم پِھنُ ٹُٹ اومَنُم جُوَن بیٓ۔

کثیر الحروف لِسان بہت سی بولیوں پر حاوی ہوسکتی ہے

مقامی اہلِ دانش کے لئے یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ گلگت کے علاقہ جات اور ریاستِ ہونزا و نگر وغیرہ میں اگرچہ (جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے) شینا بُرُوشسکی، کھوار اور وخی وغیرہ مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں، لیکن اسکے باوجود ان ساری بولیوں میں چند مشترکہ خصوصیّتیں بھی پائی جاتی ہیں، جن میں سے ایک تو انکے حروفِ تہجی یا ابتدائی لہجوں کی زیادتی ہے، جو اردو جیسی کثیر اللّہجہ لسان کے حروفِ تہجی ان لہجوں کے پوری طرح سے ہم آواز نہیں ہوسکتے ہیں، مثال کے طور پر گلگت کی بولی کا نام اردو حروف میں لکھا جاتا ہے: ''شِنا'' لیکن یہ لفظ اصلی آواز ظاہر نہیں کرسکتا ہے، کیونکہ اس نام کا پہلا حرف ''ش'' اصلی حرف کے عدم وجود کے باعث اِس کی قریبی آواز کے لئے ہے۔

دوسری خصوصیّت مذکورہ بولیوں میں ان کے حروفِ علّت کا جداگانہ طریقہ ہے، جو اردو میں موجود نہیں، اسکی ایک مثال شینا زبان میں: بوکوم تھے (جا کام کر) یہ فقرہ بھی موجودہ صورت میں اہلِ زبان کا صحیح تلفّظ نہیں دے سکتا ہے، ازانکہ اصلی حالت میں اِس فقرے کے دونوں ''واؤ'' اور ''ے'' کی آواز اپنی حرکت مجہولی میں مقصورہ ہونی چاہئے، فی الجملہ ایسی بہت سی مثالیں شینا، بُرُوشسکی، کُھوار اور وخی وغیرہ گلگت کی زبانوں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہیں۔ ان زبانوں کے رسم الخط کی یکساں ضروریات کے پیشِ نظر اردو حروفِ تہجی ہی سے چند حروف صحیح و علّت کا نقاط و علامات سے تقرّر کرنا خالی از فائدہ نہیں ہوسکتا، ضروری حروف کے تعین کے بعد اردو رسم الخط میں اِن زبانوں کی نوشت و خواند سہل العمل اور مفید ترین طریقہ ثابت ہوسکتا تھا۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بنابرین میں نے تیئس ۲۳ سالہ برُوشسکی سُخن طرازی کے تجزیہ وتجربہ کے بعد بطریقِ مذکور اردو رسم الخط کو اپنایا اور اس میں اپنے اشعار کی ایک کتاب ''نغمۂ اسرافیل'' کو چھپوایا جسے تعلیم یافتہ طبقہ کے علاوہ اردو حروف شناس چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں بھی بڑی آسانی اور خوشی سے پڑھ سکتے ہیں۔

علم السنہ کے ماہرین اِس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ جن اہلِ زبان کے حروفِ تہجی یا ابتدائی آوازیں زیادہ ہوں، وہ کسی بھی زبان کو اس کے صحیح تلفظ کے ساتھ آسانی سے سیکھ اور بول سکتے ہیں، اور جن اہلِ زبان کے حروفِ تہجی نسبۃً کم ہوں وہ کسی کثیر الحروف زبان کو اس کے درست لہجہ کے ساتھ آسانی سے سیکھ اور بول نہیں سکتے ہیں، مثلاً اہلِ عرب فارسی کے حروفِ خالص (پ، چ، گ، ے) مشمول الفاظ صحیح تلفظ کے ساتھ بول نہیں سکتے ہیں، اسی طرح اہلِ فارس اردو کے خالص حروف (ٹ، ڈ، ڑ، تھ، ٹھ، چھ، کھ) کے لہجوں کو بچپن میں مشق کئے بغیر صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے ہیں، ہمان گونہ اہلِ یورپ وغیرہ اردو گفتگو میں جہاں ت، خ، غ، ق، ٹھ، چھ، اور کھ جیسے حروف شامل شدہ الفاظ آجائیں وہاں انہیں ان حروف کی اصلی آواز کی دقّت پڑتی ہے اور وہ ان کے قرائن حروف سے مطلب پورا کر لیتے ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

دلائلِ متذکرہ کا نتیجہ یہ نکالا کہ عربی، فارسی، تُرکی اور انگریزی وغیرہ کی نسبت اردو ہی کثیر اللہجہ لسان مانی جاسکتی ہے، کیونکہ اس کی ابتدائی آوازیں یا حروفِ تہجی مذکورہ زبانوں کے حروف کی نسبت زیادہ ہیں، پھر یہی اردو اُن زبانوں پر حاوی ہوسکتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اہل ان ساری زبانوں پر آسانی سے حاوی ہو سکتے ہیں، گویا کسی بھی زبان کا تلفّظ ان کے لئے رکاوٹ نہیں ڈال سکتا ہے، لیکن پھر بھی اردو برُوشسکی زبان کے خالص حروف (ڇ، څ، ڎ، ݱ، ݜ، ڞ، ݣ، ݷ وغیرہ) پر حاوی نہیں ہوسکتی ہے، بلکہ برُوشسکی زبان اپنے عجیب الصّوت حروف کی زیادتی سے اردو پر حاوی ہے۔

اب ہر دانش مند یہ قیاس کرسکتا ہے کہ گلگت، ہونزا اور نگر وغیرہ کی بولیوں میں بظاہر بگاڑ بباطن اصلاح سے جو قدرتی زاید لہجے پیدا ہوئے ہیں، وہ کتنی اہمیّت رکھتے ہیں، کہ وہ دُنیا کی ہر بڑی قوم کی زبان پر حاوی ہو سکتے ہیں، اور اگر اس مُلک کی زبان کی حفاظت نہ ہوسکی تو اس مُلک والوں میں وہ ہمہ گیر لہجہ بھی نہ رہے گا، جواب ہے جس کی مدد سے وہ ہر زبان کو اہلِ زبان کے لہجے کی طرح سیکھ سکتے اور بول سکتے ہیں۔

اب بہ ضرورت تواریخ بُرُوشسکی، شاعری کے کچھ ابتدائی حالات بیان کئے جاتے ہیں، کہ بُرُوشسکی بولی یا جو کچھ بھی اسے نام دیا جائے، علاقہ جاتِ ہونزا، نگر اور یاسین میں قدرے تفاوتِ لہجہ اور تقریباً پانچ فیصد الفاظ کے تغیّر کے ساتھ بولی جاتی ہے۔ اِن علاقوں کے علاوہ گلگت کے بعض علاقہ جات: سونی کوٹ، جُٹیال، گوجرداس، دَنیور، نظیم آباد، نومَل اور مَتّم داس، نیز علاقۂ پنیال میں سِلپی (ہِلپی) اور اشکومَن کے اُن باشندوں کی مادری زبان بھی بُرُوشسکی ہے جو وہ ہُونزا سے آکر ان مقامات میں نو آباد ہوئے ہیں، اس حساب سے بُرُوشسکی بولی بولنے والوں کی تعداد ستّر ہزار کے قریب پہنچ سکتی ہے، جنکے لئے یہی رسم الخط مستعمل ہوسکتا ہے۔ یہ رسم الخط نہ صرف اُن کے لئے مفید ہے بلکہ گلگت ایجنسی کی دیگر مختلف مقامی زبانوں کی تحریر کے لئے بھی مستعمل ہوسکتا ہے۔

اپنی تعلیم کے بارے میں کسی افسوس کے بغیر یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں دُنیا کے اُن انسانوں میں سے ہوں جن کو حصولِ علم کے بیرونی ذرائع بہت ہی کم میسّر ہوتے ہیں، اسکے باوجود وہ علم جیسی عظیم دولت کی اہمیت محسوس کرتے ہوئے خود اعتمادی کے اصولوں پر کتب بینی اور تلاشِ حقیقت کی فکر و تحقیق جاری رکھتے ہیں، اور اگر خدا چاہے تو حصولِ علم اور تلاشِ حقیقت کا ایک زبردست شوق ان پر مسلّط کرتا ہے، تاکہ وہ مطالعاتی غور و فکر کے بعد علم کی کسی بامراد منزل تک پہنچ سکیں۔

میرے ذوقِ شعر گوئی کی پرورش اُس وقت سے شروع ہوئی جب میں

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سنِ شعور کے آغاز کے ساتھ ساتھ اپنی اُن روحانی مجالس میں شامل ہونے لگا، جن میں حمد، نعت اور منقبت پر مشتمل بزرگانِ دین کی نظمیں خوش الحانی اور خاص طریقے سے پڑھی جاتی تھیں۔ جذبۂ اعتماد، خلوصِ محبّت اور فنائے عشق کی مُنتظرانہ آداب کی بجا آوری کے بعد ان میں کوئی نہ کوئی ایسی مجلس بھی ہوسکتی ہے جو روحانی طور پر دل خوش کُن اور وجد آور ثابت ہوسکے، صوفیانہ طرز کی ایسی مجلس حقیقی عشق کی حرارت سے نیک اخلاق اور متواضع دینداروں کی دلوں کو ہر بار پگھلا کر ایک نئی اور پُر لذّت زندگی بخشتی ہے۔

ان مقدّس مجالس سے جو کچھ مجھے فیض حاصل ہوا، اُس سے دینی بزرگوں کی منظومہ کتابوں کے مطالعہ میں مجھے جذباتی مدد ملتی رہی، اور اس قسم کے مطالعہ سے مجھ میں وہ خود اعتمادی پیدا ہوئی کہ جس سے میں نے بُروشسکی اور فارسی میں مَشقِ سخَن کا آغاز کیا، جس سے مجھے بیحد لطف حاصل ہونے لگا۔ ایسے مشقیہ اشعار کا کوئی خاص ریکارڈ میرے پاس موجود نہ رہ سکا، اور افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ مشق کے بعد کے میرے ابتدائی اشعار کا ایک مجموعہ یارقند (علاقہ چین تُرکستان) میں قیام کے دوران ضایع ہوگیا، لیکن پھر بھی شکر کا مقام ہے کہ ان میں سے جتنے اشعار قبلاً ہونزا کے چند قصیدہ گو اصحاب تک پہنچے تھے وہ اُن کے حفظ سے مجھے دوبارہ حاصل ہوئے۔

یہ ۱۹۳۹ء کا موسمِ سرما تھا جبکہ میں نے سب سے اوّلین بُروشسکی قصیدہ تیار کرلیا، جسکا آغاز اسی طرح ہوتا ہے:

حاضِر اِمامےَ عِشقےَ پُھوَن جا اَسَر بَلی

حاضر امام جاَ گالےَ مَلیَم جا اَسَر مِلی

یعنی حاضر امام کی ایک آتَشِ عشق میرے دل میں سُلگ جانے لگی، حاضر امام ہی میرے زخمِ دل کا مرہم اور دوا ہے۔

اس قصیدے کو چند خوش آواز معتقدوں نے مجلس میں حفظاً پڑھا جس سے مجھے اور اہلِ مجلس کو ایک نئی قسم کی خوشی محسوس ہوئی اور میں تب سے بوقتِ فرصت نظم آرائی میں لگا رہا۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سرچشمۂ علم و ادب شُہرۂ آفاق
جامِعہ کراچی کی ادبی سرپرستی کا شکریّہ!
ایک آزاد بُرُوشسکی نظم

ذاتِ خدا یَکلُ ڈُم کھوَت بے اکھیَس رَحمتَن
جامِعۂ کراچی میر اوَدِکھرَس نِعمَتَن

جامعۂ کراچی میر تازہ جَھانَن بِلاٰ
چشمِ بصیرت پُھٹ اے عَقلے نِشانَن بَلاٰ

رَبِّ تَعالیٰ کرم! علم و ادب بُٹ اُیَمُ!
اَلتوَ جَھانِگ سِقَم! شُکروَ مَنِس یا خدا!

علم و ادبے صاحِبان، فضل و ہُنرے کامِلان!
اُیون کرے اُیون دوستان! شُکروَ مَنِس یا خدا!

جامِعَہ کُڈ نامدار، اسپِ قلَمے شَہسَوار
علم و ادبے تاجدار شُکروَ مَنِس یا خدا!

جامِعَہ آبِ حیات مَعَلِّمین اُیون باغبان
شگِرشوَ ڞا سِقَمُ بَسیگ شُکروَ مَنِس یا خدا!

تازہ گلابے نَس اُیَمُ، دوستیے تھوَملے تَھس اُیم
قَلَمُ گیوَ شان کرے ہَسَ اُیَمُ شُکروَ مَنِس یا خدا!

یَرَموَ ہوَئیلترڈ نصیرؔ! جامِعہ گُمنا بیَیَمُ؟
تِک نُماَ سیَن تِل اَکول شُکروَ مَنِس یا خدا!

اَلتمبوَ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

فرھنگِ الفاظ

یَکلُ ڈُم =اُس کی طرف سے۔ کھوت = یہ۔ بیرے = کیا۔ اکھیٹس = عجیب۔ اوَدِ کِھرَس = کم نہ ہونے والی۔ سِقَم =سبز=آباد۔ اُیون کرے اُیون = سب کے سب۔ شُکروَ مَنسَ =شکر ہو۔ جامِعَہ کُڈ = جامِعہ والے۔ اسپ = گھوڑا۔ شگِرِشوَ =شاگردان۔ ضاسِقَمُ بَسیکَث = سدابہار باغات۔ تھوَمَل = دُھونی۔ تَھس = دُھواں۔ ہَس = مرتبہ۔ قَلَمُ گیوَ = اھلِ قلم۔ یَرُموَ ہُوئیلترَڈ = پہلے کا چوپان۔

ترجمہ: ذاتِ خدا کی طرف سے ہم پر یہ کیسی عجیب رحمت ہوئی کہ جامِعہَ کراچی کی نزدیکی اور ادبی سرپرستی کی لازوال نعمت ہمیں نصیب ہوئی۔ جامِعہَ کراچی ہمارے لئے ایک جدید کائنات ہے۔ ساتھیو! چشمِ دل سے دیکھو اس امر میں اللہ کا ایک معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے علم و ادب بے حد شیریں ہیں، ان سے فیضیاب ہونے والوں کی دنیا و آخرت آباد ہو جاتی ہیں، یا اللہ ہمیں توفیق عطا فرما تا کہ ہم تیرا شکر کریں۔ اِس وسیلے سے علم و ادب اور فضل و کامل والے تمام حضرات کی دوستی کی سعادت ہم کو نصیب ہوئی، خدایا اس نعمت پر ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ جامِعہ والے تمام صاحِبان نامور و نامدار ہیں، وہ رَخشِ قلم کے میدان کے شہسوار ہیں۔ اور علم و ادب کے تاجدار = بادشاہ ہیں۔ خدایا ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ جامعہ گویا سرچشمہَ آبِ حیات ہے، شاگرد سب اس معنیٰ میں سدا بہار باغات ہیں کہ اَساتذہَ کرام اُن کی آبیاری کرتے رہتے ہیں۔ جب گلابِ نَو شگفتہ ہو، تو اس کی خوشبو مثالی ہوتی ہے، جہاں دوستی کی دوھنی اور

اپنے ماضی کی دوھنی بناتے ہیں تو اس کا دُھواں بھی شیریں ہوتا ہے، اھلِ قلم کی شان و مرتبت لذیذ ہوتی ہے، یا اللہ تیرا شکر ہے۔

زمانۂ قدیم کا چوپان نصیر! میں کیا جانوں کہ تُو جامِعہ ہو گیا ہے۔ خاک بن کر کہا کر "یا خدا تیرا شکر ہے"۔

بوسٹن امریکہ

۱۶ جون ۲۰۰۴ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بہارِ وطن اور اپنے والدِ خلیفہ حُبِّ علی کے باغات کی یاد میں

ایک آزاد نظم

شِنیٔ بہار دِیمیٔ سیِیَن بیلَٹۓ لۓ آس! مَیوٗن اَقَرِسؒ خا؟
سَیُلَرُ کرۓ نِیَسُ بے اوٗسوٗناٗ جوٗکؕ دُخَرِسؒ خا
اَسُقُرِکڑۓ بَسیِکؕ دیغَشیٔ ہِک موٗق مَنۓ جانان!
بُٹ ژَگاٗ بِلَاٗ ناٗ دا مِیرَرُ تھوٗسؒ دُخَرِسؒ خا
گِنڈُوَر دُخَرُ خاآپ کرۓ مَنی اوٗشوٗ اَتُومَنُ!
حَایہا لۓ اُیَمُ ناس! نِماٗنا؟ اوٗشوٗ اَخُسؒ خا!
دَلتَشکوٗ بَسیِکؕ نَقُل نُھیِرٗ بَلَن مَیابا
اُمُلُم لۓ اِکے سَیُل قِیامَتۓ گوٗن دُوَرِسؒ خا!
می جوٗکؕ دُخَرُم کھینۓ گُل افشانی اکھیِسؒ نا!
ایٗک شَلیٔ توٗمۓ اَشپُریَکڑۓ طوفانیٔ اَکھیِسؒ نا!
می وَطنۓ بَسیِکؕ ڞِیوٗ مَیوٗیُوۓ حَمدِ خدا غَرُ
ساآسَن بِڈاٗ کُلیٔ بَسیِکؕ مگر حمدِ خدا یَرُ
اوٗہیِرلۓ نصیر بَسکڑۓ گنۓ غَم کرۓ زُپُسؒ یاٗ
فِردَوسۓ شوٗقُم باغُ لوٗ باغات اپیٔ اوسَن

بوسٹن امریکہ
۶ جولائی ۲۰۰۳ء
تُرماٗ بَن

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ترجمہ "بہارِ وطن"

اے دل ہم یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ موسمِ بہار آچکا ہے، جب تک خوش الحانی مَیوٗن=ORIOLE= اوریول کی نغمہ سَرائی کو نہیں سُنتے ہیں۔ ہمارے دوستوں کو آگاہ کرنا کہ وہ سَیر کے پروگرام کو مُلتوی کریں تا آنکہ خوبانی کے درخت کھِل جائیں۔

اب باغ و گلشن مُسکرانے پر تُلے ہیں، اے جانان تم بھی تو ایک بار مُسکرا دو، کیونکہ آئندہ سال پھول کھِل جائیں گے اس کے لئے کافی دیر ہے۔

درختِ سَنجد میں پھول آگئے تھے، اور وہ مُرجھا کر ختم بھی ہو گئے، ہمیں جن عزیز مہمانوں کا شدت سے انتظار تھا، وہ تو نہیں آئے۔ اے دریغا اے گُلِ سَجد کی بھینی بھینی خوشبُو تو پرواز کر گئی ہمارے عزیز مہمان کے آنے سے قبل۔

خوبصورت باغات کی یاد مجھے ایک درد کی طرح ستاتی ہے جس سے میں روتا اور لوٹتا ہوں۔ میرے لئے اب صُبحِ قیامت تک ان باغوں میں چہل قدمی ممکن نہیں۔

ہمارے درختانِ زردآلو کا جشنِ گُل افشانی بڑا عجیب ہے! وہ میوہ دار درختوں کے پھولوں کی پنکھڑیوں کی بارش بڑی عجیب ہے!

ہمارے وطن کے باغوں میں پرندے حمدِ خدا کے گیت گاتے ہیں۔ اگرچہ باغات ہزاروں ہو سکتے ہیں، لیکن اللہ کی حمد ہر چیز سے مُقدّم ہے۔

اے نصیر تم باغات کے لئے روتے ہو کیوں، کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ باغِ فردَوس میں دُنیا کے تمام باغات نہیں ہوں گے کیوں نہیں؟

بوسٹن امریکہ

۶ جولائی ۲۰۰۳ء

تُرماٗ التوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

"نظم"

اِچھرُ اُیَمُ دَلتَس مَیوٚن GOLDEN ORIOLE

۱ پِیچاٗ پِیچَوُ پِیچاٗ پِیچَوُ دُکوماٗلےٚ دَلتَسُ مَیون!
اُن ژُوَسُ ڈُمُ اُنےٚ گُچَھرُ ڈُمُ بُٹ اَیَشُ بان سِسُ مِیون

۲ اُن سحر خیز اُن شَکر ریز اُنےٚ گُچَھرُ بِلاٗ رُسُتَخیز
اُن یَقیناً شِیُوےٚ تَھم با اُنےٚ کُیوچ بِیےٚ شِیوٚ اُیون

۳ اُنےٚ اُیَمُ آواز گَیَرُ دِیبَمُ سِسَنُ ٹِیپَن نُکَنُ
اِنےٚ اَسِیرَرُ رَیُ بِلُم دا اُنےٚ دُوَلَسَر بُٹ نِگون

۴ اُن بِہِشُتُم با عجب نا بُکُ لوٚ باجان چَپ نےٚ نوس!
نغمہ خوانِیےٚ بادشا با تُھمِشوٚ شِیوٚ اُنےٚ کا بےٚ موٚن!

۵ بسِیےٚ مَیوٚیوٚ باغےٚ جی بِئِیَن دُوا سلام اور مَنِسٚ!
ہِیَنشوٚ سِسےٚ جوٚر مُڈم حقیقیٚ مَیوٚیوٚ اوغَرون

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بوسٹن امریکہ

۱۰ جولائی ۲۰۰۳ء

ترماُ اسکوٚ

ترجمۂ نظم ''دَلتَس مَیوٗن''

۱۔ اِبتداءً مَیوٗن کی آواز کی نقل کی گئی ہے یہ اِشاراتی زبان ہے، کبھی اس کی وضاحت ہوسکتی ہے۔اس کے بعد ''خوش آمدید ہے'' کہتا ہے: اے خوبصورت پرندہ: '' مَیوٗن! خوش آمدید!'' تیری تشریف آوری اور تیری سحر انگیز خوش اَلحانی سے ہم سب لوگ بیحد شادمان ہیں۔

۲۔ کیونکہ تو وہ پاکیزہ معجزانہ پرندہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کے داوٗدی گیت گانے کے لئے بہت سویرے سویرے جاگا کرتا ہے، اور تیرے بہشتی نغمات سے سماعی شکر ریزی ہوتی رہتی ہے۔ تیری بے مثال خوش الحانی عاشقوں کے لئے درپردہ ایک قیامت ہے۔ تو یقیناً تمام گانے والے پرندوں کا بادشاہ ہے اور وہ خوبصورت پرندے سب کے سب تیری رعیّت ہیں۔

۳۔ میں نے قرآنِ حکیم کی حکمت میں یہ اشارہ دیکھا ہے کہ پہاڑوں کی گُونج اور پرندوں کی خوش الحانی میں حضرتِ داوٗدؑ کی تِلاوتِ زبور کی ہمنوائی کا کوئی راز پُوشیدہ ہے، نیز قرآنِ پاک میں یہ اِرشاد بھی ہے کہ اللہ کی حمد کی تسبیح سے کوئی چیز خالی نہیں، لہٰذا اے خوش الحان مَیوٗن! میں نے جانان نامی ایک دوست کو بھیجا تا کہ وہ تیری شیریں رسیلی آواز کو ریکارڈ کرے لیکن تُو ایک باغ سے دوسرے باغ پرواز کرتا جاتا تھا۔

۴۔ تو دراصل بہشت سے آیا ہے، اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ تُو نے اپنے نازک حلق میں ایک سازِ دِل نواز چھپا رکھا ہے! تُو تو نغمہ خوانی کا بادشاہ ہے، دوسرے پرندوں کی تیرے ساتھ کیا ہم سری اور برابری ہوسکتی ہے۔

۵۔ باغ کے مَیوِیو باغ کی جان اوراس کی رونق ہیں، ان کو ہم سب کی طرف سے دعا اور سلام ہو! صاحبانِ عقل بہت پہلے ہی سے حقیقی مَیوِیو کے عارِفانہ نغمات کو سُنتے آئے ہیں اور یہی اصل حقیقت اور آخری مقصد ہے۔

ہوسٹن امریکہ
۱۰ جولائی ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

زبان کا فلسفہ اور قصّہ

آفتاب کی نسبت سے جو پھل وغیرہ کچّا ہو اُس کو جَچِو کہتے ہیں۔ آگ کی نسبت سے جو کھانا وغیرہ کچّا ہو اُس کو دَغُوِیُ = دَغُیُ کہتے ہیں۔ دعائیہ جُملہ: عُمر دراز ہو! کا لفظی ترجمہ: عُمر غُسَنُم مَنِش ! غلط تو نہیں ہے، لیکن غُسَنُم سانپ کو بھی کہتے ہیں، لہٰذا قدیم دانا لوگوں نے عُمر غُسانُم مَنِش کہا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ غُسَنُم اور غُسانُم میں نمایاں فرق ہے، الف پر مدّ ہو تو ممکن ہے ورنہ اس پر کوئی علامت نہیں ہے۔

لفظِ شکر ہمارے ہاں شاید فارسی سے آیا ہے، اور بُروشو قوم نے اِس سے خوب فائدہ اُٹھایا اور ان کے بہت قدیم داناؤں نے ایک دانشمندانہ کہاوت بنائی: اگر لوگوں کو دینے کے لئے جیب میں شکر نہیں ہے تو کیا زبان میں بھی شکر نہیں ہے؟ چِمدَوُ لوٗ شَکِر اَپِیٖ کرِے بِرِے گُنخَچِیٖ کرِے شَکر اَپِیا؟ چنانچہ یہ لوگ اپنی اَخلاقی گفتگو میں لفظِ شکر کو بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں مثلاً شَکر مَما، شَکر اَپِا، شَکر کا کوٗ، اسکی لسٹ بہت طویل ہوگی۔ یہ لوگ بحیثیتِ مجموعی بہت شرمانے والے ہیں: قرآنِ حکیم اور شرعِ شریف میں عورت کی ماہواری کا لفظ حَیض ہے، ان لوگوں نے اِس کے چند حجابانہ = پردہ دار نام مقرر کئے ہیں وہاں ہوشمند بُروشو خواتین سے پوچھیں تاکہ رفتہ رفتہ مقامی احساس بیدار ہو جائے، اس کے حجابانہ نام پانچ سے کم نہیں۔ اُس کا دِل = ایئس، اِسی سے مُشتق ہے: ایئس ہِر، ایئس گُس، یُو ایئس = یُوس (بیوی)، ایئس تِھن = ایستِک۔ موجودہ وقت میں یہ الفاظ بدل گئے ہیں، پھر بھی یہ اندازہ درست ہے کہ ان کا مادّہ ایئس ہے، جو محبت کا مرکز ہے۔

ایک پُرتاویل خواب

taaríiqh 22 Apréel 2004, biréspate gunċ ċhórdimo hunṭí ġarúm khéene oólji ċháre gánanu lo híkum sísik uyeéśdbaa. han matuúm gúuro húkan teélum ayákalne gáarśume żúçibi, je ar náman qiw ećabáa, mágar es iċhár ke ayétumaṭe ápatulo ċaṭ diyéćibi, daa ġáẏum áqat yáartali yáṭis díċun ćáġa ećibi ki.

"núure damán yeén-abaa" "kiśti díċas yeéċa-baa nusé ćup ećibi. jaa séyabaa daá sen, daá sen ése séybi ki "jé húkan baa, tée = ta = táta = tatáy".

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ : S-M شاہین خان حضرتِ قائمؒ ۔ کے ارضی فرشتوں میں سے ہیں لہٰذا ان کا یہ خواب غیر معمولی اور پُراز تاویل ہے ساتھ ہی ساتھ وہ خوبصورت رومن بُروشسکی میں ہے لہٰذا اسے جواہر پارے میں شامل کیا جائے۔

کراچی

جمعہ، ۲۳ اپریل ۲۰۰۴ء

ترُماَ تھلوَ

شہزادۂ شیر قلم
جناب راجہ ریاض احمد خان صاحب

آپ کی یہ کتاب ایک عظیم کارنامہ ہے لھٰذا آپ کا یہ اَن مِٹ کارنامہ آپ کو اور آپ کے اہلِ وطن کو ہزار بار مُبارک ہو! ہم کو اچھی طرح سے اپنے علاقے کی روایات معلوم ہیں کہ کسی عزیز و معتبر شخص کے نام کو یادگار اور زندہ رکھنے کے لیے طرح طرح کے طریقے اختیار کرتے تھے، لیکن آپ نے آج ہمارے بہت ہی عزیز علاقے کی بے شمار چیزوں کو محض جذبۂ لِلّٰھِیّت ہی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا ہے اس سے ایسا لگتا ہے کہ آپ کے پاکیزہ دل و دماغ اور مُبارک قلم سے اللہ تعالیٰ نے ایک چشمۂ آبِ حیات بہا دیا ہے لھٰذا میرے دل نے جذباتی ہو کر کہا ''شہزادۂ شیر قلم،، تو میں نے لکھ دیا۔

''شیر قلم،، قلمی بہادری کے معنیٰ میں ہے۔

کراچی

جمعہ، ۱۶ اپریل ۲۰۰۴ء

ترماآلتمبوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۱)

تَھم = امیر = راجا = راع، تَھموٗ (جمع)، تَھمُکُس = راج = تھیکُشس۔

کُیو چ = رعیت = رعایا۔ تَھاکُ = محل = باَیپَس۔

غیِنس = رانی، غیَنَنڈ = رانیاں۔

کاڈس پُور = گوٗشپُوٗر = شاہ زادہ۔ گس = شاہ زادی، گُشُو (جمع)۔

بَباَ = باپ، بَباَ (ندائیہ)، زِزِی، زِزِیَ (ندائیہ)، بَپوٗ = دادا، بَپوٗ! (ندائیہ)۔

گآس! اے شہزادی! (ندائیہ)، تھام! = واتھآم! (ندائیہ)۔

نَنے = ماموں، چچا، ننے! = وا ننے (ندائیہ)، کَکاَ = بھائی کَکآ (ندائیہ)، کاکی، کاکیَ! (ندائیہ)۔

وَزِرُ = وزِیر، وَزِیرتِکُ (جمع) وَزِیر! (ندائیہ)، وزِرکُڈ = وزِیر خاندان۔

راجا سے خطاب: نذیر! (حضور!)۔

تَھمرے مَرکاَ = دربارِ شاہی۔ فارسی میں ستم کو اَستم بھی کہتے ہیں۔ لیکن بُرُوشسکی میں اَستم فیصلہ اور عدالت کرنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کہتے تھے: گوین تَھمَلرے اَستَمَر نِچَن = چلو ہم راجا کے پاس اَستم (فیصلہ) کے لیے جاتے ہیں۔

یہ لوگ لفظِ اکابر واحد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جمع کے لیے جمع الجمع بناتے ہیں جیسے کہتے ہیں: تَھموٗ اکابِرتِکُ، یہ جمع الجمع ہے۔

اسی قومی عادت کے مطابق نصیرالدّین نے اپنے نعتیہ کلام میں کہا:

تُرماَ بُنچوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

پَیغمبران تِکنِے پیشوا، پیغمبران جمع ہے تِکَ علامتِ جمع ہے۔
اور یہ لوگ یاران (جمع) کو یَران بنا کر واحد کے لیے استعمال کرتے ہیں اور ہمراہ کو اَمرو کہتے ہیں۔

کراچی

۱۹ جون ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۲)

تَھم ہاٰ دِذَس اصل لفظ بالکل اسی طرح سے ہے اس کے معنی ہیں کسی مُعزّز شخص یا عِزّت چاہنے والے شخص کے گھر میں بادشاہ کے لیے دعوت کا اہتمام کرنا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے اس شاہانہ دعوت کا عظیم الشّان منظر دیکھا ہے اور بعض چیزیں بیان کرسکتا ہوں۔ میں شاید اُس زمانے میں سات یا آٹھ سال کا لڑکا تھا جب مجھے یہ خبر ملی کہ دادو مرزا بیگ کے گھر بادشاہ میر محمّد نظیم خان تشریف لانے والے ہیں۔ تو تماشا دیکھنے کے لیے گیا۔ وہاں لوگوں کا بہت بڑا اجتماع تھا لوگ بلند جگہوں پر چڑھ کر بلتِت محل اور راستے کی طرف دیکھ رہے تھے دیسی بینڈ، جس میں بہترین سُــرنــاٰی = شہنائی، شاہی ڈھول، اور شاہی دَمَامہ = نقارہ ہوتا ہے، تین ماہر سازندے چشمِ براہ تھے اِتنے میں اُن کو پتا چلا کہ میر قریۂ بلتِت سے قریۂ حیدر آباد میں داخل ہوگیا ہے تو سازندوں نے شاہانہ استقبالیہ دُھنوں کو اِس طرح بجانا شروع کیا کہ حاضرینِ اجتماع رونے لگے۔ میں اپنی کم عمری کی وجہ سے کچھ نہیں سمجھتا تھا۔ عرصۂ دراز کے بعد مجھ پر یہ راز کُھل گیا کہ یہ ان کی روایتی موسیقی کی مستی تھی۔

اس جہاں کی ہر چیز خدا کے خزانوں سے آئی ہے (۲۱:۱۵) ہر سانپ یا وہ سانپ جس کی ریاضت ہو ہر اونٹ یا وہ جس کی عادت ہو موسیقی سے کیوں مست ہو جاتا ہے؟ اس پر غور کرنا اِنسان کا کام ہے یا حیوان کا؟ جن حُکَماء نے موسیقی سے علاج کا طریقہ دریافت کیا ہے میں ان کے مدّاحوں میں سے ہوں۔

الغرض بادشاہ آکر کُرسی نشین ہوا اور سب سے پہلے مرزا بیگ کو جو بہت بڑا

انعام دیا گیا وہ یہ تھا کہ میرزا بیگ کے رقص کے لیے بجاؤ۔ اللہ! اللہ! سارے جہان کی شادمانی اور خوشی میرزا بیگ اور اس کے بیٹوں میں کیونکر جمع ہوگئی! ہونزا کے زمانۂ غریبی پر ایک حیرت انگیز کتاب ہو سکتی ہے۔

جب میر محمد نظیم خان مرحوم دادو میرزا بیگ کے وہاں تشریف فرما ہوا تو میں نے وہاں دیکھا سُرخ الوان کے کپڑے کا ایک بڑا تھان دور تک بطورِ پائے انداز (پَرِنداس) بچھایا گیا تھا اُس بُزرگ حاکم نے کہیں بھی پرنداس پر قدم نہ رکھا بلکہ کنارے کنارے زمین پر چلتے کُرسی پر آ گئے۔

کراچی
۱۹ جون ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۳)

تَھم = راجا، تَھموٗ (جمع)، غیٖس = رانی، غیٖنَنڈ (جمع)۔

گشپُور = گُشپُر (شاہزادہ)، گشپُردَروٗ (جمع)۔

گس = شاہزادی، گشو (جمع)۔ بَبا = والد، زِزی = والدہ۔

بَپوٗ = دادا۔ نَنِے = ماموں = چچا۔ کَکا = بھائی، کاکی = بہن۔

بَپوٗ = دادی۔ تَھاکَ = محل = تَھمکُس = تھیکُش = راج۔

کُیوچ = رعایا۔

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۴)

تَھموٗ کا اُوٗشَم مَناس = شاہی خاندان کے ساتھ رَضاعَت = دودھ پلانے کا رشتہ بنانا۔

زمانۂ قدیم کا یہ دستور تھا کہ جب بھی تَھم کا کوئی فرزند پیدا ہوا تو اس کی رَضاعَت اور پرورش کے لیے صفِ اوّل میں سے کوئی خاندان سبقت کرتا تھا اس خدمت کا نام ''تَھموٗ کا اُوٗشَم مَناس'' یعنی بادشاہ کے ساتھ دودھ پلاکر رشتہ قائم کرنا تھا۔ اس خدمت پر رَضاعی باپ کو جو زمین عطا ہوتی تھی اُس کو اُوشَکیٔ کہتے تھے، علاوہ ازیں کوئی عہدہ بھی دیا جاتا تھا اور عوام میں عِزّت بھی تھی۔ میں نے بتایا کہ شاہی خاندان کو تَھمکُڈ نہیں کہتے ہیں، مگر اَیشُ تَھم کہتے ہیں۔ کبھی میر صاحب کو تعریفی انداز میں اَیشوٗ کہا جاتا تھا چُنانچہ تَھمکُڈ اور اَیشوٗ کہلانے کا ایک تاریخی پس منظر ہے۔ شاید تاریخِ عہدِ عتیق ہونزا میں جو حاجی قدرتُ اللہ بیگ مرحوم کی کتاب ہے۔

میری ایک کتاب آئینۂ جمال کے نام سے ہے، میرے نزدیک ''شاہی بُرُوٗشَسکیٔ'' کی اِصطلاح ایک قدرتی انکشاف ہے۔ اس سے بُروشسکی زبان کی ریسرچ میں بڑی مدد ملے گی، جس حکمران خاندان نے تقریباً سات سَو سال تک بُروشسکی میں حکومت کی ہو تو اس کی بہت سی چیزیں اِس زبان میں ہو سکتی ہیں۔

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

اَلتروَلتوٗ

شاہی بُرُوشسکی (۵)

ماضی میں جب شاہی دربار لوگوں سے بھرا ہوا تھا، اُس وقت کسی شخص نے یہ سوال کیا: تھَم زورا ٗ بے گِیاس زور؟ = بادشاہ زور آور ہوتا ہے یا طِفل؟ سب نے کہا کہ بادشاہ کا حکم غالب ہے لٰھذا بادشاہ زور آور ہے، مگر وزیر یٹک نے کہا کہ میں اس کی عقلی مثال دیکھنا چاہتا ہوں۔ پھر کہا کہ تم میں سے ایک کچھ دیر کے لیے فرضی بادشاہ ہو جاوَ میں گِیاس (طِفل) ہوتا ہوں، پھر فرضی بادشاہ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے حکم دیا کہ اس کو قید کردو چنانچہ اس کو باہر لے جا کر فرضی رپورٹ دی گئی کہ اس شخص کو غُــل = غُــن میں قید کیا گیا۔ پھر دوسرے شخص کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے حکم دیا کہ اس کو لے جاوَ اور جلاّد سے کہو کہ اس کے سر کو قلم کردے، اس کو باہر لے جا کر فرضی رپورٹ لائی گئی کہ اس کو قتل کیا گیا۔ اب طِفل کی باری آئی تو وزیر یٹک نے کہا مجھے گلاس میں کچھ دودھ دو، فوراً دودھ اس کے سامنے رکھ دیا، اس نے کہا مجھ پانی چاہیے تو پانی حاضر کیا اس نے کہا میں دونوں کو ملا کر پیتا ہوں اس پر دونوں کو ملایا گیا پھر فرضی طور پر ایں ایں کر کے رویا اور کہا ان دونوں کو یعنی دودھ اور پانی کو الگ الگ کر دو، دربار قہقہوں سے گونج اُٹھا اور اُس روز سے یہ کہاوت مشہور ہوگئی: تھَم زورا ٗ بے گِیاس زور؟

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

اَلتَر جُندو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۶)

گِر کِچوؔ = گِر کِس = چوہا (گِر کِچوؔ، جمع)

مشہور کہاوت ہے: گِر کِچوئے چُھمَرِکْ شیِچِئیِن سیَنا ٹِرے بَتِحَک اُمَنشوؔ تَھموؔ، ترجمہ: تَھموؔ وہ سادہ لوگ ہیں جن سے جب کہا گیا تھا کہ لوہے کو چوہوں نے کھا لیا ہے تو انہوں نے اِس بات پر یقین کر لیا تھا۔ اِس کہاوت کا پس منظر یُوں بیان کرتے تھے کہ زمانۂ قدیم میں بادشاہ کے گودام میں کچھ لوہا رکھا ہُوا تھا۔ ملازِم نے کچھ وقت کے بعد اس کو چُرا لیا، ایک عرصے کے بعد بادشاہ کیا دیکھتا ہے کہ وہ لوہا موجود نہ تھا پوچھنے پر ملازِم نے کہا نذیر اَمَنُوم! یہاں دن رات چُوہے بڑے کثرت سے آتے ہیں اور ہر چیز کو کھا جاتے ہیں اِسی طرح لوہے کو بھی چُوہے کھا گئے پس تَھم نے باور کیا اور کہاوت بن گئی۔

میر محمّد جمال خان کے زمانے میں چین کا کوئی بڑا وزیر ہونزا آیا تھا۔ اس کا استقبال بلتِت پولو گراونڈ میں ہو رہا تھا اِجتماع میں خواتین بھی بڑی کثرت سے موجود تھیں انہوں نے میر صاحب کو اور مہمان وزیر کو روایتی طور پر ہاتھ گُھمانا شروع کر دیا۔ چین کے وزیر نے میر صاحب سے پوچھا یہ کیا کر رہی ہیں، جمال خان نے کہا یہ آپ کی سلامی ہے، وزیر نے پوچھا اس کا جواب کس طرح دوں؟ میر نے کہا تم بھی اسی طرح کرو پس مہمان وزیر نے بھی جواباً ہاتھ گُھمانا شروع کیا اس پر اس عظیم اجتماع کا قہقہہ گونج اُٹھا کیونکہ ہاتھ گُھمانے کی روایت صرف خواتین ہی کے لیے مخصوص ہے۔

کراچی

۲۰ جون ۲۰۰۳ء

اَلتَر مِشندوؔ

شاہی بُرُوشسکی (۷)

تاج تخت، کان یُوَرت = کنجُود = ہونزا، خانِ کَنُجُود = میر آف ہونزا۔

امیرِ ہونزا = میر آف ہونزا، تَھم = حاکِم = راجا۔

محل = تھاکَث ، ہِکَث + بَل + دَر = ہِکَثبَلدَر = ہِمَلتَر گوءم = گوءمالیءِ گــوءم کادربان۔ قدیم شاہی محل اندرونی اور بیرونی خطرات کے پیشِ نظر علاقے کے تمام قلعوں سے بہت زیادہ مضبوط اور محکم قلعہ ہوتا تھا، اِس کا بیرونی دروازہ ہِکَث بَلُ دَرُ کہلاتا تھا، اِس تاریخی نام کوزمانۂ بعد کے لوگوں نے بگاڑ کر ہِــمَـلتَر کہا ہے، الغرض زمانۂ ماضی میں ہِکَث + بَل + دَر = ہِکَثبَلدَر وہ زبردست مضبوط دروازہ ہوتا تھا جس کو اندر کی طرف سے دو طریقوں سے بند کیا جاتا تھا، ایک یہ کہ دروازے کی چوڑائی میں بڑی محکم دَر کُــس لگاتے تھے اس کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے وزنی پتھروں کی ایک پست پُشتی دیوار دروازے سے ملا کر زمین پر بناتے تھے، اب ایسے سخت محکم ہِکَثبَلدَر سے کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا تھا، جب تک اس کو اندر سے نہ کھول دیا جائے، دوسرا دروازہ اوپر محل میں جانے کے لئے سیڑھیوں = گـــلِکَث کے آخر میں ہوتا تھا یہ بہت بڑا مضبوط گول ڈھکنا ہوتا تھا جس کو ایک طاقتور جوان بند کرتا اور کھولتا تھا، اس شخص کو گوءمــالیءِ کہتے تھے، شاید گوءم کا لفظ گُنبد سے ہو(؟)

یوسٹن امریکہ

۲۸ جون ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شاہی بُرُوشسکی (۸)

چینی تُرکستان کے لوگوں کو شروع شروع میں یہ گُمان ہُوا تھا کہ ہونزا میں بہت سی کانیں ہیں، لھٰذا انہوں نے اِس علاقے کو کان یُوَرت کہا، یعنی وہ مُلک جس میں بہت سی کانیں ہوں۔ ان کا دیا ہُوا نام بعد میں کنجود ہوگیا، اور حاکمِ ہونزا خانِ کنجود کہلانے لگا، اُس زمانے چین کا بادشاہ خانِ اعظم کہلاتا تھا، اور میر محمّد نظیم خان کے زمانے تک یہ روایت بہت مشہور تھی کہ ہونزا کے ابتدائی لوگ چین سے آئے تھے، یعنی منگولیا سے، چنانچہ خانِ کنجود ہر سال اپنے ایلچی کے ساتھ بطورِ خراج سونے کی ایک مقدار مُلکِ چین کے خانِ اعظم کو بھیجا کرتا تھا جسے یارقند کا اَمبال = نمائندۂ چین، وصول کر کے تحائف کے ساتھ خانِ کنجود کے ایلچیوں کو واپس کرتا۔ ان تحائف میں چند خاص اور باقی عام ہوتے تھے ساتھ ہی ساتھ بادشاہِ چین کی جانب سے ہونزا کے عوام کو یہ پیغام ہوتا تھا ''یہ چیزیں ہمارے پوتوں کے لئے ہیں۔'' اِس کا خلاصہ یہ ہے کہ تم یہ بات بھول نہ جانا کہ تمہارے قدیم آبا و اجداد کا اصل مُلک چین تھا۔

ہوسٹن امریکہ

۲۸ جون ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہُونزا کے روایتی = ثقافتی تہوار (۱)

ایک سال کے دوران منائے جانے والے روایتی = ثقافتی تہوار کچھ اس طرح سے تھے:

موسمِ سرما (بَــیُ) کے آغاز کا دن یکم جدّی ہے، جس میں قریہ قریہ لوگ تُھمُشَلِکْ کا تہوار مناتے تھے، اور اس کو بعض لوگ سالِ نَو کا آغاز سمجھتے تھے۔ ۲۲ دن کے بعد یعنی جدّی کی ۲۳ تاریخ کو "گرُوٗ کُسِ" کا تہوار منایا جاتا تھا، اُس کے ۲۲ دن کے بعد یعنی دَلو کی ۱۵ تاریخ کو بوٗفَو کا شاہی جشن التت محل، شاہی کھیت، اور شاہی پولو گراؤنڈ میں شان و شوکت کے ساتھ منایا جاتا تھا۔ یہ جشن ہر لحاظ سے خوش منظر اور قابلِ دید ہوتا تھا، خصوصاً جب بادشاہ بنفسِ نفیس شاہی کھیت میں تشریف لا کر اس مقدّس "جشنِ تُخم ریزی" کا قابلِ تعریف افتتاح اس طرح کرتے تھے کہ خود اپنے دستِ مبارک سے جَو کے بیج کو بکھیرا اور ہَل کو بھی کچھ دیر کے لیے خود ہی چلایا، تا کہ تمام رعایا پر یہ حقیقت عیاں ہو کہ کاشت = زراعت بڑا مقدّس پیشہ ہے۔ اُس کے ٹھیک ڈیڑھ مہینے کے بعد یعنی ماہِ حمل کی پہلی تاریخ کو بلتت شاہی پولو گراؤنڈ میں نَوروز کا شاہی جشن منایا جاتا تھا۔ یہ شاہی جشن عظیم الشان اور ناقابلِ فراموش ہوتا تھا، مردانہ کھیلوں کا مقابلہ ہوتا تھا، جیسے تیراندازی، نیزہ بازی، تمبوک = بندوق بازی، منتخب طاقتور جوانوں کی رسّہ کشی، گھوڑوں کی دوڑ اور کئی کھیل تماشے، دیسی باجوں کا مظاہرہ، اکابرین اور جوانوں کا روایتی رقص، تلوار کے ساتھ رقص، شاہی گھوڑوں کی نمائش، شہسواروں کا پولو کھیلنا، وغیرہ وغیرہ۔ بحوالہ کتاب "HUNZA" ص ۶۸۔۶۹۔

یوسٹن امریکہ

سنیچر، ۱۶ اگست ۲۰۰۳ء

اَلتَر بُنچوٗ

ہُونزا کے روایتی = ثقافتی تہوار (۲)

حمل کے اختتام پر یا ماہِ ثور میں جب شجرِ خوبانی کے پھول غرءے بَریس کے مقام پر کھل جاتے تھے، تو پہلے وقتوں میں سِقَمَٹک کا تہوار منایا جاتا تھا، یہ بہت سادہ تہوار ہوتا تھا، اس میں کیچیءِ کِچالیءِ کے نام سے گھروں میں چند ایسی موٹی روٹیاں پکاتے تھے کہ ان میں سے ہر ایک کے عین وسط میں تھوڑا سا مکھن چسپان کرنے کے لیے گول پیالہ بناتے تھے، کیچیءِ کِچالیءِ کے اس نام میں کُوچ کرنے یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانے کا مفہوم موجود ہے، غالباً یہ لفظ ترکی سے ہو سکتا ہے، اور ظاہر ہے کہ سِقَمَٹک میں لفظ سِقَم کا اشارہ واضح ہے کہ اب یایلاق = تیئر ہرا بھرا ہو گیا، اور بھیڑ بکریوں کو وہاں لے جانے کا موسم آ گیا۔ ماہِ ثور کی ۱۰ سے ۱۵ تاریخ تک اوَدیءَ کا ایام ہوتے تھے۔ اوَدیءَ کے لفظی معنی کیا ہیں؟ ج: اس لفظ کا پہلا جزو ''اوَ'' ہے، جو حرفِ نفی ہے جیسے اوَنیءَ = نہ جا = مت جا، اوَسیئن = مت کہو، دوسرا جزو ''دُیءَ'' جو در اصل ''دوہنا'' = تھَن سے دودھ نکالنا'' کے مصدر سے دُدہ یا دُہ کو صیغۂ امر بگڑ کر ''دیءَ'' ہو گیا ہے، پس اوَدیءَ کے معنی ہیں کہ تم اپنی بکریوں کو دوہنا نہیں، کیونکہ آج بادشاہ کے چوپان آ کر تمہاری بکریوں کو دوہنے والے ہیں، تاکہ یہ دودھ بادشاہ اور اس کے وزیر وغیرہ کو دیا جائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں ہر شخص کی کم و بیش بکریاں ہوتی تھیں۔ ایک دن پہلے چَربُوٗ = چوکیدار باآوازِ بلند پکار پکار کر گاؤں والوں کو اطلاع دیتا تھا کہ کل صبح اوَدیءَ ہے تم اپنی بکریوں کو مت دوہنا، پس ہم انتظار کرتے تھے۔ اگر یہ تہوار تھا تو اس کے آنے سے ہمیں نہ کوئی خوشی تھی اور نہ کوئی غم تھا،

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ممکن ہے کچھ ایسے لوگوں کو اُس دن زیادہ خوشی ہو جن کے گھروں میں یکایک دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ واللہُ اَعلم۔

یوسٹن امریکہ

۱۷ اگست ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہونزا کے روایتی ثقافتی تہوار (۳)

ماہِ سرطان کی ۱۵ تاریخ کو گِنانیٔ کا جشن منایا جاتا تھا، یہ شاہی جشن بھی تھا اور عوامی جشن بھی، کیونکہ اس میں بڑے بڑے لوگوں کی ایک تعداد کو بادشاہ کی جانب سے کھانے کی دعوت ہوتی تھی، باقی سب لوگ اپنے اپنے گاؤں میں مَحوِ تماشا ہوتے تھے۔ تماشا ہونزا کی اصطلاح میں اُس محفلِ موسیقی کو کہتے ہیں جس میں ان کی اپنی روایت اور ثقافت کے گوناگوں تفریحی پروگرام ہوتے ہیں۔ سب لوگ موسیقی کو ایسی ہر محفل کی جان سمجھتے ہیں، اور یہ سچ بھی ہے۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ہونزا زمانۂ دراز تک معاشی مشکلات میں مبتلا رہ چکا ہے، اور ان مشکلات میں صرف موسیقی ایک مفت اور مؤثّر دوا تھی جو ہر شخص کی پریشانی کو وقتی طور پر کم کرسکتی تھی۔ الغرض جشنِ گنانی لوگوں کے لیے خوشیوں کا ایک طوفان بن کر آتا تھا۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

جودن گِنانیٔ کے لیے مقرّر ہو، اُس سے ایک دن قبل سرِ شام گاؤں کے بلندترین مقام پر سُرنای، دُبل، اور دمامہ کی ہم آہنگی سے گِنانیٔ کی آمد آمد کی دُھن اس شان سے بجتی تھی کہ اطرافِ عالم میں بکھری ہوئی شادمانیاں سمٹ سمٹ کر اس گاؤں کی طرف آتی تھیں، ہر گھر میں گِنانیٔ کی رسم کچھ اسطرح تھی۔ والدہ صاحبہ نے بُرُم بَنِک (لفظی ترجمہ: طبقِ سفید) بنایا جس میں خَمَلیٔ کے نام سے سفید پتلی چوڑی روٹیاں، سفید مکھن، اور تھوڑا سا سفید آٹا تھا، والد صاحب نے فرمایا: چلو بیٹا، بُرُم بَنِک اُٹھاؤ، ہم جاکر گِنانیٔ کی رسم جو کھیت میں ادا کرنی ہے وہ ادا کرتے ہیں۔ پس ہم فصلِ جَو کے کھیت کے سرے پر گئے، جَو کی فصل پکنے کا آخری مرحلہ تھا،

والد صاحب نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس کی رحمت سے یہ فصل آفاتِ سماوی وارضی سے محفوظ رہی پھر انہوں نے جَو کی چھ یا سات بالیاں ڈنٹھل سمیت لیکر چھوٹی سی پولی بنالی اور کہا اب چلو گھر جاتے ہیں۔ گھر آ کر مبارکباد دی اور دعا کی، پھر جَو کی بالیوں کو چند سکینڈ کے لئے آگ کے شعلے کے سامنے کیا، جس سے جَو کے دانے کبابِ سیخ کی طرح پک گئے پھر ان دانوں کو اچھی طرح سے صاف کیا گیا، پھر ان میں سے کچھ دانے چھاچھ میں ڈال کر فرمایا چلو بسم اللہ کرو۔

بحوالہ کتاب ''HUNZA'' ص ۶۸۔۶۹۔

یوسٹن امریکہ

پیر، ۱۸ اگست ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

یَرُم زَمانا اُیَم یاد = یات

اوٗس یارے بَتیَک دیَلس۔

یَر ہجوٗر ھُنزُلوٗ کَلا بُٹ ڞَم بِلُم پِھٹی جُوَنُ بِڈروٗ بَتَن اوٗسُخُم لوٗ مَلاق نرے اوٗسُخُم دیَشَم، یرے تیَلٹے ڞِمنرے اِی جوا دیَلجم ڈُو ڈُو کُر اوٗسُخُم ڈرے ڈَپ ڈَپ نرے یرے کھوٗلرے پِھٹی بی مُوٗ سِخَم نُسرے نَمس (نفس) بَرڈرے ایَچم، گوٗترے اَبَش شاید ١٨٩١ء ڈُم یَر بِلُم ھُوٗنزُ کُڈرے آلُوے ھَر کی اکھیَنم انگریزے بَرطانیا ڈُم یا تُھم دِشَن ڈُم آلُوٗ دُڈَن آلُوے ھَر کی اوٗنکِنمَن۔تو حَدَن خا تبدیلی دِیمی تاھم آلُوٗ رِواج مناسرے گنرے تقریباً اَلتَر دیَن نِچُمڈرے۔ جرے جوٹ بَیم آلُوے رواج عام مَنِلُم۔ تاہم مجبورِمکَ بُٹ بِڈُم مار تَھلا تَھلا چَغا ایَچِن۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بوسٹن امریکہ

اتوار، ١٦ نومبر ٢٠٠٣ء

قدیم ہُونزُلوٚ پُھوٚ لَمُ ایَتَس طریقاٗ

ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا ہوگا کہ بعض حُکَماء نے اِس مَسئلے پر بحث کی کہ آگ کی چنگاری چقماق کے لوہے سے نکلتی ہے یا سنگِ چقماق سے؟ شاید نتیجۂ بحث تسلّی بخش اور منطقی اور قانونِ فطرت کے موافق نہ تھا، لھٰذا حضرتِ حکیم پیر ناصِر خسرو (ق س) نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''زادالمسافرین'' میں فرمایا ہے کہ چنگاری نہ لوہے سے نکلتی ہے اور نہ پتھر سے، بلکہ ہَوا سے نکلتی ہے جبکہ خاص لوہے سے خاص پتھر کو خاص طریقے سے ٹکرایا جاتا ہے، کیونکہ ہوا کا ایک ذیلی عُنصر پانی ہے اور ایک عُنصر آگ۔ میرا یقین ہے کہ یہ اساسی حکمت ناقابلِ تردید ہے۔ اگرچہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ موجودہ سائنسی ترقی کی وجہ سے ہوا کے چھوٹے سے چھوٹے اجزاء بھی دریافت ہوئے ہوں گے، تاہم ہوا کے دو اصل اجزاء اپنی جگہ پر قائم ہیں۔

قصّہ ہے:- ''قدیم ہُونزُلوٚ پُھوٚ لَم ایَتَس طَریقاٗ'': چقماق کا رواج تھا۔ خلوٚوَکڑے کھَپُنُ لوٚ دَوُ ڈُم خَلوٚوَکْ سُوٚ، چَمَقُ کرے فُوٚدَنُ دِڈُن کھَڠ اِڑے، کھَڠ ایَتَسرے کا خلوٚوَکڑ چِٹرِیس وَلِمیٚ داپُھوٚ دُو کِکِنِمیٚ، بَس مُو شِیولوٚ کَمَنُ اِلیَم چھوٚٹ اڑ دا بُٹ شَکْ نرے فُوٚ دیَسپَر، کَمَن ایَسپَلِکیٚ غَشِل اواجیٚ۔ جوٚپَٹکیٚ ایَتَس: اگر چُولھا سائز کی کُچھ لکڑیاں ذرا گیلی ہیں تو ان کو زوردار آگ کے گرداگرد کچھ دیر کے لئے کھڑی کر کے رکھو تا کہ سُوکھ جائیں اس کو غَشِل جوٚپَٹکیٚ ایَتَس کہتے تھے۔

یوسٹن امریکہ

جمعرات، ۷ اگست ۲۰۰۳ء

اَلتر تُرماٗ جُندوٚ

BRA BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY living ancient language

گٹس، کہاوت: شیرمَن = گژَٹو دُوس چَمقِرے گٹس ایرُم جُوَن۔
ترجمہ: ''جس طرح ماچس کے آنے سے چقماق کی قدر ختم ہوگئی''۔

ہونزا میں ایک گاؤں حیدر آباد کے نام سے ہے، ہمارا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔ ہمارے دادا خلیفہ محمد رفیع کے زمانے میں حیدر آباد کا کوئی شخص گلگت گیا تھا اُس نے وہاں پہلی مرتبہ رات کے وقت ماچس کا کرشمہ دیکھا تو حیران ہوگیا، وہ گلگت سے ماچس (دیا سلائی) کی ڈِبیا لیکر اپنے گاؤں حیدر آباد آگیا، اُس زمانے کے لوگ بڑے نیک اور سیدھے سادے تھے، اُس آدمی نے کہا کہ میں رات کے وقت ایک روشنی دکھا سکتا ہوں، لوگوں نے پوچھا کہ اِس روشنی کو دیکھنے کے لئے کیا شرط ہے؟ اُس آدمی نے یہ جواب دیا کہ جو اپنے گھر میں روشنی کی یہ کرامت دیکھنا چاہتا ہو، وہ ایک گوسفند کو ذبح کر کے کھانا تیار کرے میں یہ روشنی دکھاؤں گا۔ چنانچہ لوگوں نے نہ تو ماچس دیکھی تھی، اور نہ اُس کے بارے میں کچھ سُنا تھا، اِس لئے ان میں یہ کرامت دیکھنے کا شوق پیدا ہوگیا، ایک سادہ لوح آدمی نے کہا آج شام کو میرے گھر میں یہ عجیب وغریب روشنی دیکھنے کی دعوت ہوگی، چند ناواقف اور سادہ لوگوں کو بُلایا گیا، اور چالاک آدمی نے بڑی اِحتیاط سے یکایک دیا سلائی (ماچس) جلائی اور لوگوں کو حیران کردیا، اور یہ سِلسِلہ ایک وقت تک چلتا رہا، آخر کار ماچس کی تیلیاں ختم ہوگئیں، ہماری دادی روزی بای بھی انہی سادہ لوگوں میں سے تھی۔ بار بار دادا سے کہتی رہتی تھی کہ کرامت والے کو بلاؤ، دادا کو علم تھا کہ یہ کوئی کرامت نہیں، پھر بھی انہوں نے اہلِ خانہ کے اِصرار سے مجبور ہو کر ایک گوسفند کو ذبح کیا اور کھانا بنوایا اور اس شخص کو بُلایا اور کہا کہ اپنی کرامت دکھاؤ، اُس چالاک نے کہا خَلِپا! دا بہ گیارُم چَپ = یرے مُوَ دِملبا = اَلترتُرما مِشِندو

اب آپ سے کیا پوشیدہ، وہ کرامت مجھ سے چلی گئی ہے، دادا نے کہا: کھانا کھاؤ اور چلے جاؤ۔ کچھ عرصے کے بعد جب ماڑِس کی شناخت ہوئی تو اِس کا نام گڑَٹوٗ = گڑٹوٗ یاشیرمَن ہوگیا بَر بِلاٗ: "شیرمَن دُوَس چَمَقرے گس ایرُم جُوَن"۔

یوسٹن امریکہ
۸ اگست ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ایک کہاوت اور اس کا پَس مَنظر

زمانۂ قدیم کے ایک گاؤں میں کسی بات پر دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہوا، ان میں سے ایک پاک دامن یعنی باعصمت تھی، جس کو بُرُوشسکی میں سے گس یا سِیلیٔ کہتے ہیں، چنانچہ اس جھگڑے میں سِیلیٔ عورت کی غیر سِیلیٔ نے جھوٹ اور غلط باتوں سے اِتنی دل آزاری کی کہ وہ اپنی زندگی سے تنگ آگئی اور کسی بلند مقام سے خود کو گرا کر خودکشی کر لی، اس سے کہاوت بن گئی: گانیٔ گسیٔ سیٔ گس خاموسگَرڈُم جُوَن۔

سے = سیٔ حرفِ ندا ہے جو ایک عورت دوسری عورت کو بلانے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ جس طرح ایک مرد دوسرے مرد کو بلانے کے لیے لسے یا لسیٔ کہتا ہے۔ سے کا دوسرا مطلب سِیلیٔ = عفیفہ ہے۔

سے بُرُتَس = پاک دامن رہنا۔

شَرُم = سِقَر = حیا = نَکَث = ناموس = غیرت۔

سِقَر کے دو معنی ہیں: شَرُم، بھرم، بعض دفعہ سِقَر ذمہ داری کو بھی کہتے ہیں۔

بوسٹن امریکہ

۱۷ اگست ۲۰۰۳ء

جوٹ مِناٗسَن

یَرُم وَقتُ لوٗ ہِن زَمِندار ہِرنےٗ اَلتَن اِخَکِندَروٗ بَم، دَتُوٗ ہُوٗئیٗسےٗ ہیٹِکٹ اَسِیٗر ژُوَس کرےٗ اِنےٗ سیٗنِمیٗ اَخَکِندَرو! یٹےٗ بَسِیوٗلوٗ جوٹِکٹ اَساٗ توٗم (ماکٹ) بِڈاٗ اِکِرے ڈےٗ بَغیٗئکٹ مَلتَرِن بے کرےٗ ہُوٗئیٗسےٗ (ہِیرےٗ اِپَھٹَرچِیٗن، شُواٗ! شُواٗ شَکَر اَہانُسیٗن اوٗلتِک اِمَنگشوٗ یٹےٗ ٹوٗقَر (بڑا باغ) نِمَن، ہِن تِینیٗ یَن (تِیزَن) قابِلَن بوٗم، ہِن سُستَن بوٗم، اِنےٗ سیٗنُموٗ: سےٗ شَکَر اَخُوٗ! گوٗتےٗ دُروٗ تَرکٹ ایچَن مِیر ہِوٗر دُماٗیمیٗ، اِنےٗ سیٗنُموٗ: شُواٗ مَماٗ گوَرےٗ! سُست سِلاٗژنےٗ سیٗنُموٗ شَکَر اَخوٗ گپَلَن اَخوٗلِمیٗ ڈُوٗکٹ خا مَیاماٗ؟ شُواٗ جےٗ گوَرےٗ جا بُپُرےٗ گٹُوٗ گوسکیٗ نےٗ ڈُوٗکٹ خا مَنےٗ ،اِن تِینیٗ مُمَنگسےٗ ژکِیچکٹ اِرگُنموٗ غَساٗ غَساٗ غَساپ غَساغَسَپ بَغیٗئکٹ نُمَلتَر دُروٗ پَھسَ ایٗتُموٗ، دا سیٗئبوٗ، یےٗ دیےٗ گوٗخوٗ گوَرےٗ ہالِےٗ نِچَن تیٗر تُمُوٗروٗ ڈےٗ ڈُوڈُوَن گوِر ایچَم کرےٗ گپَل وَرڈ میٗئمیٗ، دَتُوٗ دِیمیٗ ہوٗئیٗسےٗ ہیٹِکٹ مَنِمیٗ، دَتُوموٗ دا باٗیموٗ ہِیرےٗ دا سَروٗوےٗ بَغیٗئکٹ اَپِم اَساٗ توٗم جَرپَکٹ وغیرہ چِپُرُم لَم نےٗ اِپَھٹَرِئیٗن دا اوٗلتِک ایٗشُکون اُویڈہ = اُویڈےٗ مَنُمَن، بَسیٗ تَرکٹ ایٗتس کرےٗ اِپَھٹَرُم توٗم اِنیٗمُر اِیٗ دِیمیٗ اَمِن سِلاژنےٗ بَغیٗئکٹ اوٗمَلتَرُبوٗم کرےٗ ہوٗسیٗئبوٗ جار تُھو مَنُوم! گوٗ کرےٗ توٗم ڈےٗ بَغیٗئکٹ بیٗسےٗ اوٗمَلتَرَم نی؟

می والد صاحِبےٗ گوٗتےٗ چَغاٗ آر ایٗتَم۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اَلتَرتُرماٗ بُنچوٗ

بلوش دَنے دُسذک۔ ا

کسی پہاڑ کے نچلے حصّے میں ایک قسم کا نرم پتّھر ملتا ہے اُس کو بلوش دَن کہتے ہیں جس کا خاص کاریگر بَلوٗوَنذے اُستات (اُستاد) کہلاتا تھا، وہ بَلوش پتّھر سے مختلف ہانڈیاں وغیرہ بناتا تھا۔

سب سے بڑا بَلوش = خُم = سان کہلاتا تھا، شاید اس میں کم وبیش سات مَشک شراب رکھنے کی گنجائش ہوتی تھی، اتنا بڑا خُم یا اِس سے بھی بڑا سان = خُم میر آف ہونزا کے ہاں ہوسکتا تھا، پھر بھی بعض لوگ زمانۂ ماضی میں عام پتّھر کی لمبی چوڑی عمدہ اور ہموار سِلوں سے ایک صندوق نما سان بناتے تھے اِن سِلوں کے جوڑ میں سان دَن کو پیس کر اور چربی میں ملا کر لگا دیتے تھے (سان دَن، ایک قسم کا پتّھر ہے) ایک بڑی بلوش ہانڈی کا نام ہےؤئیس نِم بلوش ہوتا تھا، کیونکہ اس میں بیک وقت ایک گوسفند کے تمام گوشت پکانے کی گنجائش ہوتی تھی، جس طرح غلّہ کے پیمانے میں بِچوق نِم گڈر کہتے تھے۔ خَمے بلوش، گر کوٗن = چھوٹا بلوش، خَمش دان بھی بناتے تھے۔

یوسٹن امریکہ

۸ جولائی ۲۰۰۳ء

الَتو الَتر

بَلوسْ دَنے دُسڈَک۔ ۲

بَلوسْ دیگ اور دیگچے مختلف سائز کے ہوتے تھے، ان میں دستہ کے ساتھ ایک ظرف ہوتا تھا جس کو دیِل گُس کہتے تھے، اور بلوسْ دَن سے چراغ بناتے تھے، نیز اسی پتّھر سے توڑے دار بندوق کی گولیاں بنانے کے لئے قالِب بناتے تھے، علی آباد کے ایک کاریگر نے اسی پتّھر کے دو شیر بنائے تھے جو کریم آباد چٹان محل کے سامنے دیوار پر نظر آتے تھے، اب معلوم نہیں۔

توڑے دار بندوق = وہ بندوق جو فتیلے کے ذریعے سے چھوڑی جائے =

یَرکُم اِلْتُوَلَس تُمَق۔

بوسٹن امریکہ

۸ جولائی ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

غَشکرے دُسڈ کرے فہرست

چُھٹ کُس تاریخی چیز بیٔ۔ زَمِیندارۓ اُیون ڈم اُیُم دُسڈک چُراٗ = چُرہ بیٔ، یَٹرے (پھر) چُراٗ گِرَن، گِران، (فارسی) = بھاری، سے گراٗن = گِرَن بنا ہے۔ انگریزی میں شولڈر باسکٹ، بٹیِرکُرۓ شَق، شپِکرۓ شَق، تَھلیو، غُٹُل، کھوٗر، اُیُم کھرِیٹیٔ مَکُچِم کھرِیٹیٔ، جوٗٹ کھرِیٹیٔ، بَشخنرۓ کَھرِیٹیٔ، کَھپُیوٗ کھرِیٹی، مَمُوٗ ایسِنَس ژولیٔ، غَشکرۓ تَھپاٰیِ = تَھپَیِ پُسُوٗچان، غَشک نِخَر = نِقَر ہَرِش ڈرۓ یَن اِپُھشان، غیٔشک = غیٔشک کرۓ پھیٔشوۓ غان کرے غَشکرۓ ایٔچان، گشکرۓ گنرۓ مُردۓ کرۓ غَشکرۓ ایٔچان، شَسکرۓ دَغَنُم حِرِشن چُرُکُم چُرُک نرۓ دا نیٔسپپاٰیِ ہُچُوۓ گنرۓ رَک دِیُوشَم۔
شَسکرۓ غَشکوٗ اِیموٗ خاص وَقتُ لوٗ دُوٗیٔلجان نظیم خانرۓ وَقتُ لوٗ رُوسی کاریگرَن ڈُم ہونرُلوٗ غَشکرۓ کُرسیٔ ایٔتَس ہیٔنوٗم۔ شاید غَشکرۓ میز کرۓ ایٔچم = دیٔسماٰیَم۔

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

شَق شاخ سے ہے، کیونکہ یہ ساری چیزیں درختِ شَسک کی لچکدار شاخوں سے بنائی جاتی ہیں۔

یوسٹن امریکہ
یکم جولائی ۲۰۰۳ء

توۄم تَلُوۄ = ہر قسم کے درخت

توۄم تَلُوۄ اَلتوۄ قِسمے بِڎَن: (۱) تیڑ توۄم (۲) اِچت توۄم، یعنی جنگلی درخت اور آبادی کے درخت، تیڑتوۄم بُٹ قِسمے بِڎَن، اِچت توۄم اَلتوۄ قِسمے بِڎَن: بِکُمْ شَلیۓ توۄم، دا بِکُمْ ژکُن توۄم، شَلیۓ توۄم = میوا توۄم = پھلدار درخت = میوہ شَلاس توۄم۔

تیڑتوۄم = جنگلی درخت، دا ژکُن توۄم، ہُن کرے غَشِلے گنے کارآمد بِڎَن، ہُن عِمارت کرے دُسُڈکرے گنے ضروری بیۓ۔ ژکُن توۄم ڈے مُسَقُوکرے میئی بِئیَن = مأبِییِن۔

ژکُن توۄم کی وہ نرم و نازک اور تازہ ہرے پتّوں والی شاخیں جو درختوں سے کاٹ کر یا توڑ کر بھیڑ بکریوں کے سامنے ڈالی جاتی ہیں، جن کے پتّوں اور نرم کونپلوں کو بھیڑ بکریاں شوق سے کھاتی ہیں، اِس کے علاوہ آبادی کے تمام درختوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پَت جھڑ کے موسم میں جب سارے درختوں کے پتّے گر جاتے ہیں تو اُن کو ہُموۄل کے نام سے جمع کرتے ہیں، تاکہ برف باری کے دنوں میں یہ ہُموۄل یعنی سوکھے پتّے بھیڑ بکریوں کی خوراک میں شامل ہوں۔

شعر: اُنے بَسِیولوۄ میوہ سَیک بیۓ، تُھم بَسیکُٹ لوۄ تِل ہُموۄل
ما بَسِیولوۄ تِل پَھموۄل بیۓ، تُھم بَسیکُٹ لوۄ تِل ہُموۄل

ترجمہ: تمہارا باغ پُر از میوہ ہے، اور دوسرے باغوں میں پتّے ہی پتّے ہیں۔

۳۱ جولائی ۲۰۰۳ء

اَلتوۄ اَلتر اُسکوۄ

تیڑتوٓم: دَغیکوٗ دا جِلیکوٗ = موٹے اور چھوٹے: تیڑتوٓم

مِی ایلٗرے اُیون ڈُم دَغَنُم دا تھانُم تیڑتوٓم گل بِلاٗ (واحد)، گلجوٓک (جمع)۔ یَر زمانا سِسرٗے گل سُجوٗ (مُقدّس) بِلاٗ سیٔبَم، اِترٗے وجاٗ ڈُم گابی = گایِ بلیٔسرٗے اِسم گلوٗ دا دَسِن موٗ اِسم گلیٗ اوشَم، جا اَوّٗے ایپیٗ موٗ اِسم گل بیٗ بیٗ بِلُم۔

سارُوٗ گل (گل کا عُمدہ درخت) بُم یا بَغُم ہُنرٗے گنرٗے بُٹ شُواٗ، گلرٗے غَشِلرٗے تعریف بِلاٗ، جا اَسکیٗ بِلاٗ گلرٗے غَشِلرٗے گریٗ ایچَم = مجھے یاد ہے شام کی تاریکی میں روشنی کے لئے ذرا ذرا سی گل کی لکڑی جلایا کرتے تھے۔ ''ہونزا میں آگ اور روشنی کی کہانی'' کون لکھے گا؟ بَیِ گل، مَخاٗ گل، تِک گلجوٓک بُٹ چَھٹ برائے نام بِڈن۔ گلرٗے بَک (گوند) غِیٗ بَک بِلاٗ، یَرہوڑ ہُونزوٗ کُیوچ ٹرٗے، اِسکیٗ اَلتَر بِپچَک بِڈم وقتُ لو گلرٗے غیٗ بَکڑٗے بَپ کرٗے بِلُم، می اَپ کُٹڈرٗے نَناٗ نادر شاہ بُٹ بُشیار بَمْ اِنرٗے جار اَسم یر ہونزوٗ کُیوچ = رعیّت پر ساٹھ قسم کا خراج تھا۔ جرٗے اَتھیروٗ = اَبیروٗ بَیَم، معلوماترٗے گنرٗے فہرست یاد ایَتس اَمُلُم! گل ڈُم اِچوٗلوٗ دِندِس بِلاٗ، دِندِسرٗے تَہسرٗے گنرٗے ہُلشَک کرٗے جَقرِشوٗ میئبیین۔ دا دِندِسرٗے وَٹرٗے پُھرکُس ایچان۔

اَچسرٗے دِندِسرٗے کِھی شیمیٗ کرٗے اِیَرچبیٗ بُوئیلتَرڈرٗے شَک ایچاٗی۔ مگر دَتُوٗ (خزان) شُروع مَنُمَر دِندِسرٗے کِھی کَرٗے بِجای (دِندِس کا پھل) بوٗئیسرٗے سِسَن اوماٗئبیین، یر زِمانولوٗ تَھموٗ تَھاک لوٗ گلرٗے غِیٗ بَک ڈرٗے گریٗ ایچَم اِترٗے ڈُم غیٗ بَکڑٗے بَپ بِلُم۔

بوسٹن امریکہ، ۵ اگست ۲۰۰۳ء

اَلتوٗ اَلتروَلتوٗ

دُغاٗرُسَس

سوال نمبرا: قرآنِ شریف اَمِن پَیغمبَر دُسوٗکِلاٗ؟ اَمِت مُلکُ لوٗ؟ اَمِت باشُ لوٗ نازِل مَنلاٗ؟

جواب: قرآنِ پاک حضرتِ محمّد صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّمَ دُسوٗکِلاٗ، عِربیے مُلکُ لوٗ، دا عَربیٗ باشُ لوٗ نازِل مَنلاٗ۔

سوال نمبر۲: قرآن ہک نَلاٗ سوٗکِلُماٗ، بے کَھتاٗ کَھتاٗ؟ اگر کَھتاٗ کَھتاٗ سوٗکِلاٗ کرے ہو؟ بیرُمَن مُدّتُ لوٗ نازِل مَنِلاٗ؟

جواب: قرآنِ مجید نَلاٗ کرے نَلاٗ اتُسکِلاٗ، بلکہ کَھتاٗ کَھتاٗ سوٗکِلاٗ، قرآنِ پاک ٹوٗک نازِل مَنِش خا التر اِسکیٗ دین نیٗ بِلُم (نِیبلُم)۔

سوال نمبر۳: خدائے اَمِن فِرشتاٗ کا سُملوٗ پیغمبَر قرآنے آیَتِکُ دوشَم؟ فِرشتاٗ اِڈمے کا غیئچَماٗ، بے اقیئچَم؟

جواب: خدائے جبرائِیل فِرشتاٗ کا پاک پیغمبَر آیَتِکُ دوشَم، جبرائِیل روحانیٗ بأی، اِترے وجاٗڈُم بُٹپاٗ وَقتُ لوٗ اقیئچَم، فقط التوٗ ہیشیٗ غَنُوَم۔

سوال نمبر ۴: قرآنِ شریف کرے کا مشہور آسمانی کتاپِچِکُ بیرُم بِڈَن؟ دا ایٗکرے ایکِچِکُ بیٗسَن بِڈَن؟

جواب: مشہور آسمانیٗ کِتاپِچِکُ ولتوٗ بِڈَن، تورات، زبور، انجیل، قرآن۔

سوال نمبر ۵: قرآنے سُورَکُ بیرُم بِڈَن؟ پارَکُ بیرُم بِڈَن؟ قرآن

کریمُ لوٚ بسم اللہ بیرُم ہیشیٚ دی بِلاٗ؟
جواب: قرآنِ پاکرے سُورَڠ ہِک تھاٗ کرے تُرماٗ ولتوٚ بِڎَن، پارَڠ اَلتَرتورُموٚ بڎَن، دابِسم اللہ ہِک تھاٗ کرے تُرماٗ وَلتیٚ ہیشیٚ دی بِلاٗ۔
سوال نمبر۶: قرآنرے سورَڠ اُیون بَبَرچُکو بِڎناٗ،بے کِھیرُمَن غُسیکوٚ کِھیرُمَن کُھٹوٚیکوٚ بِڎَن؟
جواب: پاک قرآنرے سورَڠ بَبَرچُکوٚ اپیٚ، بلکہ کِیھرُمَن غُسَیکوٚ دا کِیھرُمَن کُھٹوٚیکوٚ بِڎَن۔
سوال نمبر۷: حضرتِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّمرے وحی گِرمِنسرے گنرے بیرُمَن اصحابر حُکم ایتَم؟
جواب: وحی گِرمِنَسر حضورؐ یکل ڎُم التوالتَر صحابِتِڠ مُقرّر بَم۔
سوال نمبر۸: اُیون ڎم یَرکَماس اَمِت وحی نازِل مَنیٚ میٚ؟
جواب: یَرکَماسُم وحی سُورَۂ عَلَقرے آیاٗ ۱ ڎُم ۵ خابِلاٗ۔
سوال نمبر۹: پاک قرآنرے آخریٚ وحی اَمِت بِلاٗ؟
جواب: قرآنرے آخریٚ وحی: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ........ (المائدہ:۳)۔
سوال نمبر۱۰: قرآنِ مجید لوٚ اُیون ڎُم غُسَنُم سُورہ اَمِت بِلاٗ؟
جواب: سورَۂ بقرہ اُیون ڎم غُسَنُم بِلاٗ۔
سوال نمبر۱۱: اُیون ڎُم کُھٹ سورہ اَمِت بِلاٗ؟
جواب: اُیون ڎُم کُھٹ سُورَۂ کوثر بِلاٗ۔
سوال نمبر۱۲: چار قُل اَمِک سُورمِڠ بِڎَن؟

جواب: سورۂ کافرون، سورۂ اِخلاص، سُورۂ فلق، دا سورۂ ناس۔

سوال نمبر۱۳: قرآنُ لۆ بیرُم پیغمبرتِکۓ چَغاَ بِلاَ؟

جواب: اَلتَر ٻُندوٗ (۲۵) پیغمبرانۓ چَغاَ بِلاَ: آدمؑ، نُوحؑ، ادریسؑ، اِبـراهیمؑ، اسماعیلؑ، اسحٰقؑ، یعقوبؑ، یوسفؑ، لوطؑ، ہودؑ، صالحؑ، شـعَیبؑ، موسیٰؑ، ھارونؑ، داؤدؑ، سـلیمانؑ، ایّوبؑ، ذوالـکفلؑ، یُونسؑ، الیاسؑ، الیسعؑ، زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ، محمّد صلّی اللہ علیه و آلهٖ وسلّم۔

سوال نمبر۱۴: غارِ حِرا (حِرا کور) امُ لۆ بیۓ؟

جواب: مَکّا شمال یَکَل کُوهِ نُورَ ٹۓ بیۓ۔

سوال نمبر۱۵: سورۂ فاتحاَ بیرُم آیَتِکْ بِڈَن؟

جواب: تَھلوٗ آیَتِکْ بَڈَن۔

سوال نمبر۱۶: اُمّ الکتاب اَمِت سُورار سیٔبان؟

جواب: سورۂ فاتحار اُمّ الکتاب سیٔبان۔

سوال نمبر۱۷: قرآنِ کریمۓ بیرُم منزلِکْ بِڈَن؟

جواب: تَھلوٗ مَنزِلِکْ بِڈا؟

سوال نمبر۱۸: قرآنِ مجیدُ لۆ کُل تِلاوتۓ سَجدَکْ بیرُمَن بِڈَن؟

جواب: تُرماَوَلتوٗ بِڈَن، ہَنۓ باراَو لوٗ اختلاف بِلاَ، اگر ایٔت کرۓ شامل ایٔتن کرۓ ۱۵ میٔئی بِڈَن۔

سوال نمبر۱۹: پارار عربی لۆ (عَرَبیۆ) بیٔسَن سیٔبان؟

جواب: پارار عَرَبیوٗ لوٗ جُزء سیٔبان۔

اَلتوٗ اَلترتَھلوٗ

سوال نمبر۲۰ : رُبع بیٚسنَر سیٚئبان؟

جواب: ربع پارا ولتِلُم حِصّار سیٚئبان۔

۳۱/۳/۱۹۸۵ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اِسلامی الفاظ

السّلام علیکُم	مَمَٹر سلامتیٓ مَنِسؔ!
وَعلیکُمُ السّلام	دا مَمَٹر کرےٓ سلامتیٓ مَنِسؔ!
جَزاکَ اللہ!	خدائرےٓ گمِسؔ گچِھسؔ!
اِنْ شَاءَ اللہُ تعالیٰ	خدا رَی ایٓتیٓ کرےٓ
لااِلٰہ الاّاللہ	حَقرےٓ دَمَن ڈُم تُھم خدان اَپاَی
محمّدٌ رسولُ اللہ	محمّد خدائرےٓ دیرُم باَی
اللہُ اکبر	خُدا اُیو نگکوٓ مَر تبکؔ اُیون ڈُم اَ بُٹ اُیم باَی
یَرحَمُکَ اللہ	خدائرےٓ اُنر رَحمت ایٓتِسؔ !
علیہ السّلام	اِنَ ٹَر سلام مَنِسؔ!
اللّٰھُمّ	یا اللہ! یاخُدا! تَھانُم دمٰان!
اِغْفِرْلِیْ	آر (جار) بقِسِّسؔ ارےٓ!
یٰٓاَیُّھَاالذِیْنَ اٰمَنُوا	لیِٰی اِیمان دُسُم سِیس!
اِیمَان	اَیمان، باور، بَثِک
یٰٓاَیُّھَاالرَّسُوْلُ	وا (سُمُوٓلوٓ) پیغمبارؔ!
کَافِرُون	کافرتِکؔ، کافِرشوٓ، مُرکیِٓل سِس
مُتّقِین	پرہیزگارِشوٓ، خدا ڈُم اَر اُمَنشوٓ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تَوَّابِین	توبه ایَتشوِ
عابِدین	عبادت ایَتشوِ
اللہ	اللہ، معبود، خداوند تعالیٰ، دَمَن
قُلْ	اُن سیںُ، اُن اوَسوِ
الحمدُ للہ	تعریفِکُ اُیون خدارِبڈن،خدار شکرِو مَنِسْ، خداوندےِ عِنایت بِلاٰ) اللہ برکتکِسْ ایَکرےِ کا شروع ایَچَبا
سُبحَانَ اللہ	خدا پاک بأی
المؤمنین والمؤمنات	مومنین دا مومنات،ایمانےِ بِرسِس کرےِ ایمانےِ سِلاَ ژیوِ، مومِندَرِو بِری دا مومِندرِو گُشِکَنڈ)
اَولیاء اللہ	خدائےِ شُگلوِتِکُ،خدائے دوست شوِ، خدائےِ مُکھورِوتِکُ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اِسلامی الفاظ

عبادت	بندگی، غلامی
اِیَلِکِنَس، ڈوَنِیی	اوِّس خا ایَتَس
اُیِٹس خا ایَتَس	معرفت، خُدا شِناسی
خُدا ئیَنَس	خُدا
دیدار	تجلّی
مشاہدہ	ئیڈَس
نُور، سَکْ، سَکُکَس	پردہ
ذکر	ہیَرَس
عاجزی	سَجدہ،سُجدہ
سُجود، مَسجود	دُعا، مُناجات،گِریاً
زاری	اشتیار
اشآتو بَندہ	جرے غَرِپس
جرے ناچار	جرے اُنے ہِکُڈُم ہُک
جرے اُنے کلب (ہُک)	جرے اُنے سَگ(ہُک)
اگر"فنا فی المُرشد"	حق بِلاَ کرے کَلبِ علیؑ دا سَگِ علیؑ
	جُوَنجُوکو اُئکِچِک بُٹ شوآ بِذَن
عقیدہ	بُٹ شُوآ

اَلتو اَلتَرتُرما بَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

دینیٔ محبّت

ذِکرِ کثیر

خدا یات اٗے

خدا سیٔن

خدار قَواٗے

خدا مدت گار باٗی

جیّٔے بَریٔس ڈُم کرےٗ اِسیٔر باٗی

یاترےٗ چِرَق ائیٔستاٗ

خداوندِ قدّوسےٗ ذاتَر شُکروٗ

مَنِسٔ

خدا گوٗس سَکٔ گوتِسٔ

بُٹ دلتَس بِلاٗ

اُیُم دولت بِلاٗ

خدا تِل اکول

خدا ئین

خدا حاضر و ناظر باٗی

اِن مَتَھن اَپاٗی

پاک دَمَن گوسُ لوٗ باٗی

ہَمیشاٗ نیٔسپَل او برےٗ کرےٗ گوٗس

ڈُٹَکٔ میٔئمیٔ

دَمَنےٗ اُیونرےٗ اوٗس سَکٔ اوتِسٔ آمین!

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تشبیہات

آسمان جُوَن تھانُم	اَسقُرِ کڑے بَسیٔ جُوَن گِہُموٗ
بَستَو جُوَن اُیَم	اُٹ جُوَن تِمیَش کِسّ
بُواٗ جُوَن اَکھیَنس	ژکُن جُوَن نادان
یَٹَل جُوَن ہَنڈُم	گِریٔ جُوَن سُجوٗکُم
توٗل جُوَن گٹ گَنَس	جُکَھغوٗ جُوَن کَچار کِسّ
بَرچ (بَرق) جُوَن تیز	بَکِنخ جُوَن ہِرُم
جُتَر دیَلُم مَنخ جُوَن پھٹ	چھاٗ بِرے بوٗ جُوَن بُٹ
چھِسَرے غنوٗ جُوَن بُٹ	شَبَرَن جُوَن شوٗقُم
گِریَتوٗ دُوٗ جُوَن ہُملکُم	چِترَس جُوَن گلگیٔ ہُملکُم
کَھرو جُوَن تھلا	غُرقُن جُوَن چِل اییَرُم
الف/الپ جُوَن سَق چَن	سَروٗ جُوَن اِڈِم دُچَنُم
چِھسّ جُوَن مضبوط	جَکگَل جُوَن ہُرگس
تَھانُم توٗم جُوَن غناس	مَتُم توٗل جُوَن کَچار کِسّ
سِقَرشوٗ جُوَن دِقاٗیٔ	کھوٗیوٗ جُوَن بَلگیوٗ
تَرقوٗ جُوَن بیکار	چُھموٗ جُوَن ہَلال
خُوک جُوَن حَرام	نَروٗ جُوَن پُھقتاٗ
دُخوٗقُم تِھرتُم جُوَن چقوٹیٔ	دَنُتُم غاٗ جُوَن ہِنُمَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُک جُوَن بِنمَن

بُواٗ جُوَن لَسٗوٗ

غاٗقَلیٗ/غَقَلیٗ جُوَن چُپ نرےٗ

پُپوٗ جُوَن بَدبُوٗ

ٹِیرۏ جُوَن چوٗر دِموٗ دَئیّس

چِرپُپُسٗ (چِپُپُسٗ) جُوَن ڈۏماٗ ڈوٗم اِلتَس

بُوہوٗ جُوَن اَتَشیٗ اِمَنَس

پَھرِسٗ جُوَن تَھتِنرےٗ ایمَنَس

اُٹ جُوَن چُوٗم گنَس

گِہاس جُوَن بَلتانَس

لَغَن جُوَن الاٗلاٗ ایِتَس

گہوس جُوَن بِڈرۏ

غَچِر جُوَن مضبوط

بَلرےٗ جُوَن نَس گویَس

پَھلڈۏ جُوَن ہَلکِیَس

بِٹَن جُوَن دَلبَٹ بَریِنَس

ژَکُن جُوَن بَلداٗ سَرُوَّس

تِسٗ کرےٗ ہَرَلت کا مَنُم جُوَن اِموسکِسٗ

پِھن جُوَن بے شَرُم

مُٹوٗک بُواٗ جُون بے اولاد

کھوٗن جُوَن سَبُرےٗ کَھسٗ مَناس

مَیوٗن جُوَن اِچَھر اُیَم

گپرےٗ گلیٗ جُوَن ہَکٗاٗرٹ

گوٗن ہولَلَس جُوَن ساٗ یارُم دَغَیس

گہُوےٗ اِسک جُوَن دَغَیس

یاٗن جُوَن چاٗق میٗمرےٗ گچَرَس

بیٗپی جُوَن شَکٹ نرےٗ گچَرَس

شوٗن جُوَن ڈاٗپ مَناس

سَر جُوَن دَٹکِسٗ

ژَکُن جُوَن اِلتَمِلکٹ غَسَیکوٗ

ہَلدیٗن جُوَن چوٗ کوٗ مَناس

تُبوٗقوٗ جُوَن بِرَقَس

بَغُر پِھن جُوَن پَرٹ اِمَنَس

چِندَر ہَر جُوَن چَل ایِتَس

رُٹُم ہَر جُوَن بیغَم

دُوٗ جُوَن اَچَھراٗ

شَدیٖ جُوَن اُلتُروٗ مَناس	ڎموٗ جُوَن بے جان
یاٗئکݜ جُوَن ڇوٗر ڇوٗر سٖیَس	تَلرٖے کُنوٗلیٖ جُوَن اشاٗتوٗ
کِرضِن جُوَن جوٗٹ	تَندُلیٖ موٗ لوٗق جُوَن میٗن
بونرٖے ڇھسٖ جُوَن لکݜ ݜَق اوٗمَنَس	باٗہے یُوٗر جُوَن جَکݜگل
سوریرٖے موٗس جُوَن اِموسکِسٖ	قَعرِچاہ جُوَن غُٹُم
تَشپیٖ جُوَن تَلَسوٗ	سیٗل جُوَن لَق
مُوٗلوٗ جُوَن تِک یارے	خُوک جُوَن دَغَنُم
چِٹرِیس جُوَن گارڎَس	ہُنڎ جُوَن گارڎَس
ژُݜا جُوَن دِخِسَس	ژُوٗکُمَل جُوَن چِر مَناس
بُواٗ جُوَن گٹ گِیَس	دَن جُوَن اِغُرڎَس
میوٗنرٖے گلگیٖ جُوَن کَمزور	شَرما ڎُم بُش جُوَن ݜَٹ اوٗمَنَس
ڇِلُلُم چُھموٗ جُوَن اَتُلجَیَس	گشپُر جُوَن غِلتِریٗسوٗ
گس جُوَن سَݜَک دَلتَس	تَھم جُوَن اُیُم
غیٗنِسٖ جُوَن عِزّتمَن	قارون جُوَن غَمیٗس
شُشوٗلِکسٖ جُوَن اَکِرڎُم	نَکَر جُوَن غَقُہم
ڎَڎکݜ جُوَن پُھسٖ	ڎَڎکݜ پُھرُکس جُوَن شوٗقُم
سیٗل شیٗم بُواٗ جُوَن اَشاٗتوٗ	گرُوٗکِموٗ بیٗلسرٖے چَھپ جُوَن ترغاٹوٗ
پُون جُوَن ایٗسٖ غَنڈیٗر	بُپُر جُوَن نَرُم
توار جُوَن سٖغِسُم	بِجلیٖ جُوَن سَکݜ
جواہِرات جُوَن قیمَتیٖ	مُک جُوَن گسٖ اَکارڎُم

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

جلّاد جُوَن بیرحم	دَغوَ جُوَن خرٹس
چُھمر جُوَن ڈکٹ	بِچِل اَسقُر جُوَن باردُم
یاَبُوۓ اِسمَل جُوَن جمبلوّس	یوّن جُوَن ژپک
ژمرۓ جُوَن دوّنغرُم	دوٹم ہمن جُوَن ضر دیلَس
پُھتاَ شترش جُوَن ڈپھترُم	چِلُلوّ اِیلُم جُوَن ہروّغوّ ژُوس
ڈر مَنُم ہلَنڈ جُوَن دَلتس	ساَ جُوَن سَکٹ
شِنیۓ بالت جُوَن اساَ	گپ جُوَن ہکٹاَرٹ
خپ جُوَن ڈوّکِکنس	مَلتش جُوَن ڈوّہس
التُو کِیَنڈ جُوَن ہنجکوّ	ڈِرو کُلم مغُن جُوَن ہتانر نِیَس
ڈڈرُلم بیِ جُوَن دَغیس	گِلیۓ چُم یاَئکٹ جُوَن دلبٹ ژُوس
ترقُٹرۓ بِٹن جُوَن دموّقس	ژکُن توّم جُوَن پھانس
سَوڈرۓ چِل ہم جُوَن جرۓ ایَتس	توّلرۓ چِل مِنُم جُوَن لیَل ائیتس
بُشرۓ نغرۓ چپ ایَتم جُوَن گناہ	مموّ ایَتم گِرکِس جُوَن خخش مَناس
چپ ایَتس	
تنوّسلوّ اِلتنم جُوَن اِوآرس	اِیرُم جُوَن ایِیَنس
سرۓ ایَکمِکٹ جُوَن زمین	مُردہ کور جُوَن ہا نظام اوّمَنس
دِش دِشلوّ مناس	
مِنسُ لم جٹکس جُوَن چالاک	بوّرۓ ٹوّق جُوَن اگاہوّ
سَمَندَر جُوَن ڈر اکارڈس	سوّرۓ گشک جُوَن ناممکِن
(اِتمَنس)	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اَلتوّ اَلترتُرماَ مِشندوّ

غُسکیٗ جُوَن ہِلِلُم	گشک جُوَن غُسَنُم
مُرمُوٗ جُوَن جَچَرُم	چَھسٗ جُوَن زُرُپ اوتَس
بِلَس جُوَن اوٗغَم	ڞِنرےٗ مَموٗ جُوَن اتوغُر کَس
اُلچِنرےٗ گریٗ جُوَن اوٗیَرُم	غَمُورےٗ قَنڅ جُوَن چَھغُرُم
ہُک گِنڈاَورہ گٹ جُوَن ہَخاٗرَٹ	سررےٗ بَٹ جُوَن پُھوٗپُھوٗس نِیَس
سُوٗلَمرےٗ گشک جُوَن ڈُک	مَلمَل جُوَن گِلِگُنُم
ہَر جُوَن غُٹُم	دُمانیٗ جُوَن تَھانُم
غُواٗ جُوَن ڈُٹَک	حمام جُوَن گرُرُم
ہَغُڈ جُوَن ڈوٗم	ایٗشٗ گلُم ہغُر جُوَن غَنڈیٗر
ہا ڈکوٗ جُوَن جُوٗم گَنس	غَربیٗل کرےٗ یَنڈُر جُوَن یوٗم
ہَلچُم کرےٗ بُلچُم جُوَن ہَنجُکوٗ	غریٖی ہَر کرےٗ باردُم ہَر جُوَن بَبَر

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: یہ پرچے بُنیاد ہیں، تاکہ اپنی زبان میں کتابیں اور خط وکتابت ہو، اس وقت یہ زبان بہت ترقی کرے گی۔

نوٹ: آپ دن رات محنت کریں، ہم یہاں بے حد محنت کرتے ہیں، آپ کو ضرور اندازہ ہوگا کہ ہم زیادہ کام رات کو کرتے ہیں۔

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۱)

چیونٹی = کھون، غلام = ڈِوَن، اندھا = شون، صُبح = گون، ہالہ =
اگون، دودھ = مَمو، برف = غَمو، پیاز = غشو، لونگ = زُرُو، نسل =
پُھرُو، اَنار = بِچِل، لکڑی = غشِل، پانی = چِل، ایسا = دَکِھل، بھاری = ہجوم،
گیلا = ہنغُم، بڑا = اُیُم، مہین (باریک) = زُہُم، سفید = بُرُم، گہرا = غُتُم،
صحرا = دَس، دُعا = نَفَس، پرندہ = بَلَس، بھیڑ = اَچِس، کاغذ = غَقَس،
ٹھیک = گرَس، گھوڑا = ہنغُر، بید = مُجُر، پٹی = تُتُو، بال = بُر، چُھری
= ڠُر، سینگ = تُر۔

مٹکا = بگی، فصل = پھلی، جُل = گلی، تھانُم = تلی، بھوج
پتر = ہلی، چھاج = ہرنخ، تیشہ = منخ، تکلہ = گنخ، باز = گسنخ،
تُوت = بَرَنخ، تلوار = غتینخ، چوٹی = اِتھن، دامن = لَمَن، مالک = دَمن۔
پڑھ = غتَن، سیدھا = چَن، ٹوکرا = گِرَن، پامال = پھمَن، لومڑی = ہَل،
ڈھیر = چَل، دانہ = پھل، سایہ = یَل، کبوتر = تَل، جھگڑا = چَل، پڑوسی =
ہَمَل، کھاٹ = کھٹ، کھال = بَٹ، چھلکا = وَٹ = ٹھہرجا = ڈَٹ، گُند =
پھٹ، نظرہ = گگٹ، باجرہ = بَی، موٹا = دَی، ہُک = کھی، گٹھلی = تمی،
تلخ = غقی۔

بوسٹن امریکہ

۲۲ جون ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۲)

قدیم مردانہ رقص گاہ = جَتَق، بندوق = تُمَق، شَبَقق = عورت کے گندھے ہوئے بال۔

تیراندازی = ڈَسپ، بُوری = قَپ، گوشت = چَھپ، رات = تَھپ، پریٔ = برائے = برائَ، کوچ = ہُچَائی، سرزنش = ہَکٹائی، گدا = گدائی، جِنّات = پھتُو، جُوں = کَھرُو، بھیڑ = لُوخُلُو، شروع = شُرُو، بیل = ہَر، خرگوش = سَر، سنتری SENTRY = ڈَر، طُومار = طُمَر، کچّا پھل = جَچوٚ، پاپوش = ہُچوٚ، خلوَت = ثِتوٚ = گرم چیز = پِچوٚ، مانوس = ہیٔس، انجان = اکھیٔس، پودا = میٔس، قَسَم = تیٔس، دامنِ کوہ = اِندِل، کوئلہ = ہَنجِل، اخروٹ کا بیرونی چھلکا = چھنجِل، ہلدی = ہَلِشیٔ، آرا = ہرشیٔ، ہل کا دستہ = مُشْ، اِتّفاق = سُوشیٔ، دُوربین = دُربِن، خورجین = خُرجِن، اژدھا = ہرِ گِن، چھوٹا مُشک = گِرگِن۔

نگینہ = لیٔس، خوب رقص = بیٔس، توشہ دان = میٔس، ایک قسم کا کھاد = گیٔس۔

نوٹ: آپ تحقیق کریں گیٔس کا اردو یا انگریزی نام؟

چمڑا = گَپ، بالا خانہ کا گودام = ڈَپ، باج = بَپ، فصل پھل وغیرہ = اَدَپ۔

بوسٹن امریکہ

۲۲ جون ۲۰۰۳ء

اَلتوٚ اَلتَرتُرماٚ ہُنچوٚ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (٣)

تودۂ برف = شیؕل، سُوئی = سیؕل، تیل = دیؕل، خمر (شراب) = میؕل۔

کِتاب = کِتاپ، گُلاب = غُلاپ، کباب = کباپ، عذاب = عذاپ۔

دفینہ = بِر کِسؕ، جِنّ و پری کا آسیب = گِر گِسؕ، نرمی کا سلوک = خِسؕ۔

ہوا = تِسؕ، دَم = سانس = ہِسؕ، جَز = ہِرِسؕ، مُرغابی = پھِرِسؕ۔

کَتَل = گٹِسؕ، لکڑی کا قدیمی بیلچہ = ہَرِسؕ، بات کرنا = غَرِسؕ۔

اُجرت = گمِسؕ، اُس کی اُنگلی = ایمِسؕ، توشہ دان = گیٖن کِسؕ = گیٖکِسؕ۔

سونا = غینِسؕ، رانی = غیٖنِسؕ، جنّ پری کی جگہ = کِھسؕ کِھسؕ۔

کسی کی اپنی زمین = کِسؕ یا کِھسؕ، پہاڑ = چھِسؕ، سیڑھی = چِھسؕ۔

آبپاشی کے لیے پانی کی قلّت = غُلِسؕ، بَلغم = خِرِسؕ۔

اخروٹ کی وہ قسم جس سے تم سالم مغز نہیں نکال سکتے، وہ چَھنجِسؕ تِلیٖ = کَفَنچیٖ تِلیٖ ہے اور جو گائے صرف یک طرفہ تھَن سے دودھ دیتی ہے وہ چَھنجِسؕ گائے کہلاتی ہے کبھی کوئی بھیڑ بکری بھی چَھنجِسؕ ہوتی ہے۔

یوسٹن امریکہ

٢٣ جون ٢٠٠٣ء

اِسکی اَلتر

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۴)

اَنگڑائی = کھاي، کھیرا = لاي، بُنیاد = اِناي، کپڑے کا ٹکڑا = گکاي پَیروں کے زور سے بھاری پتھر کو ہٹانا = پَسداي، گلیشیر (تودۂ برف) یا زمین میں بڑا شِگاف = بسآي = بساخ قدیم زبان میں خاندان = ہرآي، موجودہ زبان میں مویشی خانہ = ہرآي نیز تیِر میں چوپانوں کا چھوٹا سا گھر = ہراي، قائم رہ = دِیاي، کِھیس گرم کردہ = کِلاي۔

نوٹ: ہونزا وغیرہ میں لوگوں کی مِلکیت کی زمین دوقسم کی ہے: "ایک گاؤں = اِچت کی زمین ہے، جو اِس وقت محدود ہوچکی ہے، دوسری زمین تیِر = یا یلاق میں ہے یعنی کسی وادی میں ہے جہاں بڑی وسیع قدرتی چراگاہیں بھی ہیں اور جنگلی درخت بھی، اور بعض میں جَو وغیرہ کی کاشت بھی ہوتی تھی مگر محدود۔ الغرض لفظی لحاظ سے تیِر اور اِچت آمنے سامنے یعنی ضد ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اصلی ترکی میں یازلیق = یایلیق = ییلق، آخری تلفظ ص ۱۴۷۲ فیروز اللّغات میں دیکھیں۔ بکری کا بچہ پیدا ہونے پر تین دن گاڑھا دودھ نکلتا ہے، بُروشسکی میں غاَمَموُ = غاَماموُ کہتے ہے، اس کو دیگ میں گرم کرتے ہیں تو کِلاي بن جاتا ہے۔

بوسٹن امریکہ

۲۳ جون ۲۰۰۳ء

اِسکیٔ اَلتر بَن

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۵)

خر = گدھا = ژکُن، گاجر = غسٹُن ، تھیلی = تھیلا = بُتُن، درخت کا تنا = گمُن، چٹان = بُن، تُند = تَن، عِمارتی لکڑی = ہَن، انگور کی بیل = شُن، سَخت مِزاج = اَرُن، کُہنی = سُسُن (اِسُسُن)، غُل (عربی) = غُن، تُند خوئی (فارسی) = تُن خُوی بَپوٗ پُھت = یہ لوگ زمانۂ قدیم میں خواہ مخواہ ڈر کر ایسا کہا کرتے تھے۔ اگر کہیں پری ہونے کا گمان ہو تو کہتے تھے: مَمَن بوٗ : یہاں ایک ماں ہے۔ مرغِ ہُما کو اِختِراماً بَپوٗ خَلک کہتے ہیں، اگر کسی شخص پر ہُما کا سایہ پڑ گیا تو اُس کو نیک شگون سمجھتے تھے۔

یوسٹن امریکہ

۲۴ جون ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (٦)

لوہار کا ایک بڑا چمٹا = شَرنآيِ، پتھریلی زمین = چَپآيِ، صُلح کر = دُمايِ، پُیال = پُیايِ، گاؤں کا = کھنايِ، چُشايِ (بوٹو) = وزیر چُو سنگھ کا بیٹا بوٹو، حَجآيِ غَرِیب = حجی کا بیٹا غریب، غُلوايِ = غُلو کی اولاد، بَکآيِ اَشدر = بَکُڈے اَشدَر۔

مذکورِ بالا ناموں میں یعنی آخری دو سطر میں ايِ کا لاحقہ ابنیت = فرزندی کو ظاہر کرتا ہے، لہٰذا شاید یہ لاحقۂ نسبتی ہے۔

پہلا طریقہ: بَکُڈے اَشدر، حَجیِ کُڈے مانو، دوسرا طریقہ: بَکآيِ اَشدَر، حَجآيِ مانو، ان دونوں طریقوں میں سے دوسرا طریقہ اختیار کرتے تھے حالانکہ دونوں میں ایک ہی بات ہے۔

یوسٹن امریکہ
۲۵ جون ۲۰۰۳ء

اِسکیِ اَلتر اُسکو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۷)

اَنگڑائی = کھاےِ، کھیرا = لاےِ، بُنیاد = اِناےِ، کپڑے کا ٹکڑا = گگاےِ،
پَیروں کے زور سے بھاری پتّھر کو ہٹانا = پَداےِ۔
گلیشیئر یا زمین میں بڑا شگاف = باَخ = باَےِ۔
قدیم زبان میں ھراےِ خاندان کو کہتے تھے، جیسے دِرَم ہراےِ، سفرہراےِ، ہل کا بچا ہُوا کھانا = شراےِ، لوہار کا بڑا ہتھوڑا = شَرَناَےِ، پتھریلی زمین = چَپاَےِ، صُلح کر = دُماےِ، قائم رہ = دِیاےِ، پُنیال = پُیاےِ، چُشاےِ (ایک خاندان)، درختِ دِندِش کا پھل = بِجاَےِ (ناقابلِ خوردنی)۔
نوٹ: باَخ کا اِسمِ مُصَغّر بیَخ ہے، بیَخے ایلَٹُم پَھر اِمَنِمی = موت کے منہ سے بچ گیا۔

یوسٹن امریکہ
۲۶ جون ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نظم نما ترجمۂ الفاظ (۸)

گھی=مکھن=مَسکا=مَلتَس=مَسکا، ہزار پا=کنکھجورا=کَلتَس، پُل = بَس، چاٹ=لَس، قیمت=گَس، ختم=پھس، لائق=قابل=یَس، مِٹنا=خَس، ٹیڑھا=وَس، اس کی گردن=ایَس، درویش=دربیَس، مِلاوٹ=جرمَس، بیمار کا پرہیز نہ ہونا=جرمَس، حرکت = کَھس، کُھچاو=کَھچاوٹ=جَس= جآس، افسوس=اَکَس، ڈاڑھ=وَس (اَوَس)، کَھوَس = کھال کا قدیمی بیگ، نَم=نمی= ہُس، پُھس=اخروٹ وغیرہ جو مغز سے خالی ہو، خالی=خُس، سرگوشی=کُھس کُھس، زُکام=خُرڈمُس، سَزا=ہُس، اُس کا کیا ذمہ؟ = بیرے یُوَرُس، پُشت کو گھاس وغیرہ کے بوجھ کی خراش سے بچانے کو کوئی عام کپڑا=اِوَلتَس۔
خوب=خوبصورت=دَلتَس، ژُو اُپھلتَس=خوبانی کو گٹھلی سے الگ کرنا، مَحو=ہَس۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

یوسٹن امریکہ

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

نظم نُما ترجمۂ الفاظ (۹)

روشن=روشنی=سَݣ=سَݣ کُس، تاریک=تاریکی=ڈُٹَݣ=ڈُٹَݣ کُس،

گوند=بَݣ، کُھلا=پَہٹَݣ، رَنگ=رَݣ۔

لگام=تبَݣ، چوگھٹ=ہَرَݣ، جنگ=جَݣ=چَل۔

چراغان=گریٔݣ، باغات=بَسیٔݣ، کیاریاں=شَنیٔݣ۔

دیواریں= بَلیٔݣ، خیمے = گوٓتیٔݣ، کپڑے = گٹوٓݣ، پھول=اَسقُرِݣ،

سُنبل= سَمبُلِݣ، گُلِ بنفشہ =لِلیومِݣ، پنکھڑیاں = اَشپُریَݣ،

یال =ایشپُرِݣ، سینگ = تُر = تُرَݣ، لوبیا = رَبوٓݣ،

حِنا (مہندی)= سَروٓݣ، گُسُم=گُسُمبہ= پوٓݣ۔

یوسٹن امریکہ

۲۶ جون ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

یہ آپ کے لیے استاد کا خط = مکتوب ہے

ہَر غرِیپَنَر اُنِے گرِین ایَمَشا نالےِ دَماَن! (یعنی ہر غریب کو تُو ہی عطا کرتا ہے)۔

ہَر ناچارَن ڈےِ اُن نِرےِ گمأیبا نالےِ دَمان!

ہَر رُگوٹوَن اُنِے وَرڈیَچا نالےِ آسمانیِ طبیب!

ہَر بیمارَن اُنِے وَرڈیَچا نالےِ روحانیِ طبیب!

ہَر بیأیِے مِلیِ اُن لےِ بیِ نالےِ می تَھانُم دا شَتِلوٗ پادشا!

اُن بُٹ سَسَا بانا! کَلاَ بُٹ سَسَا! میِ اُنِے بارگا = بارگاہ ڈُم قُربان= خُربان

ہَر مُشکِلےِ مُشکِل کُشا اُن، ہَر حاجَتےِ حاجَت رَوا اُن!

ہَر دَردےِ گنےِ دوا اُن، می گنےِ خلیفۂ خدا اُن!

میِ تِل اَشاآتوٗ سِس بان مِریکٹ ڈےِ دُوَن!

سِس مِڈیِ غَسِچان مِریکٹ ڈےِ دُوَن! میِ غَرپشوٗ بان مِرِین ڈےِ دُوَن۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: اسی نمونے پر بالکل عام اور بہت سادہ شاعری کریں اجازت اور دعا ہے انشاء اللہ مولائے مہربان آپ کی مدد کرے گا آپ ہمارے عالمِ شخصی میں ہیں۔ میں جان و دل سے آپ سب کے حق میں دعائیں کرتا ہوں آمین! مجھے آپ سب کی عالی ہمتی کی رپورٹ آتی رہتی ہے۔

خطِ تو آمد آن گونه فَرح گشت مرا
چُنانکه قطرۂ باران ببرگِ خشک رسید

ہوسٹن امریکہ
ہفتہ، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۳ء

اِسکیِ اَلتر تَھلوٗ

سَلامؐ عَلیکُمْ!

کھوٗ گن، اَلیٰگن (ہونزاٗ، نگر) اُیونرے مَسلُجان بُٹ شوقرے کا چماٹ ایٔتن نـاجاشَہیوٗ (میرے شاہینو!) یَرز مانولوٗ ہَغرٹے بُلان ڈوٗک نے ہِرکُس کرے بادُریٔ اِچاٰیبَم، مُوٗ ایٔت زمانـہ نِمیٔ، مُوٗ قَلمے ہَغر ٹوٗک دُنیاترے شوٗقم میدانُ لوٗ مَقمیسِکٗ (مہمیزگٗ) ایٔتن کرے سِسرے ہیٔ ییٔ نرے، شَبَش نالے سیٔماٰن۔

اَماٗ (اَمہ) خُدا ڈُم بیٔشَل کُلیٔ تِل اَمالِن نا! اِن بُٹ بَخشونوٗ دا کَلاٗ نِرے اِمَنس بَی۔

دِیوانِ نصیری ۱۹۴۰ء ڈُم اَکھوٗل ڈِرخا دا ہمیشا گنرے بُرُوٗشوٗ باشرے وِرثاٗ بِلاٗ، لِہٰذا ایٔتُلُم لفظِکٗ اُیون لُغاتُ لوٗ شامِل ایٔتن، مگر مُصنِّفرے عقیدہ شامِل بے، جا بُرُوٗشَسکیٔ کُتُب ڈُم لفظِکٗ اُیون تھوٗس لُغاترے گنرے وَقف بِڈن۔

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بَر بِلاٗ: ''ہُنَر پادشاہ'' ماٗ گوٗترے ہُنَر ہیٔن ناٗ، دا کرے دا کرے موقع میاٗ چُمَن۔ ساٹیٔ کُھولتوٗ ترقیٔ یافتاٗ سِسرے تُھمِکٗ باشِکٗ ٹرے ریسرچ ایٔچان اُوَر کلاٗ بُٹ مزاٗ ژُوٗ خِلاٗ۔ اُوے اُوٗنموٗ باش بیٔشل پُرموٗ سَٹیش ایٔتان۔

اگر ما بُرُوٗشَسکیٔ لُغات کراچی جامعا اِمَنٹیٔ نُمَن مُکمّل ایٔتمَن کرے زَبردَست ثَواب دا بیحد خوشیٔ میٔئمیٔ، آمین!

آسمان بہت قدیم فارسی لفظ ہے، آس = چکی، مان = مانند + چکی کی مانند۔ یہی مان بُروشسکی میں آکر مَن ہو گیا۔ بِری مَن = بِرجُوَن، کفشا اِمَن، مُمَن گَس =

اِسکیٔ اَلتر اَلتمبوٗ

دیوانی، اِمَن ڈیرے (واحداورجمع)۔ اَمّا (عربی) اسی سے ہے: اَماً = اَمَ = مگر۔

یوسٹن امریکہ
۵ اگست ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بی۔آر۔اے = BRA کے لئے ضروری مشورے

جاجیئموجی کۓ اَسۓ بُٹ عزیزِشوٗ! کَلاً بُٹَن خیرخواہیٔ کۓ عاجِزیۓ کا خُصوصیٔ دُعا کۓ سلام قبول مَنِسؕ!

اِن شاء اللہ، ما گلچیٔ بُروٗشَسکیٔ لُغاتۓ دُروٗ یارقِس منی کۓ کَلاً بُٹَن نیک بختی میئمیٔ، دا ما گنۓ غینِسۓ (زرّین) تاریخ دُمأیمیٔ، آمین!

لفظِ طاؤس عربی ہے، اِس خوبصورت پرندے کا یہی نام = طاؤس فارسی، اردو، اور بُروشسکی میں بھی ہے، اور اردو میں زیادہ تر اِسے مُور کہتے ہیں۔ بُروشوقوم نے اسے پہلے مَیُوٗر کہا، اور راجہ کا نام مَیُوٗر تَھم رکھا، مگر جب کچھ فارسی نظموں کا رواج ہونزا میں ہُوا تو اس وقت لفظِ طاؤس اور پَرِ طاؤس کو لوگوں نے سُنا اور دونوں لفظوں کو ایک سمجھا، مگر یہ بات غلط تھی، کیونکہ پَرِ طاؤس کا بُروشسکی ترجمہ ہے: طاؤسۓ گمبُریٔ، پس میں اپنے عزیزانِ BRA کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنا ریکارڈ اِس طرح کریں: طاؤس = مَیُوٗر = مور، پَرِ طاؤس کا ذکر اِس تاریخی سوال کے جواب میں خود بخود آئے گا کہ قدیم ہونزا کے پیرو جوان کس طرح خود کو آراستہ و پَیراستہ کیا کرتے تھے؟ ہم اپنے باخبر اور دانشور احباب سے بھی پوچھیں گے۔

یہ تحریر درست ٹائپنگ اور چیکنگ کے بعد حلقۂ احباب کو پہنچائیں تاکہ ہر دانشمند آپ سے تعاون کرے۔

ایک اور لفظ میں اُلجھن ہے: بارات، دُولھا، دُلھن، ان تینوں معنوں کے لئے صرف ایک ہی لفظ ’’گرونیٔ‘‘ کہنا بڑی چقوٹی بات ہے، لہٰذا درست یہی

اِسکیٔ اَلتَر تورُموٗ

ہے: گرونیؕ = بارات، گرونوٗہِلیٹس = دُولھا، گرونیؕ دَسِن = دُلھن،
یادرہے کہ لفظِ "خاطِر" صرف ماتم پُرسی = تعزیت کے لئے مقرر ہُوا ہے۔

یوسٹن امریکہ
یکم اگست ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

میرے عزیزان BRA

سلامُ علیکم

کناَؤ (۱) نگریَ برُوشسکیَ بُٹ دَلتَس دِلاَ نا، خِیال اوسِن۔

کناَؤ (۲) سِکاَی ہا کرِے کِتاپ ڈُم دیَسقَٹ بَرِکْ گنِن۔

کناَؤ (۳) یاَسِنِے باس کرِے می بِلاَ شُوا بِرے؟ گنِش کرِے التِرِے لہجہاَ

اِنابِرے بِلاَ۔ کناَؤ (۴) اُن = اُم = اُکْ، اُسکوَ لَفظِکْ بِڈَن۔

دِجاکَل = گُزارہ۔

چوَکِسکیَ = چوَٹسکیَ، چِینِسکیَ = چِیسکیَ، تَھمِسکیَ = شاہی،

ہِک ہِر = ہِنزِر، اُوشَم کُڈ، اُوَشکیَ = وہ زمین جو تَھم کی کسی اولاد کو

پالنے پر ملتی تھی۔

کِخْ = کِرچ = تلوار، ہُمَک = ترکَش = تِیرکَش، غَقُڈ = دُشمن، غَقُچوَ =

جمع۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قَبَل = گھیرا، باکْ بانَس = اَذان دینا، اَجَبِٹیَ = چماٹ = کوشش،

اِلتُروَ = نقل کرنا، رُوَگوٹوَ = بیمار، روک = روگ سے بیماری، نین سے نَنا َ=

آنکھ کا سفید حصّہ، ماتھا سے مَتوَ۔ اِتھوَ، ایَشِے بَٹ = ایَشپَٹ، گوشوار =

کَسَا َوار، پھلُفِل دَراز = پرپردَرَہ = پرپیَ، زہر مُہرَہ = زَرمُلاَ = زرمُلہ،

دُنبالہ پُر = ڈِمبَلاپُر۔

کناَؤ (۵) جہاں تک ہو سکے آپ تحقیق کریں اردو فارسی لُغات میں دیکھیں کتنے قدیم

الفاظ مشترک ہیں؟ دُک فارسی میں دُوک = گنخ کو کہتے ہیں، آپ کو شروع

اِسکیَ اَلتَر تُرماَ اَلتوَ

شروع میں ریسرچ سے کچھ بھی مزہ نہیں آئے گا، مگر کچھ آگے چل کر دیکھیں، اس میں بہت مزہ ہے۔ آپ نے اب تک کافی ترقی کی لیکن مزید ترقی کی ضرورت بھی ہے اور گنجائش بھی۔ آپ کی رپورٹ بہت اچھی تھی، ان الفاظ پر آپ کو غور اور تحقیق کرنی ہے۔

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ایک تحقیق

(۱) میرے خیال میں پُھوٗ غلغوٗ الگ ہے اور جگنو الگ، بحوالہٗ فیروز اللّغات جگنو : ایک اُڑنے والا کیڑا ہے جس کے جسم سے رات کے وقت روشنی نکلتی ہے۔ مگر اردو جامع انسائیکلو پیڈیا میں جگنو کی کافی سائنسی تفصیلات ہیں۔ میں بہت پہلے لاہور والٹن میں شام کے وقت ٹھیرا ہُوا تھا میں نے وہاں دیکھا فضاء میں بہت سی چنگاریاں اُڑ رہی تھیں کسی سے پوچھنے پر بتایا کہ یہ جگنو ہیں۔ مگر اس سے شاید پہلے اپنے علاقے میں رینگنے والا پُھوٗ غلغوٗ کو قریب ہی سے دیکھا تھا اس کے جسم کے اس حصّے سے جہاں دُم ہوتی ہے روشنی نکلتی تھی البتہ یہ روشنی پیچھے سے حملہ کرنے والے دشمن کو ڈراتی تھی اور کیڑے کی رہنمائی بھی کرتی تھی، ہم نے اپنے لوگوں سے پُھوٗ غلغوٗ کا نام سُنا تھا کتابستان نے جگنو کا اچھا ترجمہ کیا ہے FIRE FLY = GLOW-WORM

(۲) نوٗک ژیکوٗ بھی عجیب کیڑا ہے، کہ جسم کے اگلے اور پچھلے حصّے سے دو پیروں کا کام لیتے ہوئے چلتا ہے۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

(۳) ایک دفعہ دہلی سے میں لکھنوٗ جا رہا تھا شاید موسم پت جھڑ یعنی خزاں کا تھا۔ ذرا دور سے ایک بڑے درخت کو دیکھا جس پر امرود یا ناشپاتی بڑی کثرت سے لٹک رہے تھے۔ تعجب ہُوا یہاں اِس موسم میں درخت پر ہنوز یہ پھل موجود ہے جیسے ہی گاڑی پر قریب سے گزرنے لگے تو بیحد حیرت ہوئی کہ یہ کوئی پھل ہی نہ تھا بلکہ بہت بڑی تعداد میں اُلٹی لٹکتی ہُوئی چمگادڑیں تھیں تب سے چمگادڑ = چمکیدڑ کا کچھ حال معلوم ہُوا۔

بوسٹن امریکہ

۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

اِسکیٗ اَلتَر تُرماٗ وَلتوٗ

تحلیل

ہلرےِ گن = لومڑی کا راستہ = ہلیِ گن، اُلم تیر = اُلتر، دَلُم کَھن = دَل کَھن، خٹُم کَھن = خکَھن. میرِ شکار = باز سے شکار کرنے کا افسر = مِیشکار۔

گل چِین = باغبان = غُلچِن، یَم یوّر = دَستی چکّی، یوّر چیِ = قدیم گھر میں ایک پَست جگہ، شاید پہلے وہاں دَستی چکّی کا کام ہوتا ہوگا۔

قدیم بُروشسکی کا نام کِہاؔ کوٗ تھا، پہلے پہل کالی مرچ کشمیر سے لائی گئی تو اِس کا نام: کِہاؔ کُم مَرُچ ہوگیا۔

شہتوت کا درخت یا پیوند بھی کشمیر سے ہے، لٰھذا اِسے کِہاؔ کُم بِرَنخ کہا گیا۔

ہونزا والے کاشغر کو شہر = سَار کہتے تھے، وہ چترال کو خَخال اور گلگِت کو سآر گوٗ کہتے، وہ شِگری کو شُغُریِ کہتے۔

ہونزا میں پہلے لوگ آلو کی پیداوار سے ناواقف تھے، انگریزوں نے کہیں سے لاکر سکھا دیا۔ ہونزا میں کوئی سکول نہ تھا، ہونزا کا صدرِ مقام بلتِت میں ایک پرائمری سکول قائم ہوا، اب شخصی حکومت کی من مانی اور لاقانونی تقریباً ختم ہوگئی اس کی تفصیل بڑی طویل ہے، اور وہ ہمارا موضوع نہیں۔

پھٹاسِکٹ = خوبانی کا آچار = اچار۔ فتح سنگھ نامی قیدی سپاہی نے سکھایا ہوگا، اس لیے یہ اسی کے نام سے فتاسِنگھ مشہور ہوگیا۔

وہ انگریزی لفظ ہونزا میں کسی مقامی جوان کے لیے اوّل اوّل استعمال ہوا ''لیوی (LEVY)'' تھا جو لِبیِ کہتے تھے، جس کا مطلب ہے جنگ کے لیے فوج کی

اِسکیِ اَلتر تُرماؔ چُندوٗ

بھرتی۔ پھر عرصۂ دراز کے بعد گلگت سکاوٹس اور کچھ سال بعد آرمی بن گئی۔ شمالی علاقجات کے بہادر جوانوں کو کسی بڑے میدان کی ضرورت تھی۔

بوسٹن امریکہ
۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

روایتی معلومات (۱)

(۱) بَـداٗ BADA ایک جانور کا نام ہے جو پہاڑوں میں ہوتا ہے، وہ رینگتا ہے اور پرواز بھی کرتا ہے، اس کے پرواز کرنے کا طریقہ بڑا عجیب ہے کہ وہ تیزی سے رینگتے رینگتے کسی کافی بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے، اور پھر خود کو ایک گول پرواز میں پھینک دیتا ہے، اور اُڑتا ہے اور جہاں پہاڑ سے سیاہ رنگ کا ایک رقیق مادّہ نکلتا ہے (اعنی سلاجیت) اس کو چاٹتا ہے، مگر لوگوں کو علم نہ تھا جسکی وجہ سے سلاجیت کو بَـدَہ = بـداٗ کا فُضلہ (بدا نغرٖ) کہا اور ایک کہاوت بھی بنائی، ''بَدا نغرٖ مِلیٖ سینَس کرےٖ تَسٗ بَـلبَلر گِم جُوَن۔'' مفہوم: یہ مِثال ایسی ہے جیسے ''بَداٗ نے جب یہ سُن لیا کہ لوگ اس کے فُضلہ کو بڑی مفید دوا قرار دے رہے ہیں، تب سے وہ پہاڑ کی سخت مشکل جگہوں میں رہنے لگا''۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

(۲) چمگادڑ کے دو نام ہیں، گوٗن ہولَلَس = گوٗن اوٗلَـنَس، اس کا مفہوم ہے دِن کو نہ نکل سکنا، پس یہ دوسرا نام زیادہ صحیح ہے۔

(۳) ''سَا اِغَرِ کِسٗ'' = سُورَج کی خوراک کا حِصّہ۔ جب مُرغی کے انڈوں سے چُوزے پیدا ہوتے اور کسی ایک سے چُوزہ پیدا نہ ہوتا تو قدیم سادہ لوح لوگ یہ مانتے کہ یہ سَـا اِغـرِ کِـسٗ بیٗ۔ شاید یہ بہت قدیم زمانے کا عقیدہ ہو، جس میں سورج کو دیوتا مانتے ہوں گے۔

(۴) مجھے زمانۂ بچپن کے یہ الفاظ اب تک یاد ہیں: جب چھوٹے بچّے تالاب میں نہاتے یا تیرتے اور اتفاق سے سورج بادلوں کے اوٹ میں ہوتا تو وہ یہ الفاظ شاید بطورِ

دعا بولتے جو کچھ سمجھ میں نہیں آتا: سَا پُپوٗ ! سَا یاریٔ ! سَپُوۓ اِسگَن ہلرُوَلیٔ بِم دِیٔوشَم نُسیٔن اوٹ اَرین غُلُمِیٔ، ہِک جِیٔل منا!۔ مفہوم: اے لِباسِ آفتاب! اے روشنیٔ آفتاب! سَپُوٗ کا ایک بچہ پانی میں گر گیا تھا اس کے نکالنے میں ہاتھ پاؤں ٹھٹھر گئے مہربانی سے ذرا طلوع ہو جا!

بوسٹن امریکہ

۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

روایتی معلومات (۲)

چهه غِین = چَھاٗغیٗن، چھاٹُم فَقوٗ، غُونرٗے ٹِس، شوٗن مَمُوٗیوٗ = شوٗن مُمُوٗیوٗ، کَھنیٗ موٗجُوٗکوٗ، گوٗن اوٗلَنَس، تَرقُٹرٗے بَٹاٗ = ترقُٹرٗے بِٹَن۔

بریٗس = پَھریٗس، خَرَٹَس=خَرَٹشوٗ=خَرانڈ، اِرِین یَنَس = اِرِیٗگَنَس۔

چَھرٗے کُھنیلیٗ۔

یوسٹن امریکہ
۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

روایتی معلومات (۳)

غاؔقُل (ترکی) لفظی ترجمہ: کوّے کا ہاتھ، ایک چھوٹا سا دانہ جسم پر جیسے تِسؔ غاؔقُل، غاؔ قُولیؔ (ترکی) لفظی ترجمہ: کوّے کا نوکر۔

گِیاؔ کَنخ = وہ جگہ جہاں قدیم میں ایک کشمیری پھسل گیا تھا۔

اُلتَر = اُوؔلوؔ تیؔر یا اُوؔلُوؔم تیؔر، دَل تَر = دَلُم تیؔر، خَل تَر = خُتُم تیؔر۔

بَرےؔ ہِل = بَر ہِل۔ شیؔلےؔ ہِل = شیؔل ہِل۔

غاؔ = کوّا (ترکی)، خوراز (تُرکی) مُرغا + غہ خوراز = غوقُوراس، خوراز = مرغات۔

مار = سانپ، مار کُش / مور کَش = مور گس۔

مُور = چیونٹی۔ کُور = اندھا، سُرخ ڞِن = سُر ڞِن۔

یوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

چند بُروشسکی الفاظ صرف BRA کے لیے

تَل = کبوتر، تَل = سقفِ خانہ، تَل = تالو، ایک گھاس جس کے چتر نُما پھول ہوتے ہیں، تَـل = ایک پہاڑی درخت = بھوج = BIRCH جس کے چھلکے پر زمانۂ قدیم میں لکھا جاتا تھا۔

فیروز اللغات ص ۲۳۹ پر بھوج پتر کا لفظ درج ہے مگر تشریح غور طلب ہے کیونکہ اِس درخت کے پتّوں پر لکھنے کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ اِس کے تنے کے چھلکے کاغذ کی طرح ہیں۔

بُروشسکی میں ہم اِس کو ہَلیءِ کہتے ہیں، یہ درخت نگر کے پہاڑوں پر کافی مگر ہونزا کے پہاڑوں پر بہت کم ہیں، قدیم ہونزا میں جب کفن کے لئے کپڑا نہیں ملتا تھا تو اس وقت ہَـلیءِ سے کفن کا گُزراہ کرتے تھے، ہَـلیءِ بہت کام کی چیز رہی ہے، تَل = پانی وغیرہ کا زمین پر ہموار پھیل جانا۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

یوسٹن امریکہ

۱۴ جون ۲۰۰۳ء

وَلتیءِ اَلتر ہَن

(فہرست ۔۲)

گٹ = کینہ، گانٹھ، بند، جوڑ، گرہ، پِھلَم گٹ ایتَس: پٹّو بُننے کے لیے تانے کا تاننا۔

دیغَس اِجِرِکْ گٹ مَنمِیْ، محاورہ = ہَنس کر آنتوں میں بل پڑ گیا۔

بَل = دیوار، بَل = اخروٹ کا مغز، بَل = ہڈی کا مغز، بَل بَل = بچوں کا ایک کھیل = بَبَل۔

بَل بَل = پہاڑ کی ایسی جگہ جہاں کوئی جا نہ سکے، مگر اوپر سے چند جوان رسّی پکڑ کر کسی شخص کو اُس جگہ تک پہنچائیں۔ یہ طریقہ مشکل نہروں اور راستوں کو بنانے میں کام آتا رہا ہے۔

ہونزا کے لوگوں کی جفاکشی کے بارے میں کسی نے کوئی داستان رقم نہیں کی ہے۔

قمری ماہ کے نِصفِ اوّل کو ھِیئِی اور نِصفِ آخر کو غُوآ کہتے ہیں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ بُروشو نے بیرِیَنگُڈ کے نام سے ایک مسالے دار روٹی پکائی اِس میں پہلے ایک روٹی بنا کر توے پر ڈالتے ہیں پھر مسالہ اس پر پھیلاتے ہیں اور پھر اسی سائز کی دوسری روٹی احتیاط سے مسالے پر ڈھانپ کر اچھی طرح سے پکاتے ہیں۔ یہ تو ہوئی ماہِ کامِل کی طرح گول بیرِیَنگُڈ۔ اب اسی جیسی ایک ہی روٹی پر وہی سَیّال مسالہ ڈال کر مہارت سے نِصف روٹی کو نصف دیگر پر پلٹا کر نصف چاند کی شکل کی بناتے ہیں اور اس کو غُوآ بیرِیَنگُڈ کہتے ہیں۔

بوسٹن امریکہ

۱۵ جون ۲۰۰۳ء

وَلتیَ اَلتَر التوْ

BRA

(اگوٙن)

یہ آپ کی ٹریننگ ہے کورس ہے۔

شوق اور ہوشمندی سے کام کریں۔

لڠاآر

بِراگوٙ

بِراگوٙ = طویل اور نرم وشیریں سُر = راگ

ڈَم بَلُم ہین، بُٹ اُیَم ہین، ممکن ہے، بِراگوٙ بلتستان سے آیا ہو۔

بِراگوٙ = ہین = نغمہ=سُر، کسی ساز کے ساتھ یا زبانی نرم ہیں۔

اَجولیٙ = عُروسی = شادی کا ترانہ۔

زِل، بَم = زِیر و بَم (فارسی) مَسُل = جنگی نغمہ۔

پھُوریل = پُریل = پُریلوٙ = بانسری، بلتیٙ بِراگوٙ بے حد دِلکش ہے۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گبیٙ

طُوٙطک (ف) طوطی کی تصغیر، طوٙطک = الغوزہ۔

مرد (ف) مردک، تصغیر، مرد کَیٙ = مَردَکھَی = پوست۔

کُور (ف) اندھا، ایک چڑیا، جس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہیں۔

سُرخ (ف) سُرخ ضِن = سُرضِن = باردُم ضِن۔

پاپوش (ف)، بَپُڈ، پوست (ف) = کھال پھوس۔

چَرخِ فَلَک (ف) کہکشاں MILKY WAY

وَلتیٙ اَلتَر اُسکوٙ

لَفَار = ستارہٗ صبح = THE MORNING STAR VENUS

ترکی میں چولپاک، چول پونگ۔

نیلوناکُ = نیرواناکُ = قوسِ قزح = RAINBOW

بَلَنڈیے ڈِگاری اَگَون (ب)اسم=ہالہ = HALO

ڈرمَنم بَلَنڈ = بدر= ماہِ کامل = FULL MOON

خُرونغ = بادل = CLOUD

چِیثی = نیا چاند = ہلال = NEW MOON

آپ کی بہت بڑی سعادتمندی ہے، کہ ہر کورس (سبق) کی مشقیں صرف مشق ہی کے لئے ہُوا کرتی ہیں، اور وہ ریکارڈ نہیں ہوتیں، مگر آپ کی ابتدائی مشقیں براہِ راست اور اِیجنل (اصلی) ہو رہی ہیں، آپ کو مبارک ہو کہ آپ بڑے تجربہ کار اور منجھے ہُوئے اہلِ قلم کے درمیان کام کرتے ہیں۔ اِس کا فیض ان شاءاللہ بہت جلد ملے گا اور آپ تجربہ کار اہلِ قلم اور اہلِ زبان ہو جائیں گے، آپ کو اس کام نیں بہت مزہ آئے گا۔ میرا دل اور خیال کام کرنے والے عزیزوں کے ساتھ ہے۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُرُوشَسکی الفاظ

گِر کِس = چُوہا، قدیم زمانے کے راجہ کا نام، جوان آدمی کے بازو کا اُبھرا ہُوا گوشت۔

غَسک (واحد)، غَسکوٗ، (جمع) = ایک قسم کے درختِ بید کی لچکدار شاخیں جن سے ٹوکریاں وغیرہ بناتے ہیں۔ غَسک = چاندی یا سونے کا تار جو زرگر بناتا ہے۔

قراغہ (تُرکی) = کالا کوّا، ب غاٗ = غان، جمع غایوٗ۔ غاٗ قُوٗلی = غاٗ قُلی = غاٗ = نوکر = SCARE CROW

دَرُوٗ (شِکار) دَرُڈ (شِکاری) مُک (موتی) لُشُم (مُونگا)۔ دُرَڈ (اِیلچی)۔

خُروٗنُخ (بادل) ہَرَلت (بارِش)۔ تِسّ = ہوا۔ چِرپُپُسّ = چِپُپُسّ (بگولا)۔ پھیریٗ (بھنور)۔ سِنداٗ = سِندَہ اوٗغُر (مَوجِ دریا)۔ موٗس (سیلاب)۔

موس = غُصّہ۔ اِموس (اُس مرد کا غُصّہ۔ مُوٗموس = اُس عورت کا غُصّہ۔ اَ، مِ، گُ، مَ، اِ، مُ، اُ۔ یعنی = اَموس، مِموس، گُموس، مَموس، اِموس، مُموس، اُموس۔ سات قسم کے ضمیرِ متّصِل ہیں۔

یوسٹن امریکہ

لندن، ۳۱ مئی ۲۰۰۳ء

وَلتیٗ اَلتَر جُندوٗ

چند بُرُوشَسکی الفاظ جو اہم ہیں

بُن=BUN= چٹان، جنگل، کسی وادی میں وسیع چراگاہِ تابستانی=تیِر=TER۔

بُن = بُم بیَپائیِ = جنگلی خوش گاؤ۔ جلاوطن۔ چِھش بُن = پہاڑ اور جنگل۔

بُم = ایک قسم کی پہاڑی بکری، بُم توَم = خشک درخت۔

سَو = ریت، سَوئے ڈوَم = ریت کا ٹیلا، ڈوَم دُروُ = مُشکل کام، ڈوَم

بُش = خود آزاد بلّی۔

ڈوَم مَنُم اَچَس = وہ گوسفند جو گلہ سے الگ ہو کر کھو گئی ہو۔

بیٹ = کسی کی وسیع زمین، سَیریِ = کسی شخص کے لئے کافی زمین، ہیٹ = آزاد۔

ڈوَن = غلام، ڈوَنیئی = غلامی، دُروَسکِن = نوکر۔ بَپالوُ = باج گزار،

بَپ = باج۔

تَھم = راجہ۔ کُیوَچ = رعیّت = رعایا۔ رَجاکیِ = کارِ بیگار۔

تَھم = راجہ۔ غیَنِش = رانی۔

سونا = زر = غیَنِش ۔ گس = شہزادی۔

سانپ کے دو نام ہیں: توَل = غُسَنُم (لمبا)۔ بھیڑیا = اُرک = غِیَن (چور)۔

یہ نام دو طرفہ ہے: خَم = روکھی روٹی، خَم = سالن۔

کُھماچ دان ایک ظرف (برتن) ہے، سرپوش کے ساتھ جو کاشغر سے لاتے تھے اس میں ایک خاص موٹی روٹی چولھے کی گرم راکھ میں دبا کر پکاتے ہیں، اور خَمِشدون کے نام سے مشہور ہے یہ اصل لفظ فارسی ہے کُماج = ترکی میں کُھماچ، بُروشسکی میں

خَمُلُٹ = *QHAMÚLUT*-

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

لُغات سازی

بر کِس = دفینہ = خزینہ

تِس = ہوا

تِس = جِنّ، پری کا سایہ = آسیب

گِر گِس = جِنّ، پری کا سایہ = آسیب

پُھت کِس = پُھتےۓ سوٗ = دیوانہ

پُھتاَ اُفت = وہ شخص جو شراب سے بدمست ہو

پُھت دذَس = بیل کا غُصّے میں آنا

خِس = نرمی کا سُلوک

خیِس = ایک خاص پِھٹی جو گو جال میں بناتے ہیں

تِھس = یہ اصطلاح تیری کی ہے کہ ایک چوپان کی ذمہ داری میں جتنی بھیڑ بکریاں ہوں ان کو بک تِھس کہتے ہیں۔

غُلِس = آب پاشی کے لئے پانی کی قلت

غسِس = ہنسی = خندہ

دِندِس = ایک تیر توام

چِندِس = کھلیان میں مرکزی گائے

گیِن کِس = گیکِس = توشہ دان

غیِنِس = رانی = سونا

کِھس کِھس = جہاں جِنّ پری ہو

لِس = مِلا ہُوا

اِیس مَنے = اِیتاَ قِس مَنے = مَتھان مَنے

اِیتاَ قِس = ذرا اُس طرف سرک جا

کِھیتاَ قِس = ذرا اِس طرف سرک جا

کِھس = کِس = مِلکیت کی زمین

کِس = وِراثت کی زمین = کِھس

خرِس = بلغم

سِندِس = ایک قسم کا بطخ

مِندِس

مُندِلِس

پُھلتُنِس = دھونکنی

پُھتُنِس = ایک سرے سے کچھ جلی ہوئی لکڑی

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گٹِس = گَتَل گٹِس = درختِ اخروٹ کی گٹِس چرِس = جڑ پَھرِس = مُرغابی وارِس = ڈھکنا ہَرِس = لکڑی کا قدیم بیلچہ گمِس = مُعاوِضہ	

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

لغات سازی

قواعد=	کافِ ضربہ کی مثال مشق اور ریکارڈ		
ترجمہ	واحد	جمع	اس میں غور کریں
پتّھر	دَن	دَیوٗ	دَیوٗک دیلَس
کوڑا	تُھر		تُھرک دیلَس
(ڈھےلا) ڈھیلا	غُس	غُشوٗ	غُشوٗک دیلَس
نیزہ	نیزہ=نِزاَ		نِزک دیلَس
کمان	ژَمے		ژَمیک دیلَس
چُھری	ڞُر		ڞُرک دیلَس
خنجر	تِسک		تِسکک دیلَس
بڑا پتّھر	بُن	بُندوٗ	بُندوٗک دیلَس
بید	گڞے		گڞیک دیلَس
			بُندوٗک بُندوٗک
			ہِیرکیٗ دَن = سنگسار کرنا
			تُھوٗتَھلے چاق
			بُوا اِلخ ہَرٹے پھاَل
			دُوٗوَنڈے بکر

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گنخ کرے پَھموموٗنڈَل ژُوٗ گنخ=ژُوٗکَنخ اَپَسّ کِنُم= نالائق پَندورا=سفید کنول کا پھول	

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

لُغات سازی کا کام
خانۂ حکمت کراچی

دَرڈٔے غَر	اَشدَر = اژدَھا ہرَگن
سِنداٗ خَر = جہاں دریا دو حصّوں میں بہتا ہو	چَھنجَر
مَلتَرکَٹرٔے ڈَر	صَمبَر = صد برگ
دِلکرٔے جَقَر = دِلکرٔے ہَرَنخ	ازبر = البر = حِفظ کرنا
مَیؤنرٔے اِچَھر	زَر گر
سیَل کرٔے سَر	دَر = فُرصَت
ہَغُر طُمَر	یَر = آگے = پہلے = بہتر
غَاٗ بُٹَر	ہَرَلت ہَرمَناس
نغرٔے چُھمَر = جَنّتُ الحدید = لوہے کا۔	دِلتَر = چھاچھ
چَھپرٔے خَر	اُلتَر بَر
سَربَر = خصی (بیل)	بَرسَربَر ایَتَس
مُجُر تَھر	مُجُر تَھر مَنِمیٔ
ژُوؤے سَر (دَرَختِ خوبانی کی شاخ)	ژُوٗ پَھر ایَتَس، ژُوٗ سَر ایَتَس
گلتَر (شاخ)	چَرق پَھر ایَتَس
بَپوٗ بَر (ایک چھوٹا سا جانور سینگوں کے ساتھ)	ہَنزَر = شگاف
چَغاٗ بَر (بات چیت)	ہَنزَر = روزہ دار کی سحری

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

چھنجَر تُوغُلیٔ	گر = شادی
بَرَلت سَر (آسمان میں بادل پھیلنا)	غو (نَغمہ = گیت)
ژُوٛ پَھر	ٹَر = آدھا
سِقر = شَرم، بُھڑ	ڎَر (لکڑی چیرنا)
بَپ بَشخَر	غَشخَر
خُنزر	خُنزَر کِش (وہ معیوب شخص جس کی بات ناک سے نکلی ہو)
پِھندَر	

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ضروری تحقیق کا حصّہ

سلامٌ علیکُم ! ایسی تمام چیزوں میں غور کریں، شکریہ!

یَنُ = دستہ، ڈَرُ = گول، یَنُ ڈر = گول دستہ یا ڈھانچا۔

غربیَل، بَرَق بیش، ٹَٹاکُو کا یَنڈر یا ڈھانچا گلے ہوتا ہے۔

ہرِ سکی، گشِسکی پھر ڈِنے یَنڈر کے اِخُتو (الف ضمیر = خُٹو) گھر کی چار دیواری، یَنڈر، چھت اِخُتو = خُٹو ہے۔

بَلَنڈ ڈر مَنِمی = چاند اپنی روشنی میں بالکل گول ہو گیا = ماہِ کامل۔

رِ گَنَس = اِرِ گَنَس، پھلوں اور ترکاریوں کا قدرتی دستہ، مفہوم = اِریک یَنَس۔ جیسے انگور، کھیرا، ہوسَر (گھیا) بُپُس، گوبھی وغیرہ۔

ہونزا میں اسلامی رسومات کے آنے کے ساتھ ساتھ بہت سے عربی الفاظ کا اس زبان میں شامل ہونا یقینی بات ہے، مگر عجیب بات یہ ہے کہ چند عربی الفاظ بہت پہلے سے بُروشسکی میں شامل لگتے ہیں، جیسے: اَمَا = اَما = اَم، لکِنُ = لیکن، غَم = غم، ہلال = نیا چاند، ہِلال = باکرہ = کنواری، قربان = خربان، نذر = نذر، غریب = غَرِیپ، جاہل = جَہِلُ، فخر = دُپھو خُرَس = دُپھو غُرَس، طعام = طعام = طام، قَوم = قوم = قام، غلام = غلام، قالب = قَلِپُ، مُبارک = بُم بَر کی!

حَلالے حَق کُوین = حَلالے حَبُ کُوین وغیرہ۔

غُل = غُن، حَرث = کھیت = کھیتی، بَرِش = ہل۔

یوسٹن امریکہ

پیر، ۱۱ اگست ۲۰۰۳ء

مجھے لگتا ہے کہ درجِ ذیل الفاظ کا مادّہ ہِندی ہے آپ کا کیا مشورہ ہے؟

یَھر مَناس = پِھر جانا

یَھر مَناس اِشَل = پُرانے دروازے کی وہ لکڑی جس پر دروازہ پھرتا ہے۔

چرخ= چرق یَھر ایتَس

ژُوٗ یَھر ایتَس

ہَرِیپ یَھر ایتَس

حِل یَھر

پھیروٗ = بادشاہ کا غدّار

پِھریِئی = غدّاری = غدر

پھیریٗ = بھنور = گرداب

پھِرِیٗ = پانی کے وہ کیڑے جو ہر وقت پھرتے اور حرکت کرتے رہتے ہیں

پھِریٗ = پِھر =اور، نان پِھریٗ دایَم

پُھر دِلو = پھرتیلا

پُھو ایتَس = پھونکنا

پُھوریلوٗ = پُریل = پُریلوٗ = بانسری

پُھلتِنِس = پھکنی

پُھتُنِس = وہ لکڑی جس کا کچھ حِصّہ جَل گیا ہو۔

وَلتیَ اَلتَر تُرماٗ جُندوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

پُھوٗ = آگ صحیح، فُوٗ = آگ غلط

پُھو ایَتَس = پھونکنا

مَلےَ پُھرُگ، شاید چِل پَھر ایَتس وجاَ ڈُم،

پھاَنَس = درخت وغیرہ کا بڑھنا = نشوُنما = بالیدگی، کھیت کی منڈیر

چِل پَھانَس = پانی کا نہر سے باہر بہہ جانا

پھر کوٗ = قارُورَہ URINAL

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

اُلتُروٗ حِکایة صَوت

کسی چیز کا وہ نام جس میں اُس کی آواز کی نقل ہو

ٹِیروٗ	چنڈول
پُوٗپوٗ	ھُد ھُد
کَپوٗ	
کی کیٗ	
بُوٗہوٗ	اُلو
تراَقوٗ	ٹِڈی
کراَٹوٗ	کھاَسْ مَناس جَنداَرَن بیٗ، رات کونکلتا ہے کَراَٹ کراَٹ اِچَھر بِلاَ۔
ٹُھوکوٗ ٹُھوکوٗ	
سَوِیتوٗ	
غَکْ غاَتوٗ	
ڈُوَقوٗ	
قُرو ٹوکٹوٗ	
ڈَموٗ	
ماَڎ = بلی	طِفلانہ زبان
چھوٗچھوٗ = گھوڑا	طِفلانہ زبان

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient languages

چھوٗ = گائے	طِفلانہ زبان
کِروٗ، کِشوٗ = بھیڑ	طِفلانہ زبان
ما = بکری	طِفلانہ زبان
ڈُم ڈُم = بَرِیپ	طِفلانہ زبان

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

BRA

لُغات سازی کے لئے

بیَٔسَ = نَٹ ایَٔتَس	خوب مہارت سے ناچنا
نَٹکُوین	مہارت سے ناچنے والا
مَسُل ایَٔتَس	تلوار کے ساتھ جنگی ناچ
مَسُل دیَٔلَس = بَرِیپ	جنگی دُھن بجانا
جَٹ بِر = جَٹ بِرمَناس	بہروپ = سانگ سوانگ نقل
یَٹ کُوین	نگران
ڞَپ	تیراندازی
جُم	پہاڑ کی ایسی مُشکل جگہ جہاں ہر شخص جا نہیں سکتا
نیزہ بازی	نیزہ بازی
جُم بُن	وہ چٹان، جس پر کوئی چڑھ نہیں سکتا
جُم گوین	تَسّ ر = تَسَّر نِیَس اِنرے، پہاڑ کی مشکل جگہوں میں جانے والا
دَرابیٔ	رَستا کشی
دَرابیٔ کُوین	رستا گش
بَغُر کُوین	سوار
سُو کُوین	قریبی برادری والا

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُلاؔ کُوین	چوگان باز
گٹ گوین	مخالف
بُلاؔ دیئلس	چوگان بازی
گلت گوین	پانی وغیرہ میں جس کی باری ہو
تَم گوین	تیراک
گلت گوین	باری لینے والا
ژَک گوین	راجہ کا عملدار
تیئر گوین	
یایکٹ گوین	پَن چکی والا
غَلہ کُوین	جس کے ساتھ بیل یا گائے سے کام لینے کی ہنگامی شرکت ہو
اِمَن ڈیے	کسی کام میں مدد کرنے والا
ساعت گوین	
بال گوین	جس کے بال بچے زیادہ ہوں
دوٗروس کُوین	کام کرنے والا = خادم
دوٗروس کُوینَن بوٗ	کام کاج کرنے والی اچھی بہو کی تعریف میں کہتے تھے۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

BRA

یاعلی مدد

درجِ ذیل الفاظ کے شروع کا حرف غیر مُتحرّک یامَوقوف (ٹھیرا ہُوا) ہے یعنی وہ زبر، زیر، اور پیش کے بغیر ہے۔

بُرُوشَسکی	ترجمہ	
ترَڭ	تقسیم	
پرَن	بُن پرَن ایتَس	سُرُڭ اِپھلتَس
درَڭ	درَڭ دیَلَس	ہَغُرڈُم سوَکَس
ترَک	ترَک دیَلَس	
ترَق	ٹِڈی کی اُڑنے کی آواز	
ترَقوٗ	ٹِڈی	
ترَڭ	ہَغُرے ترَڭ = تنگ	
ترڭ	ژَڭ = ترَڭ = نمبرداری	
ڈوَق (آواز)	مارنا	ہَتھوڈا اِچَھر
ڈوَقوٗ	ہتھوڑا	
ترَپ	بھرا، مارنا	
پرِک	کودنا	خوَپ دیَلَس
پرَٹ	پھٹ جانا	
تھرَق	چِر جانا = چیرنا	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

خوَٹیِ جرپاؔ	جنگلی سپیدار	
سوَٹ	شرۓ چھغلتَس	
سوَن وَلَس	بیماری کی وجہ سے نہ اُٹھ سکنا	
سوِیتوٗ	سیٹی	
پرَت	گھوڑوں کا مقابلہ	
برَٹ	بُٹ غَراس	
پرآق	چاشت کا وقت	
پرَق	پھول کا کھلنا	
خوَق	سخت کھانسی کی آواز	
سوَق	چُھپ کے چلے جانا	
قوَق	ہلۓ قوَقِچگ	لومڑی کی لاف زنی
غوَنیِ مِیرزا		

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہونزا کے قدیم ناموں میں سے چند نام

پُن = شریف = مَنوٗ کُر = فرشتہ، پُنوٗ = مرد کا نام، پُنیٗ = عورت کا نام۔

ہُک = کُتّا، ہُکوٗ = مرد کا نام، ہُکیٗ = عورت کا نام۔

بُش = بلّی، بُشوٗ = مرد کو کہتے ہیں، گُربہ چشم۔ بُشیٗ = گُربہ چشم عورت۔

میَل = شراب، میَلو = مرد کا نام، میَلیٗ = عورت کا نام۔

گل JUNIPER TREE۔ گلوٗ، گلیٗ۔

مَمُوٗ = دودھ، مَمُوٗ = مرد کا نام، مَمُوٗ سِنگھ۔

ہَریٗ = جَو، ہَریٗ تَھم = ہَریٗ سنگھ. ہَریٗ بائی = عورت کا نام۔

دودھ = دوٗدوٗ = مرد کا نام، دوٗدیٗ، عورت کا نام یہاں ھ کی آواز حذف ہے۔

دوٗدہیل (ہندی) دوٗدیلوٗ = مرد کا نام، دوٗدیلیٗ = عورت کا نام یہاں ھا کی آواز نہیں۔

شاہِ لنگر (فارسی) شَلَکْنگر = ایک مرد کا نام۔

صفر یا صفروٗ = مرد کا نام، صفریٗ = عورت کا نام۔

نَوروز = مرد کا نام، نَوروزیٗ = نَوروسیٗ = عورت کا نام۔

لندن

یکم جون ۲۰۰۳ء

تھا کرے اُسکوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ایسے جانوروں وغیرہ کی ایک فہرست جو خود علاقے میں موجود تو نہیں ہیں مگر ان کے اسماء شروع ہی سے زبان کے ساتھ استعمال ہوتے آئے ہیں اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ (صفر کے معنیٰ ہیں کہ یہ یہاں موجود نہیں)۔

بُرُوشسکی	اردو
حستوؤ = ہَستوؤ o	ہاتھی
شَدیٔ o	بندر
شیر = سِنگھ = سِگ o	شیر
گاَلجوؤ o	گیدڑ
جُکڠوؤ = جُنگغوؤ o	بچھو (سُنا ہے چترال میں ہے)
کَرک = کَرگدن o (فارسی)	گینڈا
گاواز = گاواس o	بارہ سینگا = بارہ سِنگا = بارہ سِنگھا
اَژدھا = اَشدَر o	اژدھا
اُوژوؤ = اُژوؤ o	کچھوا

طُوٗطِیٗ = طُطِیٗ o	طوطا
میناٗ o	مینا
بُلبُل o	بُلبُل
جَگْ گلیٗ بُواٗ o	نیل گائے
زرافاٗ = اُٹ بُواٗ = شُتر گاؤ o	زرافہ = شُتر گاوَ
اُٹ قَرقامُڎ = شُتُرمُرغ o	شُتُرمرغ
خَچِر = قَچِر	خچر
طاؤس o	مور (طاؤس کو پَرِ طاؤس کہنا غلط ہے)۔
کُرپاٗ ڞِن (افسانویٗ) o	
ہِیٔس ماٗ ہِیٔس o	بھینس
رِمیزِل = RIMIZIL o	گلہری
چُھوٗموٗ o	مچھلی
چِدَن = صَندَل o	چَدن
خُرماٗ = خُرما درخت o	کھجور
نیزاٗ چیٗ = نِغاٗ چیٗ o	بانس

بوسٹن امریکہ
۲۲ جولائی ۲۰۰۳ء

ہالُم بیسکُمرے فہرست (۱)
گھریلو چیزوں کی فہرست (۱)

چُولھا = دیگدان	دَنرے شیَ = چُھمَرے شیَ
چُولھے کا پتّھر	شِیَ دَن = شُتِن
آتش بیل، آتش گیر (فارسی)	اَتَش بیَل، اَتَش گیر
درانتی، رسّی	بِسَرسْ، گشک
تیشہ، کُلہاڑی	مَنخ، گگٹی
ریتی، سُتاری = سُتالی	مُرمُوٗ، توٗل
توا، کاجل = توے کا کاجل	دَو، خَلوٗوَکٹ
چقماق (یہ ایک ترکی مصدر ہے = نکلنا	چَمَق ترکی تلفظ = چِقماق = نِکلنا
سنگِ چقماق	پُھوٗ دَن
پَلٹا = کُھرچنی = ٹرنر	مُوٗچُسک = مُچُسک
دھونکنی	پُھلتُوٗ نِس
کوئلہ، راکھ	ہَنجِل، فیتِکٹ
آگ، اَنگارا	چِٹرِیس = ٹِٹرِیس
دُھواں	پُھوٗ، ہاس
لکڑی (کا) بُرادہ	غَشِل (ے) اِلیَم = اِلیَم
آگ کا شعلہ = آگ کا شعلہ	پُھوے یُوٗمُسْ = پُھوے یُوٗمُس

تھا کرے مِشندوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

آگ جلانا	پُھوَ لَم ایتَس = پُھوَ ایسپَلس
غِربال (فارسی) قدیم چھلنی	غَربیَل
دودھ چھاننے کی قدیم جالی	پوَ = ژولی

یوسٹن امریکہ
۱۴ جولائی ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

چمڑااور کھال کی چیزیں۔(ص ۱)

تَرِث ، گِرگِن، چُلمَائیس	مُشک ،مُشکیزہ، تیراکی کی مُشک
گپرے بُچوٗ، بٹرے بُچوٗ، گِریو بُچوٗ	چمڑے کا پاپوش، کھال کا پاپوش، پہاڑی بکری کی کھال کا پاپوشی۔
یَخوٗ اِچوٗک	عمدہ پوستین یارقند اور کاشغر سے آتا تھا۔
تختا پوست = تختا پوس	اونی کھالوں کو جوڑ کر سردی میں اوڑھتے تھے۔
سَرمُذ، سَرمُذِث	کھال کے دو منی تھیلے اور اِن سے چھوٹے بھی بنتے تھے۔
نگر میں سرمُذ کو سَوٗکوٗ کہتے ہیں غلہ جات کا پیمانہ سرمُذ ہے۔	یعنی کہتے ہیں کہ ۵ سَرمُذ جو سات سرمُذ گندم وغیرہ۔
سریقولی بُچوٗ	سریقولی پاپوش سریقول سے لاتے تھے۔
میر کے لئے کفش ماسی اور ایتوٗک کاشغر اور یارقند سے لاتے تھے۔	شکاری اور چوپان پاپوش کی جگہ پیروں پر توچِگ لگاتے تھے۔
ژکَن	چمڑے کے تسمے جو توچِگ کے لئے ضروری ہیں۔

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

پولو کھیلنے والے شہسوار پاؤں کی حفاظت کے لیے کاشغری لانگ بوٹ پہنتے تھے	اکابرین کو گِریو ہُچوٗ پسند تھے، نیز گِریو ہُپُرے پَھرڈن۔
خواتین کو گِدھ کے پَھر = بُپُرے گٹوٗ پسند تھے۔	
ایئس کِلتَر	بندوق کے سامان
بَغُرے سامان	گھوڑے کے سامان
تولرے چُھر کُس ڈرے بَٹ دیَلجَم	ڈھول، دمامہ، دَف، رباب۔
ڈڈک پھروٗکسرے گمُنڈرے بَٹ دیَلجَم	پیمانہ والے توبے پر مضبوطی کے لئے کھال چڑھاتے تھے۔

بوسٹن امریکہ

۱۸ جولائی ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

چمڑا اور کھال کی چیزیں۔ (ص ۲)

تَرِکْ، تَرِکْ چِکْ = مَشک، سِلی ہوئی نہیں، بلکہ سالم، مشکین، گِر گِن = مِشکیزہ، چُل ماٰئیس = تیراکی مشک، مَشکِ شناوری، گپیرے ہُچوٗ = چمڑے کے پاپوش، بٹرے ہُچوٗ، کھال کے پاپوش، گِریو ہُچوٗ = پہاڑی بکری کی کھال کے پاپوش۔

یَخُوٗ = اونی کھال کا چوغہ، کھال کا کوٹ، پوستین۔

اِچوٗک = عمدہ پوستین باہر کی طرف کپڑا لگا کر، کاشغر، یارقند سے آتا تھا۔

تختہ بوست = تختہ پوست = تختاٰ پوس، چار یا تین اونی کھالوں کو جوڑ کر رضائی۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُرُوشسکی میں بعض تُرکی الفاظ (۱)

تُرکی	بُرُوشَسکیٖ
بیگ	بیگ = بیک = بک = قرابک
	بکو = بکو قرابکُڈ = بَکُڈ بَکایٔ
خان، خانِ کنجُود	خان، خانوٗ، خانیٔ، خانِیم،
	خانزادی= خوٗنزو
خدابرگان، خدابردی=	خدابِرگان، خدابردی
خداداد	
بائے = غنی = امیر	بائیے = بائِوٗ = بائِوٗ کُڈ
قراغہ = کالا کوا	غأ = غان، غأ قَلی = غأ قُولیٔ =
	غأ قُلیٔ
آخوند = آخونوم = آخون	اَخوٗن۔ اَخوٗن کُڈ
ایلچی = سفیر	ایلچیٔ = دُرَڈ
یُورت = وطن کان یُورت	کان یُورت = کنجُود
امبال = حاکمِ اعلیٰ	امبون
برگوچی = دینے والا =	بِرگوشیٔ
سخی = فیّاض	
قوغون = خربوزہ	غوٗن

تھأ کیٔ تُرمأ بَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

یُورغہ = تیز رفتار گھوڑا	یُورغاؔ
چائے، تختہ چائے،	چائے، تختاؔ چائے، چاینک
چائینک	
قوشون	قوؔش
گُون = تلفّظ گھُن = دِن	گوؔن = سَہ صُبح = ساؔ صبح
اَقشام = سفید شام	بُرُم شاؔم
تھنگ = نصف	تَرَک
بیلدَم = ایکدَم	بِکدَم

یوسٹن امریکہ

١٩ جولائی ٢٠٠٣ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بُرُوشسکی میں بعض تُرکی الفاظ (۲)

بُرُوشسکی	تُرکی
بِر	اَرکِشی = مرد
اَچو	آچا = بڑی بہن
دادو	دَدَ = باپ
باَباَ اَپاَ	بَبَ = دادا
ہَغر = گھوڑا، ہَغُر	اَغِر = نرگھوڑا
چَپَن = چُوغاَ وغیرہ	چپان = چَپَن
یول = دیَن	ییل = سال
ایتوک، کفشاَمُڈ	ایتاک = ایتک، کفش
ہونزا کا اِبتدائی نام ہوریُول یاہاَ باَ یُول تھا	یُول = راستہ
قِزلو = قزِلوِی = قزِلوکُڈ	قِزل بیگ
علیٔ قُولیٔ	علی قولی = غلام علی
شاہ قُولیٔ	شاہ قولی = غلام شاہ
قُولیٔ لسکِر	قولی لسکر =
	قولی ابنِ لسکر
امام قُولیٔ = قولیٔ کُڈ	امام قولی
جیسے سُرنای چیٔ، ڈُڈُک چیٔ، ڈاکچیٔ	چی ایک لاحقہ

تھاَ کرےَ تُرماَ اُسکو

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

خورجین،تغار	خُوَرجِن، تَغَر
بُولاق=چشمہ	بُوَل = بُل
آق سَقال=اقسَقال=	اَقسَقال = اَستقال = اکابر شخص
ریشِ سفید	
چِقماق (نِکلنا)	چَمَق
تُوروت=خشک	قوَرُوَت
اُولا=تیتر	بُوَلاَ
تَیَاَی=خوبصورت	تَتاَیوَ
المانگ=باج=خراج	اِلبَنَ
قِزل	قِزِل = قِزِلوَ
توغراق	تُراَق
تَھشی=باہرتھاشقری	تَیشی = چَھت
دوتار	دوتار

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بوسٹن امریکہ

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

عربی فاء اور ہندی پھ کا نمونہ

فَرق	فُرقان	قُران
فُرصَت	فِداء	فائدہ
فاعِل	فارِغ	فارسی
فَتح	فِی الحال	فَوراً
فَرزَند	پھرِیڑِیو	پَھر مَناس
پھیروٗ = غدار	پِھریئ = غدّاری	پھیریٗ = بھَنور
پُھردِلوٗ = پُھر تیلا	پھوٗک مَناس = پُھدکنا	پُھلتُنِس
پِھر کوٗ =URINAL	پُھسّ = بے مغز اخروٹ	پھریٗ = گندے پانی میں کالے کیڑے جو تیرتے پھرتے ہیں۔
	وغیرہ	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

کراچی

جمعرات، ۲۴ اپریل ۲۰۰۳ء

تحفۂ تحقیق برائے عزیزانِ بی۔آر۔اے

لفظ	مثال
لفظِ ہندی: شالا	دِرَم (شخص کا نام) دِرَم شال = دِرَمِ شَل
	برَشال = برَشَل
	خُروٗکُوشَال = خُرُکُشَل
	بُروگ شال = بُروکُشَل
	ہُن=ہُنو=ہُنوٗکو=ہُنوٗکُوشال(الِت میں)
	چَبوٖی = چَبوٖی کُوٗ = چَبوٗکُوشاٗل
	مُو=اُس عورت کا باپ = مُوموٗشاٗل =اُس عورت کے باپ کا گھر۔
	دَری شال = دِری شاٗل= پَن چکی اور تالاب کی
	شمس شال = شمس کی جگہ = شِمشال
	بُرُوٗشال = بُروشو قوم کا علاقہ = بہت پہلے گلگت میں تھا۔
لفظِ ہندی نال	(ق= قدیم)نال=نالیٖ=نَل =نَل بَر (ص ۳۴۵).
لفظِ ہندی	// ۲۹ ے روگ = بیماری، روک
لفظِ ہندی	۲۳۰ بھاگ = باگوٗ، حِصّہ، اِغُرم
لفظِ سَنسکرَت	۱۰۸ ے گرام= گِرَم = گاوٗں

BRA BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY living ancient language

لفظِ سَنسِکرَت	۱ ۸۲ سوم = چاند = سوٗموٗ = دوست
لفظِ ہندی	۸۱۴ سِنگھ = شیر = سِکْ = سِگْگرے = شیر
لفظِ ہندی	۳۰۳ پُن = خیرات = صدقہ = پُنَن بَی = شریف، مَنوٗکُر، فرشتہ
لفظِ شالا	فیروزاللغات ص ۸۳۳
دھرم شالہ	فیروزاللغات ص ۶۶۳

بوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تحقیق کرتے رہو چاہے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۱)

عربی: لٰکِن = لیکن
//: اَمّا = اماٗ = اَمَ (مگر)
//: ادب = اَدَپ
//: سَبَق = سَبق
//: کتاب = کتاپ
//: ثواب = سَباپ
//: عذاب = عَذاپ
//: وَبال = ہُبال

عربی: مَن: کَلِمۂ اِستفہام = کون
مِیِن بان؟ کون ہیں؟
اَمِن بآی؟ کون ہے؟ واحد
مِیَنن بآی؟ اجنّبی کے لیے
مِیِنِک بان؟ تبعیض کے لیے
مِیِن مِیِن بان؟ کون کون ہیں؟

فارسی: اَرابہ = اَرَباٗ
//: دوزخ = دوزخ = زُزَق

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

عربی: غُل: طوق = زنجیر = غُن = ایس غُن = گردن کی قید = ایس قُن = زبردستی کی ذمہ داری (محاووہ)۔

عربی میں حَرث: کھیت = کھیتی، بُروشسکی میں ہَرِش = ہَل۔
//: سطح = شِتیٔ = LEVEL

سنسکرت: بھاشا = باش = زبان۔
//: شریٔ: جناب = صاحب = مسٹر۔ بُرو: شِریٔ ڈَکوٗ = معزّز سُتون۔

ہندی: بائَی = مہارانی، رانی، بیگم۔ بُرو: رَشیٔ بائی، ہَریٔ بائی، پُنابائیٔ،

تھاٗ کَرےٗ تُرماٗ اَلتمبوٗ

روزیؔ بائی۔

پُن: سنسکرت: خیرات، صدقہ، نیک کام۔ بُرو: پُن، مَنوؔکُر، پُنوؔ، پُنیؔ۔

مَن: (ھندی) دل، جی، خاطر، ضمیر۔ بُرو: مَنوؔ، مَنیؔ نام کے لیے۔

طشتری (فارسی) بُروشو: تَشپیؔ۔

غَم (ع) غم = زُپُسؔ = گِرپاؔ۔

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تحقیق کرتے رہو چاہے ایک لفظ کیوں نہ ہو (۲)

عربی: اَطلَس = ہَدیرَس۔ایک قیمتی کپڑا۔ HADIRAS

// خَبَر = خبَر

// خَیر = خیر

// خُمار= خِمور = شوق

فارسی: سزا=سزا

// سُست ،سُستی

// بلند= بَلَکؔ

// اُر کَر کرےِ جوڑس بَلَندوِ (تَھانُم = غالِب)،بھیڑیا پر بھی اُس کا بچہ

// غالِب رہتا ہے۔

// غنو(بیج = تُخُم=SEED)ایک شخص کی بیٹی کا نام غُنوتھا،مگر وہ اپنی بیٹی سے بیزار تھا،ایک دن اُس نے کہا: اَی غنومو نرے شَنیِ غنو ڈُم کرے بِزار، بیٹی ''غُنو'' کی وجہ سے کیاری کے بیج =غُنو سے بھی بیزار ہو گیا۔تو یہ کہاوت ہوگئی۔

بُسوسُوےِ بَرُ اَمُپسِ کرےِ ٹاَک نا اَمیِ یارےِ پَھت۔ ترجمہ:تم چاہو تو میرے مُنہ کو باندھ دینا،لیکن مجھے میری ماں (گائے) کے پاس رہنے دینا۔

ضمائرِ مُتّصِل کی سات قسمیں ہیں

اَ مِ گ مَ اِ مُ اُ

ہاتھ = رِین = اَرِین، مِرِین، گُرِین، مَرِین، اِرِین، مُرِین، اُرِین۔

آواز = چَھر = اَچَھر، مِچَھر، گُچَھر، مَچَھر، اِچَھر، مُچَھر، اُچَھر۔

بدن = ڈِم = اَڈِم، مِڈِم، گُڈِم، مَڈِم، اِڈِم، مُڈِم، اُڈِم۔

جگہ = یک = اَیکُ، مِیکُ، گُیکُ، مَیکُ، اِیکُ (- یَکُ)، مُیکُ، اُیکُ۔

ماں = مِیِ = اَمِیِ، مِمِیِ، گُمِیِ، مَمِیِ، اِمِیِ، مُمِیِ، اُمِیِ۔

گور = لَمَت = اَلَمَت، مِلَمَت، گُلَمَت، مَلَمَت، اِلَمَت، مُلَمَت، اُلَمَت۔

نقشِ پا = ہُجو = اَہُجو، مِہجو، گُہجو، مَہجو، اِہجو، مُہجو، اُہجو۔

قابلیّت = یالِیِ = اَیالِیِ، مِیالِیِ، گُیالِیِ، مَیالِیِ، اِیالِیِ، مُیالِیِ، اُیالِیِ۔

ایڑی = غَان = اَغان، مِغان، گُغان، مَغان، اِغان، مُغان، اُغان۔

ٹھوڑی = سَنُ = اَسَنُ، مِسَنُ، گُسَنُ، مَسَنُ، اِسَنُ، مُسَنُ، اُسَنُ۔

مُنہ = خَت = اَخَت، مِخَت، گُخَت، مَخَت، اِخَت، مُخَت، اُخَت۔

پیشانی = پَھٹِیِ = اَپھٹِیِ، مِپھٹِیِ، گُپھٹِیِ، مَپھٹِیِ، اِپھٹِیِ، مُپھٹِیِ، اُپھٹِیِ۔

دانت = مِرے = اَمرے، مِمرے، گُمرے، مَمرے، اِمرے، مُمرے، اُمرے۔

کُہنی = سُسُن = اَسُسُن، مِسُسُن، گُسُسُن، مَسُسُن، اِسُسُن، مُسُسُن، اُسُسُن۔

تھاؔ کرے اَلتر بَن

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: اِیَکُ (۔ یَکُ)، اِیالیِ (۔ یالیِ) اِس کی تَوجیہہ بعد میں ہوگی، اِن شاءاللہ۔

بوسٹن امریکہ
۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قواعد: ضمائر

پورا = میَس = اَمیَس، مِمیَس، گُمیَس، مَمیَس، اِمیَس، مُمیَس، اُمیَس۔

چہرہ = سُکِلُ = اَسکِلُ، مِسکِلُ، گُسکِلُ، مَسکِلُ، اِسکِلُ، مُسکِلُ، اُسکِلُ۔

ہتھیلی = تَتَسُ = اَتَتَسُ، مِتَتَسُ، گُتَتَسُ، مَتَتَسُ، اِتَتَسُ، مُتَتَسُ، اُتَتَسُ۔

ناک = مُپُسُ = اَمُپُسُ، مِمُپُسُ، گُمُپُسُ، مَمُپُسُ، اِمُپُسُ، مُمُپُسُ، اُمُپُسُ۔

سَر = یَٹِس = اَیَٹِسُ، مِیَٹِسُ، گُیَٹِسُ، مَیَٹِسُ، اِیاَٹِسُ (یَٹِسُ)، مُیَٹِسُ، اُیَٹِسُ۔

مُنہ میں = خَچیَ = اَخَچیَ، مِخَچیَ، گُخَچیَ، مَخَچیَ، اِخَچیَ، مُخَچیَ، اُخَچیَ۔

پُشت = وَلُدَسُ = اَوَلُدَسُ، مِوَلُدَسُ، گُوَلُدَسُ، مَوَلُدَسُ، اِوَلُدَسُ، مُوَلُدَسُ، اُوَلُدَسُ۔

آنکھ = لُچِنُ، اَلُچِنُ، مِلُچِنُ، گُلُچِنُ، مَلُچِنُ، اِلُچِنُ، مُلُچِنُ، اُلُچِنُ۔

پاؤں = وُٹِس = اَوٹِسُ، مِیوٹِسُ، گُوٹِسُ، مَوٹِس، اِیوٹِس، مُوٹِس، اُوٹِس۔

زانو = گھٹنا = دُمُس = اَدُمُس، مِدُمُس، گُدُمُس، مَدُمُس، اِدُمُس، مُدُمُس، اُدُمُس۔

اُنگلی = مِس = اَمِس، میمِس، گُوِمِس، مَمِس، ایمِس، موِمِس، اوِمِس۔

یوسٹن امریکہ

۲۵ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاکرے اَلتراُسکو

قواعد ۔ ا

ہے کا ترجمہ چار قسم کا ہوتا ہے(ا) مرد ہے = ہِر بَی ، (۲) عورت ہے = گُس بوٗ، (۳) درخت ہے = توم بِلاٗ، (۴) پھل ہے = پَھموٗل بیٔ ۔

مرد ہیں = ہِری بان، عورتیں ہیں = گُشِکُنڈبان، درخت ہیں = توم بِڈاٗ = بِڈَن، پھل ہیں = پَھموٗل بئیٔن۔ انگور کی بیل = شُن کو بیٔ اور اُس کے پھل انگور کو بِلاٗ کہتے ہیں اور باقی تمام درختوں اور پودوں میں سے ہر ایک کو بِلاٗ اور ہر پھل کو بیٔ کہا جاتا ہے، اور چھوٹے بڑے جانور کو بیٔ کہتے ہیں، بے جان چیزوں میں سے جو ٹھوس ہو اُس کو بیٔ اور جو سیّال ہو اُس کو بِلاٗ کہتے ہیں، لیکن دوا جیسی بھی ہو، اُس کو مِلیٔ بیٔ کہتے ہیں۔ بجلی اور گیس کو بیٔ کہا جاتا ہے۔

پُشوریٔ (گھی کا بڑا گولا، جو گو جال میں بناتے ہیں) اس کو بیٔ کہتے ہیں۔ گھی = مَلتَس کو بِلاٗ، مگر جن کو بیٔ ، پَری کو بوٗ کہتے ہیں، شیطان کو بعض بی اور بعض بیٔ کہتے ہیں۔

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بی ۔ آر ۔ اے آپ اس کو ایک بڑا مقدس فریضہ سمجھیں یہ کارِ بیگار (رَجاکی) ہرگز نہیں، میں آپ سب سے بہت راضی ہوں میرا درویشانہ دل خیر خواہی اور محبت کی زبان سے مُسلسل آپ سب کے لئے دعا کرتا رہتا ہے آمین!

یوسٹن امریکہ

۲۹ جون ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرےٗ اَلتَروَلتوٗ

قواعد۔ ۲

اسمِ تصغیر

باپ = اَپاَ	اَپاَیوَ
باپ = تَتیَ	تَتیَ یوَ
ماں = مَماَ	مَماَیوَ
بھائی = کاَ کاَ	کاَ کاَیوَ
خوبصورت = تتاَی	تَتَیوَ
باپ = بَباَ	بَباَیوَ
ماں = زِزیَ = زیَ زیَ	زِزیَ یوَ = زِیَ زِیَ یوَ
گھوڑا = ہَغو	ہُوَڈوَکوَ
آٹے کا ذخیرہ دان = چِغُو	ہُوَڈوَک
تالاب = پَھریَ	ڈوکوَ
سپیدار = جرپاَ	ہُلخ
گھر = ہاَ	گُٹیَ
رسّی = گشک	وَلگیَ
ٹوکرا = گِرَن	کھریٹیَ
بوجھ = بَلداَ	بَٹوَ
بوجھ = بَلداَ	ژَپاَ

تھاَ کرِ اَلترہُندوَ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بکرا = ہَلدیڽ غلہ اور آٹا بوجھ کرنے کے لئے کھال کا دومنی بیگ = سَرمُڈ درختِ خوبانی = ژُوٚے توم بیل = بَر بچھڑا = بُوشو شو	ژیئت یا بُٹَر میٹس میٹس ہِچیَر بوشو

یوسٹن امریکہ
۳ جولائی ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قواعد ۔ ۳

اسمِ واحد میں "سِین" اور اسمِ جمع میں "شِین"

"س"	"ش"
پرندہ = بَلَس	بَلَشو
گوسفند = اَچَس	اَچَشو
کوڑی = چَگَس	چَگَشو
ایک ریشہ دار بوٹی = پَھریٔس	پَھریٔشو
غنی = غَمیٔس	غَمیٔشو
چربی = بِس	بِشو
ڈھیلا = غُس	غُشو
اُن کی زبان = اُومُس	اُومُشو
اُن کی زبان = یُومُس	یُومُشو
اوکھلی = تَنوس	تنوشو
زُلف = اِپھِنس	اِپھِنشو
اُس کا پوتا = ایٔمِس	ایٔمِشو
بیلن = غَیس	غَیشو
آٹے کا پیڑا = بوِنس	بوِنشو

تھاَ کرےَ اَلترتھلو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

وہ لکڑی جس پر کچّا گوشت کاٹتے ہیں =	
پَھنِس	پَھنِشوُ
چربی کا گولہ = موٗٹِس	موٗٹِشوُ
نہر کا فرشی پتّھر = گوٗتَس	گوٗتَشوُ
کیاری = کُھٹُکس	کُھٹُکشوُ
سیڑھی کا زینہ = چِھشے اِمیُکس	اِمیُکشوُ

بوسٹن امریکہ
۳ جولائی ۲۰۰۳ء

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قواعد ۔ ۴

نونِ وحدت کی مثالیں

مرد = بِر	بِرَن = بِن بِرَن = ایک مرد
عورت = گُس	گُسَن = بِن گُسَن = ایک عورت
پھول = اَسقُر	اَسقُرَن
گھوڑا = ہَغُر	ہَغُرَن
کتاب = کِتاپ	کِتاپَن
چڑیا = ڞِن	ڞِنَن
لڑکا = ہلِیَس	ہلِیَسَن
گدا (فقیر) = گدا	گدان
بادشاہ = پادشا	پادشان
دریا = دریا = سِندآ	دریان = سِندَن
مُٹھی = مُخ	مُخَن
آدھا = لَپ	لَپَن
اونٹ = اُٹ	اُٹَن
چھوٹا = جوٹ	جوٹَن
بڑا = اُیُم	اُیُمَن
دانا = دانا	دانان
نادان = نادان	نادانَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بوسٹن امریکہ

۴ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرےٗ اَلتَر بُنچو

قواعد ۔ ۵

”کافِ تبعیض“ = ”ک“

واحد	جمع	بعض
مرد = ہِر	ہِرِیٔ	ہِریک
مارخور = گِرِیٔ	گِرِیٔ	گِرِیک
لڑکا = ہِلیٖہِسَن	ہِلیٖشوٗ	ہِلیٖشوٗیک
بُوٹ	بُوٹ	بُوٹِک = بُوٹیٖک
خرگوش = سَر	سَروٗ	سَروٗیک
لومڑی = ہَل	ہَل جوٗ	ہَل جوٗیک
کبوتر = تَل	تل جوٗ	تَل جوٗیک
اونٹ = اُٹ	اُٹنڈ	اُٹنڈِک
تلوار = غتیٖنخ	غَتاڭ	غتاڭِک
درختِ توت = بِرَنخ	بِراڭ	بِراڭِک
پودا = میش	ماڭ	ماڭِک
کانٹا = چَھش	چھاڭ	چھاڭِک
سیب = بالت	بالت = بالت	بالِتک

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بوسٹن امریکہ

۴ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرے اَلتَرتورُموٗ

قواعد (۶ اے)

اسمِ واحد میں ''ن''	اسمِ جمع میں ''ی''
پتّھر = دَن	دَیوٗ
چڑیا = ڞِن	ڞِیوٗ
عُقاب = گرمُن	گرمُیوٗ
تنا = گمُن	گمُیوٗ
مالک = دَمَن	دَمَیوٗ
بٹیر = غُون	غُویوٗ
دُشمَن = دُشمَن	دُشمَیوٗ
گونگا = لَغَن	لَغَیوٗ
آستان = استان	استایوٗ
ٹوکرا = گِرَن	گِرَیوٗ
انڈا = تِکِشن	تِکِیوٗ
بڑا سانپ (اژدھا) = بر گِن	بر گِیوٗ
کاشغری دیگ = چِدِن	چِدِیوٗ
مکھی = پِھن	پِھیوٗ
پسو = کِھن	کِھیوٗ
چیونٹی = کھوٗن	کھوٗیوٗ

تھاَ کرے اَلتَرتُرماَ بَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سائیس = اَشتَن	اَشتَیوٗ
مینگنی = بَرپَن	بَرپَیوٗ
درخت وغیرہ کا بالائی سرا = اِتَھن	اِتَھیوٗ
مَشکیزہ = گِرگِن	گِرگِیوٗ
دُوربین = دُربِن	دُربِیوٗ

بوسٹن امریکہ

۱۱ جولائی ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قواعد (٦ بی)

جمع ''ی''	واحد ''ن''
بٹیو	کاہن = بٹَن
بُتیو	تھیلی = بُتُن
یالمُیو	پَسلی = یالمُن
سُسُیو = اِسُسُیو	کُہنی = سُسُن = اِسُسُن
غایو = اِغایو	ایڑی = غان = اِغان
غایو	کوّا = غہ = غان
شیطایو	شیطان = شیطان
صَبوِیو	صابون = صَبوَن
ژکُیو	گدھا = ژکُن
جُوایو	جوان = جُوان
یَرایو	دوست = یَران
شُلُ گیو	مُحِب = شُلُ گوِین
پُھول دایو	پھول دان = پھول دان
مَیوِیو	ORIOLE = اوریول = مَیوَن
دستَرخوایو	دسترخوان = دستَر خوان

تھاَ کے اَلتَرتُرماَ اُسکو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مہمان = مہمان	مہمایوٗ
میزبان = میزبان	میزبایوٗ
دہقان = دہقان	دِیقایوٗ = دہقایوٗ
نعت خوان = منقبت خوان	نَعت خوایوٗ
مینڈک = غُرقُن	غُرقُیوٗ
جوڑا = اِمَن	اِمَیوٗ
کمند = کَمَن	کَمَیوٗ
مکڑی = پِھرَن	پِھرَیوٗ

بوسٹن امریکہ
۱۱ جولائی ۲۰۰۳ء

B R A
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

مصدرِ خاص (١)

غسکوٗ دُویلَس	دوغَٹمیٔ
چھاٗ اُچھکِنَس	بانَس
دِسٗخه = دِسٗخاٗ اِچھکِنَس	ایٔسقَٹَس
باٗیِ مال ایٔتَس	ڈُوٗر ایٔتَس
ژگیٔچکٔ = ژکٔیٔ چکٔ اِرگِنَس	اِلترقِیَس
گکٔیٔ ایٔسِرَس	ہِرہُغُر مَناس = چَماٹ ایٔتَس
حُلمایٔس اِپُھلتِنَس	
دوتَر کِنَس	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

کراچی
جمعہ، ١٦ اپریل ٢٠٠٤ء

مصدرِ خاص (۲)

اَمر	مصدَر
غَسکوٗ دُوئِل	غَسکوٗ دُوئِلَس
چَھاٗ اُچھکِن	چَھاٗ اُچھکِنَس
دِسَخه = دِسَخاٗ اِچھکِن	دِسَخه = دِسَخاٗ اِچھکِنَس
باٗیِ مال ایٗتی	باٗیِ مال ایٗتَس
ژگیٗچِک = ژکڑے چِک اِرِگن	ژگیٗچِک = ژکڑے چِک اِرِگنَس
گکٹئ ایسِر	گکٹئ ایسِرَس
ہُلمایَش اِپُھلتِن	ہُلمایَش اِپُھلتِنَس
دوتَرکِن	دوتَرکِنَس
دوغَٹمی (چُپ مَنِمی)	
ہان	ہانَس
ایسقَٹ	ایسقَٹَس
ڈُوَر اے	ڈُوَر ایٗتَس
اِلتَرقی	اِلتَرقِیَس
ہِر ہَغُرمَنِین = چَماٹ ایتِن	ہِر ہَغُرمَناس = چَماٹ ایٗتَس

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تکرار وحذف کا ایک نمونہ

اصل (مصدر)	دوسری شکل	تیسری شکل
دَر	دَردَر	دَدَر
قَر	قَرقَر	قَقَر
جَم	جَم جَم	جَجَم
بَل	بَل بَل	بَبَل
تَن	تَن تَن	تَتَن
کَر	کَرکَر	کَکَر
پَھل	پَھل پَھل	پَھپَھل
ڈِم	ڈِم ڈِم	ڈِڈِم
تَم	تَم تَم	تَتَم
جوٓٹ	جوٓٹ جوٓٹ	جوٓ جوٓٹ
گُر	گُرگُر	گُگُر
ڈُل	ڈُل ڈُل	ڈُڈُل
جَل	جَل جَل	جَجَل
بِل	بِل بِل	بِبِل
زَل	زَل زَل	زَزَل

تھاَ کرےَ اَلترتُرماَ تَھلوَ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہِل	ہِل ہِل	ہِہِل
غَم	غَم غَم	غَغَم
چُھٹ	چُھٹ چُھٹ	چُھچُھٹ
ٹوٗپ	ٹوٗپ ٹوٗپ	ٹوٗٹوٗپ
لَم	لَم لَم	لَلَم
کَم	کَم کَم	کَکَم
چَھڭ	چَھڭ چَھڭ	چَھچَھڭ
چَر	چَر چَر	چَچَر
ہِک	ہِک ہِک	ہِہِک
دَل	دَل دَل	دَدَل
رِک	رِک رِک	رِرِک
دَن	دَن دَن	دَدَن
وَڭ	وَڭ وَڭ	وَوَڭ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

تصغیر، تقلیل اور تکرارِ مخلوط

دو مصدر	تقلیل	تصغیر و تقلیل	تکرارِ خلوط
پَھو	پھاَو (کَمَن پِھو)	پِھیَو (کَمَن پِھو)	پِھو پَھو
بَو، بِو	باَو	بِیَو	بِو بَو
تَو، تِو	تاَو	تِیَو	تِو تَو
قَو، قِو	قاَو	قِیَو	قِو قَو
لَو، لِو	لاَو	لِیَو	لِو لَو
جَو، جِو	جاَو	جیَو	جِو جَو
مَو، مِو	ماَو	مِیَو	مِو مَو
ڈَو، ڈِو	ڈاَو	ڈِیَو	ڈِو ڈَو
سَو، سِو	ساَو	سِیَو	سِو سَو
غَو، غِو	غاَو	غِیَو	غِو غَو
ہَو، ہِو	ہاَو	ہِیَو	ہِو ہَو
غَرَو، غِرِو	غراَو	غِرِیَو	غِرِو غَرو
تَڑَو، تِڑِو	تَڑاَو	تِڑِیَو	تِڑِو تَڑَو
ژَڑَو، ژِڑِو	ژَڑاَو	ژِڑِیَو	ژِڑِو ژَڑَو

تکرار کے نمونے

تین مصدر	تکرار(۱)	تکرار(۲)	تکرار (۳)
قَر، قوَر، قِر	قَرقَر	قوَر قوَر	قِرقِر
تَس، توَس، تِس	تَس تَس	توَس توَس	تِس تِس
ٹَھم، ٹھوَم، ٹِھم	ٹَھم ٹَھم	ٹھوَم ٹھوَم	ٹِھم ٹِھم
ڈَک، ڈوَک، ڈِک	ڈَک ڈَک	ڈوَک ڈوَک	ڈِک ڈِک
کَر، کوَر، کِر	کَرکَر	کوَر کوَر	کِرکِر
لَس، لوَس، لِس	لَس لَس	لوَس لوَس	لِس لِس
تَپ، توَپ، تِپ	تَپ تَپ	توَپ توَپ	تِپ تِپ
شَر، شوَر، شِر	شَرشَر	شوَر شوَر	شِرشِر
سَر، سوَر، سِر	سَرسَر	سوَر سوَر	سِرسِر
خَر، خوَر، خِر	خَرخَر	خوَر خوَر	خِرخِر
غَر، غوَر، غِر	غَرغَر	غوَر غوَر	غِرغِر
جَن، جوَن، جِن	جَن جَن	جوَن جوَن	جِن جِن
سَل، سوَل، سِل	سَل سَل	سوَل سوَل	سِل سِل
لَٹ، لوَٹ، لِٹ	لَٹ لَٹ	لوَٹ لوَٹ	لِٹ لِٹ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

فعل کی تصغیر و تقلیل

تین مصدر	تقلیل	تصغیر و تقلیل (۱)	تصغیر و تقلیل (۲)
قَر،قوَر،قِر	قاَر (کَمَن قَر)	قوَر (کَمَن قوَر)	قِیَر (کَمَن قِر)
ڈَک،ڈوَک، ڈِک	ڈاَک (کَمَن ڈَک)	ڈوَک	ڈِیَک
ٹھَم،ٹھوَم،ٹِھم	ٹھاَم (کَمَن ٹھَم)	ٹھوَم	ٹھِیَم
خَر،خوَر،خِر	خاَر (کَمَن خَر)	خوَر	خِیَر
تَس،توَس،تِس	تاَس	توَس	تِیَس
لَڭ،لوَڭ، لِڭ	لاَڭ	لوَڭ	لِیَڭ
دَل،دوَل،دِل	داَل	دوَل	دِیَل
غَر،غوَر،غِر	غاَر	غوَر	غِیَر
جَل،جوَل،جِل	جاَل	جوَل	جِیَل
زَن،زوَن،زِن	زاَن	زوَن	زِیَن
تَپ،توَپ،تِپ	تاَپ	توَپ	تِیَپ
قَپ،قوَپ،قِپ	قاَپ	قوَپ	قِیَپ
تَن،توَن،تِن	تاَن	توَن	تِیَن
شَر، شوَر، شِر	شاَر	شوَر	شِیَر

تھاَ کرےَ اَلتواَلتربَن

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: ''قَر'' کی نسبت سے ''قوَٗر'' میں معنیٰ کی تصغیر ہے، اور ''قِر'' میں آخری تصغیر ہے، تصغیر کا مطلب ہے کسی چیز کو پیار سے یا حقارت سے چھوٹی قرار دینا، اور تقلیل کے معنی ہیں کسی چیز کو کم کرنا۔

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ذخیرۂ الفاظ بہ طریقِ اضداد

چھِسؔ	کَھیِ	کم	بُٹ
		ٹوؔک	لَپ
سِنداٗ	تلیٗ	بُرگوؔ	غُواٗ
		چیئی	غُوَہ
بَغُرَٹےٗ	کٹَل	چَپ	پَھٹَکؔ
غُٹُم	تَلَسوؔ	ٹَک	تَھر
اَسیِرؔ	مَتھن	چھوؔٹ	تھاٗرٓ
غَمیٗس	ترَق	گٹی	پَھودَو
شُواٗ	بَغَرک	دَمَن	ڈوؔن
بہشت	دُوزق	مالک	نوکر
راٗحت	ابَش	بادشاہ	کُیوؔچ
جَٹ	جوؔٹ	رَت	ڈوؔکَ قَم
وَرڈ	غَلِیس	دَیِ	اَشاتو
دِرُم	دَغُوؔی	دَغَنم	دِکُٹُم
سِم	ایسِم	دَل	خاٗ
بیرَسؔ	غَسِسؔ	دال	خاٹ
بیرُم	غَسُم	بُرُٹُم	دِیِیم
ساٗ	تَھپ	شِنیٗ	بَیٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سَخا	یُوٗلجیٗ	دَتُوٗ	گرُوٗ
تاآزه	ناخوٗش	مَل	بَسیٗ
گھرس	ڎٹ مناس	ایٗش	فوٗن
ڈکوٗر	دُروم	خُرک	سِقاٗ
یارُم	یَٹُم	چِلُم	جَچَرُم
دوٗيِ	غَيِ	تھوٗش	میٗن
چِل	پُھوٗ	سیٗل	سَر
جَمِپ	اِیموٗ	اُرک	بیٗلِس
یَٹرےٗ	یارےٗ	جاٗس	پھاٗت
شرےٗ	بِشکرےٗ	نوٗک	ژیٗک
ہُن	دَن	اِتیٗ	کِھتیٗ
بُن	ہَریٗنخیٗ	تُر	کِشتی (کشکول)
غَشِل	گگٹیٗ	گِلیٗ	ہَریٗش
دَو	شیٗ	خَم	شَپِک
پَھموٗنڈل	گنخ	یَٹرےٗ کُس	یارےٗ کُس
ہَر	بُواٗ	دُوَلَس	بوٗیَس
مُٹوٗک	ہَلکُم	چَپ	سَرکرےٗ
ژُوٗ	گس	ہَرَلت	بوت
بُٹ	کَم	دیارڈس	جاٗک مَناس
خوشیٗ	غَمیٗ	ہُلجایَس	دِکِھرَس
جِیندوٗ	اِیرُم	دیٗڈیَس	یوٗرَس

تھیڑ	صفا	یُوٗیَس	اِشیرَس
نُکُوٗچَن	دِئیٗن	یَردُوسَس	اِلجیٗ وَلَس
یَرُم	اِلجُم	دیٗسمَنَس	ایٗقُوٗ شَلَس
شرٗے	پَچِئرٗے	ہَرکیٗ	وَٹ
جِل	بُوٗر	دِلک	پھیٗتِکؕ
اَیَش	بِردیٗ	دیٗشَم	بیٗٹ
سُجونوٗ	اجونوٗ	دِسَرَس	غُلاس
گن	اکَن	غِڈِکؕ	دُمَنُم
سُباٗدوٗ	ابادوٗ	ٹَکرٗے	بَسک
سُموٗلوٗ	اَمُوٗلوٗ	سِرگن	مَدَل
سُک	دُک	اُلُم	ہوٗلُم
ہوٗلُم	ہالُم	دَلبَٹ	یارٗے
چِرِسؕ	گلتَر	بِشقَر	اساٗ
یُوٹِس	یَٹِس	سُبوٗم	ابوٗم
کُردیٗ	گُپَلتِکؕ	وَرڈ	اَپَرڈ
ہَلدین	بَسکَرَٹ	گِہُوموٗ	اکِہُم
چَھرداٗ	بَہُم	قَرُم	سَسٗا
کِھی	غَتیٗنخ	دُشوٗقُم	دُچَھنُم
پِھنچ	بُلاٗ	اَسقُر	چَھسؕ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

به طریقِ اضداد

بلا	چِیکی	اِمَن	بِرگه
کھاس (کھاش مناس) (رینگنے والا)	تار (تارمناس) (اُڑنے والا)	سِسِنُم	توق
بِرسِس	سِلاژن	بُرگس	گِلیگِنُم
بِلیٔس	دَسِن	اِچِت	تیر
دُو	مَمُوشی	بپالوٗ	تَرقَن
مَتُم	بُرُم	بُنڈ	بَین
بُوأَٹَر	ہِیَر	نیزه	گیری
جُوان	مَپیر	تُرغوٹ	ښو
یَچِی	یُوچی	ہِل بَیُو	بُمر بیُو
اُلکُم	ہولکُم	تَل	پھرش
اِیَلجاأقِش	یارقِش	پَھری	کَکٹ
ہَن	اَلتاأ	غَس	گن
زندگی	موت	غَتَنُم	اقتَنُم
غُساأنُم	کُھٹ	غَقُٹ	لاۓ
ژُکُن توم	میوا توم	پَھرڈِن	بَشاأ
مَمُوتو	بالت	گشک	وَلگیٔ

تھاأ کرے اَلتواَلتر مِشندو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

سقُرِکی	غیٖیک	گِرَن	کھرِیٹی
جُروٹی	ژُو	ٹِس	ڈمبوٗر
میٖس	ژُو	پَھلوٗ	تغوٗک/دَغوٗوَک
گقشےٗ	ڈموٗ	کَھن	گِرَم
بُلخ	جَرپاٗ	میٖس	سَرمُڈ
دَس	دُروم	تَرِک	گِرگِن
دَس	شِقَم	وَلگی	جٹی
دَس	اَبات	بُڈوٗک	چُغُر
چوٗر	تَھلا	ڈکوٗ	شِریٗ ڈکوٗ
اِسکِل	اِوَلدَس	شِیڈے	مَناٗٹے
اِتَھن	گُمَن	بالرے	ہِکڈے
ایٖس	اِوَٹ	دَلپاٗ	خَٹپاٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہم وزن الفاظ

قِزِل	بِچِل	گشکُر	بَسُپُر
قَزَق	سَبَق	دُلدُل	بُلبُل
لَمبوٗق	صندوٗق	شَلداٗ	بَلداٗ
خر گوٗ	پِھر کوٗ	بَلبَل	گلگل
بَرايِ	شَرايِ	گِلتِر	غِلتِر
گرک	تَرک	ڈَپَن	چَپَن
وَرڈ	دَرڈ	چَرکَٹ	دَلبَٹ
زَماٗکٹ	بَساٗکٹ	دُرمُٹ	بُرپُٹ
گوٗٹیٗ	ج(روٗٹیٗ)	کھايِ	لايِ
ڈوٗم	روٗم	ماکٹ	چَھاکٹ
یُرماٗ	یُرغاٗ	میَش	تیَش
بَراٗغه	دِراٗغه	پیَشیٗ	تیَشیٗ
بُوٗر	یُوٗر	لیَش	میَش
ژربَش	جَرمَش	مُندِش	شُلُ جِرِش؟
مَیوٗن	اگوٗن	ڈَمپھوٗق	سَندوٗک
جوٗنیٗ	اوٗنیٗ	بَلخ	سَلخ
موٗن	یوٗن	گنخ	مَنخ

تھاٗ کرےٗ اَلتوٗ اَلتر اَلتَمبوٗ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

موٓن	گوٓن	بَلَنڈ	قَپَنڈ
شآم	کآم	دُربِن	گرگِن
رَبوٓکؕ	گٹوٓکؕ	خَپ	قَپ
تِلکؕ	گِلکؕ	چَمَق	جَتَق
برئ	گرئ	کَھخ	رَخ
تِلسٓ	پَھرِسٓ	مَدُر	بَغُر
دِندِسٓ	چِندِسٓ	بِرقِس	گِرکِس
گِرچه	بِلچه	پِھرکَنَس	چِرکَنَس
خَنداٗ	بَنده	تُراٗغَسٓ	بُلاٗغَسٓ
تُلپوٓ	غُلجوٓ	دُ(ماےِ)	پَ(داےِ)
گٹِسٓ	ہَرِسٓ	ڞَپ	تَھپ
ہَمجَم	امتم	گگوٓ	شُروٓ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

١٩٨١/١٢/١٣

ایسے الفاظ کا نمونہ جن کے آخر میں څ ہے

گنڅ	بَلاڅ	چَنڅ = دفعہ = بار
مَنڅ	سِنڅ	سَلڅ
ہُلڅ	ہَلڅ	توٗلڅ
مُڅ = مُٹھی	لَڅ	مُڅیٔ
کَڅ	سُڅ، سُوٗڅی	کَھڅ
بَڅ	رَڅ	راڅی
بَریٔنڅ	پُھو بَریٔنڅ	غَتیٔنڅ
قَنڅ	میٔلڅ = اِمیٔلڅ	کَنڅ
اِلڅ	رُڅ = رُڅوٗ	څوٗ = اَڅوٗ
لیٔڅ	خُروٗنڅ	بیٔلڅ
کِڅ = کِرچ = تلوار	بِیٔڅ	گسَنڅ
باٗڅ	پُڅ	گڅ
گوٗکُڅ		

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

کراچی

جمعرات، ۲۴ اپریل ۲۰۰۳ء

تھاٗ کےٗ اَلتوٗ اَلتر تورُموٗ

ہر لفظ کا آخری حصہ ہے:۔ ڭ

سَڭ	پَلَڭ (۱)	ڇَڭ
شَڭ	مَلَڭ	غَڭ (غاتو)
رَڭ	چَڭ	جَڈَڭ
بَڭ	چھَڭ	جُوٗ+کَڭ
نَڭ	ٹھَڭ	خوَڭ
بَڭ	دَڭ	قوَڭ
جَڭ (۱)	زَڭ (۱)	ڈَڭ (روٹی پکانا)
تَڭ (۱)	مَڭ	ٹَڭ (ناصاف)
ٹَڭ (ابر آلود)	وَڭ	زَڭ (۲)
اَڭ	بَدَڭ	لَڭ (۲)
قَڭ	ڈَڭ (دفنانا)	پَلَڭ (۲)
پھَٹَڭ	گڈَڭ	جَڭ (۲)
قَرَڭ	پھرَڭ	شَڭ (احتیاط)
درَڭ	بَسَڭ	تَڭ (۲)
ترَڭ	کِھیَڭ	شَتَڭ
ژَڭ	تُرَڭ	یَڭ
ڈَڭ (سخت)	مَخَڭ	تِلِیَڭ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ڈوَڭ	زَڭ زَڭ	مِلیڭ
غَڈُڭ	لَڭ(۱)	دَغوَڭ
ڈَڈُڭ	جَرپَڭ	زرڭ
کَڭ	جل مَڭ	کھڑڭ
زَمَڭ	جَردَڭ	سَڑڭ
چِرَڭ	غرزَڭ	ٹِھڭ ٹَھڭ
بَرَڭ	کَھڭ کَھڭ	لِڭ لَڭ
بُرَڭ	سَڭ	جَڭ مَڭ
غُیَڭ	ترکَڭ	ہَرہَرَڭ
تَبَڭ	چَڭ(۲)	کُوَرڭ
غیٔنَڭ	ترَڭ(۲)	اُوَڭ
بَلَڭ	بَڭ(۲)	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہر لفظ کا آخری حِصّہ ہے: وُ

قو	قَرو	ضِوضو	لَویَلو
لَو	ٹڈو	غوغَو	لَوجو
تَو	جَڈو	غِوغو	اَیو
بَو	خَرو	نَونَو	گِرَو
پَھو	دَ و	وَو وَو	پُھک پَھو
دَو	تِھشَو	بَوبَو	چَرَوپَرَو
اَو	بوٗپَھو	بِوبَو	جُوجَو
مَو	دِسَو	ڎوڎو	شَوڈو
کَو	قِوقو	ڈَو ڈَو	نَوسَو
جَو	بَوجَو	تِڈو تَڈو	چِل تَو
ٹَو	پَھودَو	خَرَو خَرَو	تَرشَو
چَو	اَوکَو	خِرِو خَرَو	خِسرَو
خَو	ڈِو ڈو	ٹِم پَھو	پِیَرو
څَو	تِو تَو	بَیُوسَو	سَرَو
رَو	قِرِو قَرَو	مِندو	سَرَوسَرَو
زَو	تَھرشُو	بِرگو	تَرَو تَرَو
سَو	بولِٹے دَو	گڈو	اِیَو اِیَو

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient languages

شَو	ٹوٹَو	سَڈو	سوےسَو
سَو	قَوقَو	جِلَو	
ضو	لَولو	چَپَو	
غَو	تَوتَو	پیچاَ پِیچَو	
نَو	ہَوہَو	سِوسَو	
وَو	پَھوپَھو	جنڈاَ پھو	
بَو	مَومَو	قِچَو	
ژَو	جِوجَو	ترَو	
دو	رَو رَو	چَوچَو	
تَھو	زَو زَو	ہَیَو	
ڈو	شَوشَو	کَوکَو	
سَوسَو	ٹِم غو		

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: ہر لفظ کے معنیٰ بخوبی سمجھ لینا ہے، اور اگر کوئی مشکل لفظ ہے تو بڑوں سے پوچھنا چاہیئے۔

ہر لفظ کا آخری حصّہ ہے:۔ وٗ

شُروٗ	پُوٗپوٗ	اَکٹاروٗ	چَھتوٗ
دُروٗ	کَپوٗ	بوٗدوٗ	چاٹوٗ
اچھوٗ	چوٗ	چوٗدوٗ	ٹِیروٗ
گگوٗ	مُٹھشوٗ	اَلوٗ	سِیّروٗ
خِتوٗ	اَچشوٗ	اَخوٗ	جِیّلوٗ
دیوٗ	ٹکوٗروٗ	مَہوٗ	سُوِیتوٗ
پَھلوٗ	پُسکُوٗروٗ	جَروٗ	کِھشوٗ
تَھلوٗ	سُوٗروٗ	کاکوٗ	مَمُشوٗ
اَلتوٗ	قوٗروٗ	مآلوٗ	دُدوٗ
اُسکوٗ	ڈوَقوٗ	دادوٗ	بوٗشوٗ
ہُندوٗ	شُٹکوٗ	شَکٹ اوٗ	گُکروٗ
ہُرگوٗ	پِھرکوٗ	زوٗ	گوٗکوٗ
بُسُوسُوٗ	غُندوٗ	ہوٗ	خوٗکوٗ
باگوٗ	غُلپوٗ	مَلے بوٗ	زوٗنوٗ
ڈکوٗ	غُلجوٗ	چھوٗ چھوٗ (گھوڑا)	ڈوکوٗ
ٹِکوٗ	مَتوٗ	جَچوٗ	تُلتوٗپوٗ
درواغوٗ	بوٗنوٗ	غُتوٗ	بُلوٗ
اِپھاغوٗ	بُکوکوٗ	بَپوٗ	چوٗکوٗ

تھاٗ کرے اَلتوٗ اَلتَرتُرماٗ چُند

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ڈُموٗ	بِیونوٗ	غُروٗ	اُلوٗ
ڈِموٗ	گروٗنوٗ	گاٗلجوٗ	
غُنوٗ	گِہوٗموٗ	غَماٗموٗ	
دَلوٗ	سٹوٗنوٗ	ڈِٹکاٗروٗ	
پَھقوٗ	اغاٗپوٗ	ہَمَگاٗروٗ	
ترَقوٗ	اَشاٗتوٗ	بَگاٗروٗ	
چُھموٗ	اَباٗدوٗ	ہوٗنزوٗ	
سُوٗموٗ	اَضیموٗ	گُنڈوٗ	
توٗپوٗ	اَنیموٗ	اَلتَمبوٗ	
پھوٗکوٗ	اَگاہوٗ	بُڈوٗکوٗ	
ڈِروٗ	اَشاٗٹوٗ	جوٗٹوٗ	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ہر لفظ کا آخری حِصّہ ہے:۔ وٗ

مَموٗ	شُشوٗ	بَرُوٗ
غشوٗ	دَغوٗ	تراٗ سُوٗ
دَتوٗ	زُٹوٗ	اَثوٗ
گرُوٗ	جُرُوٗ	دُسُوٗ
یَخوٗ	دَلوٗ	کُھوٗ
گٹوٗ	خَٹوٗ	بُوٗ
بَیوٗ	اُلوٗ	نَناٗ کُوٗ
ہرُوٗ (۱)	غُقوٗ	اَقوٗ
غَموٗ	غُقوٗ	اَسوٗ (جُگالی)
ژوٗ	گیوٗ	ڈُلوٗ
سُوٗ	غیوٗ (لنگڑا)	چھرُوٗ
گوٗ	پَھیوٗ	سَغوٗ
گوٗ	پَھیوٗ (قُرعہ)	چُھوٗ (۱)
غُوٗ	شَتُوٗ	چُھوٗ (۲)
پھوٗ	سَتُوٗ	چُھوٗ (۳)
اُوٗ	اَکُوٗ	ڈُمبوٗ
دُوٗ	اِچوٗ	قابوٗ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

چُوٗ	اَچُوٗ (مجھے لے چل)	تَٹُوٗ
سُوٗ	بَقبُوٗ	اَپُوٗ (چھِس)
جُوٗ	بابُوٗ	مُقُوٗ
بَپُوٗ	آلُوٗ	غُلُوٗ
بُرُوٗ (۲)	چَربُوٗ	تُرُوٗ
دَرُوٗ	گُنڈُوٗ	لُٹکُوٗ
زُرُوٗ	ڈُنڈُوٗ	پھالتُوٗ
مَرُوٗ	خُنڈُوٗ	ژُوٗ (کَنگھ)
اَلُوٗ[۱]	بِندُوٗ	
غَلغُوٗ	چاقُوٗ	
بُرغُوٗ	چِل پُھوٗ	
مُرکُوٗ	یَبُوٗ	

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

[۱] اَلُو جمع ہے اَلِنی کی۔

نوٹ: اِن الفاظ کے آخر میں واوِ معروفِ مقصورہ (مختصر) ہے، جو صرف پیش کی آواز دیتا ہے۔

خُصُوصی فہرست (ا)
(آپ کی مہارت کے لیے)

زِیر	زَبَر	پیش	یٓ	آ
زِل	زَل	زُل	زِیٓل	زاٰل
پِھل //	پَھل	پُھل	پِیٓل //	پھاٰل
تِل //	تَل	تُل	تِیٓل //	تاٰل
غِل //	غَل	غُل	غِیٓل //	غاٰل
مِل //	مَل	مُل	مِیٓل //	ماٰل
خِل //	خَل	خُل	خِیٓل	خاٰل
گِل //	گَل	گُل	گِیٓل //	گاٰل
جِل /	جَل	جُل	جِیٓل //	جاٰل
بِل //	بَل	بُل	بِیٓل //	باٰل
دِل //	دَل	دُل	دِیٓل //	داٰل
ڇِل //	ڇَل	ڇُل	ڇِیٓل //	ڇاٰل
		(مائش)		
تِھل //	تَھل	تُھل	تِھیٓل //	تھاٰل
شِل //	شَل	شُل	شِیٓل //	شاٰل
پِھر //	پَھر	پُھر	پِھیٓر //	پھاٰر

تھاٰ کرےٰ اَلتوٰ اَلتر تُرماٰ بُنچوٰ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گِر	//	گَر	گُر	گِیَر	//	گاآر
ڈِر	//	ڈَر	ڈُر	ڈِیَر	//	ڈاآر
ٹِھم	//	ٹَھم	ٹُھم	ٹِھیَم	//	ٹھاآم
جِک	//	جَک	جُک	جِیَک	//	جاآک
ٹِک	//	ٹَک	ٹُک	ٹِیَک	//	ٹاآک
ڈِک	//	ڈَک	ڈُک	ڈِیَک	//	ڈاآک
کِر	//	کَر	کُر	کِیَر	//	کاآر
ڈِم	//	ڈَم	ڈُم	ڈِیَم	//	ڈاآم
پِھس	//	پَھس	پُھس	پِھیَس	//	پھاآس
تِپ	//	تَپ	تُپ	تِیَپ	//	تاآپ
ہِسٔس	//	ہَسٔس	ہُسٔس	ہِیَسٔس	//	ہاآسٔس
دیٖ	//	داٗ	دُوٗ			

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: (۱) الفاظ کو جُدا جُدا پڑھیں (۲) خوب غور سے دیکھیے کہ ہر ایک کے کتنے معنی ہیں (۳) جن لفظوں کے نیچے ۲ لکھا ہوا ہے اسکا اشارہ ہے کہ آپ اسے دو دفعہ پڑھیں مثلاً "زِل" کو دُہرائیں تو یہ "زِل زِل" ہوگا، تاکہ معنوی طور پر دلچسپی پیدا ہو، پھر تیر کا مطلب ہے کہ آپ "زِل" کو "زَل" سے ملا کر پڑھیں تاکہ یہ "زِل زَل" کا مرکب بن جائے۔ اسی طرح "پِھل پَھل" اور "زِیَل زاآل" ہے، جہاں جہاں ایضاً (//) ہے وہاں یہی اشارہ یعنی تیر ہے۔

عمومی تحقیق

بُرنِقَر اَستَم	خداموٗ خدیٔئی	ارمنُم ٹھر مَنُم	حِلڈہ پھوٗ ایٔسپلَس
خداموٗ نذر	ایسُ لُم گزوٗٹو	ہلُولِک بُلُولِک	ہُٹُوٗ
جیٔرے گاآڑوٗ	گشکرے بسٗاَ ایٔتس	اُشتاَ باَ مَناس	بِربِشوق
دَن ایسرَس	قِت قِت = قِقِت	دِپنیے پُھٹ	اِلگٹ
سِکم درُوسی	گوماَلی	بکٹاَلوٗ(مُوَذِن)	مَجِد(مسجِد)
دیٔکٹ	تُس لُم تبوٗقوٗ		ہُوہو
قُرُوہوٗ	پُوہوٗ	پاہوٗ	چاہوٗ
میوٗ	اَگاہوٗ	اَچکٹاہوٗ	اچاچوٗ
اَغاآپوٗ	تھڈاَپوٗ	قَرَب=قراَپ	جغَپ=جغاَپ
مَرَق=مرآق	کُرَٹ=کراَٹ کُرُوٹ	پَھرَٹ=پَھراَٹ= پِھرِیٹ	جَسٗ= جاسٗ= جُوسٗ
دَل=داَل= دوٗل	نَس=ناس= نِیٔس	کَمَن=کاَمَن= کِمَن	پُھکَن = پِھکَن
قَر=قاَر=قوٗر= قِیٔر	خیٔ مَناس= بَدَل مَناس	کالَن=حساب	مُجوٗق (پُھندنا)

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

کَلبِ علی=کلبیٗ=کلوٗ	علیٗ مِنبر=بَروٗ
مالِک اَشدَر=اَشدَر	فَقِیر شاہ=فَقِروٗ
سگِ علی= سَگیٗ = سَگوٗ	لعل بیگ=لالوٗ
قَنبَر علی=قَمبَر	رعنا=رانوٗ
حیدر علی=حیدر=دَروٗ	راہ نُما=رانوٗ
گلدستہ=دَستاٗ	نَظَر عَلیٗ=نظر=نظروٗ
بدیعُ الجمال=بادل جمال=بادِلوٗ	گلاب بیٗ بیٗ = غُلاپ
محبوب علی=محبوب=بُوبوٗ	لُطفِ علی=لُطفیٗ= لُطوٗ
میرباز خان=میرباز=باسوٗ	شاہ دل امان=شادِلوٗ
شاہِ عالم=شالم	لَمبرٗق دِغَن لوٗق ئِنمیٗ

کراچی

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ترتیب

باترتیب	بےترتیب	باترتیب	بےترتیب
اِلجیِ یَر	یَر اِلجیِ	دال خا	خادال
وَرڈ ابَش	اَبَش وَرڈ	یارے یٹے	یٹے یارے
اِتیِ کِھتیِ	کِھتیِ اِتیِ	اُلوٗ ہُوٗلے	ہُوٗلے اُلوٗ
ہاَ بُسَیِ	بُسَیِ ہاَ	مَل بَسیِ	بَسیِ مَل
چِل پُھوٗ	پُھوٗ چِل	ساَ تَھپ	تَھپ ساَ
سَپِک گٹوٗ	گٹوٗ سَپِک	بَپ چَھپ	چَھپ بَپ
یارُم یٹے	یٹُم یارے	دَل خاَ	خاَ دَل
ضَم تَھپ	تَھپ ضَم	یُو اِمیِ	اِمیِ یُو
یُوٗس مُوٗیَر	مُوٗیَر یُوٗس	یَس مُوٗلُس	مُوٗلُس یَس
بِر گُس	گُس بِر	گُس کِیاس	کِیاس گُس
بِر بغُر	بَغُر بِر	ہُئیس بُواَ	بُواَ ہُئیس
دوٗیِ غَیِ	غَیِ دوٗیِ	یُوٹ اِریک	اِریک یُوٹ
جوٗٹ اُیُم	اُیُم جوٗٹ	ژوٗ گس	گس ژوٗ
لوٗٹوٗ لَق	لَق لوٗٹوٗ	ذَپ غَسَپ	غَسَپ ذَپ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: اگر نظم میں بضرورت کوئی لفظ بےترتیب ہو تو جائز ہے۔

۱۹۹۶/۱۲/۲۹ء

تھاَ کرے اِسکیِ اَلتراُسکوٗ

فصاحت کے لئے زاید کا طریقہ

لفظِ اصل و زاید	زاید لفظ	لفظِ اصل و زاید	زاید لفظ
ہرکی بَٹَنڈ	بَٹَنڈ	تیڑتیٔ	تیٔ
ڇِل پُھوڑ	پُھوڑ	دُروَمَس	مَس
ہوَیَن ڇان ،	ڇان	گلیٔ گٹُوڑ	گلیٔ
شَنی مُروَن	مُروَن	ہُن دَن	ہُن
تَھموڑ بوَیوڑ	بوَیوڑ	دال ایَتَس	
اوَشوڑ اپھاروٗ	اپھاروٗ	جام جمات	جمات
رجاکیٔ دُواکیٔ	دُواکیٔ	ژَک ترَک	ترَک
دِلک پھیَتِک	پھیَتِک	گس گِیاس	گِیاس
غِیَن جیئین	جیئین	تَل بَلَس	تَل
ڞاَی بِیاَی	ڞاَی	تھیَر بُر	بُر
گل ڞےٰ	ڞےٰ	لوَق پوَق	پوَق
ڇِھسَ بُن	بُن	تُس کُلُس	کُلُس
بَپ چَھپ	چَھپ	گیَن ڇاَ	ڇاَ
گن ڇِل	ڇِل	پَھل پَھلوڑ	فَل
جُوَ میَں	میَں	جاَسَ پاَسَ	پاَسَ

تھاَ کرۓ اِسکیٔ اَلتَروَلتوڑ

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

گآر سآر	سآر	سوَن ٹم	سوَن
گس گرَن	گرَن	اُس بَر	بَر
چَل کَھرَس	کَھرَس	گٹ گریۓ	گریۓ
توَم تَلوَ	تلوَ	مال حال	حال
میَن تآن	تآن	جُوبَپُوَ	بَپُوَ
خُرڈ خَندَل	خَندَل	ہوَل مُغل	مُغل
بِلگ پِلگ	پِلگ	قَیو پِیو	پِیو
لاڈ پاڈ	پاڈ	قوپَو	پَو
ہَوجو	جو		

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

ذخیرۂ الفاظ کا ایک اور دلچسپ نمونہ

ـَ سُ	ـِ سُ	ـُ سُ	ـا سُ
اَس	ڈِس	ڈُس	بَلاس
نَس	بِس	گُس	غَناس
گَرَس	بِلِس	بُس	گِراس
خَرَس	پَھِنِس	تُس	غَراس
یَلَس	غِسغِس	پُھوپُس	گِہاس
ہَس	ٹِھس	چِھمُس	دیَل کھاس
یَس	جوڑِس	خُس	بَراس
مِنَس	سِس	مُٹھس	شَلاس
اَچس	بیَلِس	چُس	ہَلکاس
دَس	غَسِس	جَٹکُس	دِراس
یُوَسَس	چَقِس	یَٹکُس	بَقاس
دَلتَس	گِرکِس	دَرکُس	غُلاس
گَس	اَمِس؟	گرکُس	ایاس!
گوَپَس	گوپِس	اِپُھس	چَھراس
بِسَس	بَبَرِس	اِدُمُس	تُراس
پَس	لَقپِس	ٹھَٹھکُس	ساس

تھاَ کرے اِسکیٔ اَلتَرمِشِندوَ

بَلَس	یُوٹِس	پُھس	تَناس
دِیُولَس	یَٹِس	یٹاۤ کُس	گٹاس
دُوَسَس	اَقرِس	غُس	چَقاۤس
غوۤقُرَس	بُندَرِس	یُوۤمُس	مَلذَاس
پِھرکَنَس	نَجِس	چُھوۤکُس	بَکواس
یُوۤشَیَس	اِپھنِس	پُھرُوۤکُس	ناۤس
چَگَس	کِھس (فِن)	وۤس[1] (یُوۤس)	ہاس
تَھنَس	غرِیِس	موۤرگس	ساۤس
بَس	چَھنِس	بُرُس	لاۤس
غرقَس	پھاۤلِس	اِمرے کُس	لرے آس!
اِسَرکَس	خِس خِس	ژُوۤمُس	ایلس گراس

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

[1] وس (بیوی) ضمیر کے بغیر ہے جب کوئی ضمیر مثلاً ''ی'' لگائیں تو یہ لفظ ''یُوۤس'' ہوگا۔

نصاب (۱)

۱۔ ت + ن، زبر کے ساتھ، زیر کے ساتھ، اور پیش کے ساتھ پڑھنے سے کیا معنی ہوتے ہیں؟

۲۔ توؤمَ ٹرے توؤم بَلُدا بیَسَنُ؟ ج: گگوؤ۔

۳۔ پَلاَ پُھلَ ٹرے پَلاَ پُھل نو، مَلتَس چپُ، بیَسَن؟ ج: تِلیِ ہاس۔

۴۔ اِغُوَیکُ دیشَشَلُ، دا تھوَس قربَتاَ بیَسَنُ؟ ج: تَرقُٹرے بِٹَن۔

۵۔ اَلتوَ غَتاکُ یَچیِ نُکنُ گُھرَس، بیَسَنُ؟ ج: کَھوَٹ ہَلدیَن۔

۶۔ ہَن دَوٹرے ڈُکُ نُماَ دِیاہَسُ، ہَن دَوٹرے ڈُکُ نُماَ قُشَلَسُ، بیَسَنُ؟

ج: پھٹیِ کرے دِرَم پھٹیِ۔

۷۔ پَھقُ اَیتُمُ پَھلوَوے پَھقوَ، بیَسَنُ؟ ج: پھیَلڈے پَھقوَ۔

۸۔ تیرُم ژُسَ خا ژکنرے اَغان شِمیِ، جرے دان اُیمُ ژکِنک شُوم، بیَسَنُ؟

ج: لخشاڈے ڈُوڈوَ۔

۹۔ تُرے صَندوقُ لُمُ، غیَنِس، بیَسَنُ؟ ج: غیَنِس تُر۔

۱۰۔ گس اَپوَ گس سیَئبان، بیَسَنُ؟ ج: پَھلَمرے گس۔

۱۱۔ میَل ڈے جُکُ اَپوَ، میَلرے گس، بیَسَنُ؟ ج: میَل گُس۔

۱۲۔ غشکَن بِیِ شَشک ڈُم اَپیِ، بیَسَنُ؟ ج: غیَنِسرے یا بُریرے غشک۔

تھاَ کرے اِسکیِ اَلتر اَلتَموَ

١٣. ڎر مَنم ہَلـنڎ غُلکُ لوٗ، بیٚسَنُ؟ ج: پاٰلاٰ فتاٰ۔

١٤. دَرُوٗ: ڎُم دَرُوٗ: یَٹلے ڎُم دَرُوٗ، اُر کرے ڎُم دَرُوٗ، بیٚلٹے بِلُمُ؟

١٥. جواہلِ زبان ہیں، اُن سے پوچھیں۔

١٦. اِلتُل، بیٚسَنُ؟ ج: تُمَق، بَغُر، سُرُکُ، گِرَن وَغیرہ۔

٩ اگست ٢٠٠٣ء

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

قدیم ہُنزوے شمسی ھِسَمِگ

گرُوُ = بہار	SPRING	حَمل	۳۱ گُنڈِک
// //	//	ثَور	۳۱ گُنڈِک
// //	//	جَوزا	۳۲ گُنڈِک
شِنیٔ = تابستان (موسمِ گرما)	SUMMER	سرطان	۳۲ گُنڈِک
// //	//	اسد	۳۲ گُنڈِک
// //	//	سنبلہ	۳۰ گُنڈِک
دَتُو = خزان	AUTUMN	میزان	۳۰ گُنڈِک
// //	//	عقرب	۳۰ گُنڈِک
// //	//	قَوس	۲۹ گُنڈِک
بَیٔ = زِمستان (موسمِ سرما)	WINTER	جَدّی	۲۹ گُنڈِک
// //	//	دَلو	۲۹ گُنڈِک
// //	//	حُوت	۳۰ گُنڈِک

BRA
BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

بحوالۂ کتاب "HUNZA" ص ۶۷ـ۶۸ـ

منگل، ۱۲ اگست ۲۰۰۳ء

تھاٗ کرِ اِسکیٔ اَلتَرتورُموٗ

چینی تُرکستان کی روایت کے مطابق بارہ جانوروں کا کیلنڈر

تُرکی نام	فارسی نام
(۱) ساچقان ییل	سالِ مُوش
(۲) اُوی ییل	سالِ بقر
(۳) یُولبارس ییل	سالِ پلنگ
(۴) توشقان ییل	سالِ خرگوش
(۵) بلیق ییل	سالِ نہنگ
(۶) ییلان ییل	سالِ مار
(۷) اَط = اَت ییل	سالِ اسپ
(۸) قوی ییل	سالِ گوسفند
(۹) میمون ییل	سالِ بمدونہ
(۱۰) توخو ییل	سالِ مُرغ
(۱۱) ایت ییل	سالِ سگ
(۱۲) تونگفوز ییل	سالِ خوک

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY
living ancient language

نوٹ: یہ روایت عرصۂ دراز تک ہونزا میں رائج ہو کر ختم ہوگئی۔

بوسٹن امریکہ۔

۱۹ جولائی ۲۰۰۳ء

تھاَ کرےَ اِسکیَ اَلتر تُرماَ بَن

عہد ساز تحقیقی و تجزیاتی مطالعات پر مشتمل

جریدہ

مرتبہ سید خالد جامعی، ناظم

''جریدہ'' شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا علمی و تحقیقی ترجمان ہے، جو باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ جریدہ کے شمارہ اکیس، بائیس، تیئیس، چوبیس، پچیس، چھبیس اور ستائیس، اٹھائیس اور انتیس کا دنیا بھر کے علمی، لسانی اور تحقیقی حلقوں میں پر جوش خیر مقدم کیا گیا ہے۔

ان شماروں کے اہم مندرجات کی ایک جھلک:

شمارہ اکیس — بروشسکی زبان کی تاریخ و قواعد پر اہم مضامین۔

شمارہ بائیس — ''قدیم لسانیات و کتبات نمبر''۔ پاکستانی ماہر لسانیات و آثار قدیمہ مولانا ابوالجلال ندویؒ کے وادیٔ سندھ کی مہروں پر نو تحقیقی مضامین۔

شمارہ تیئیس — ''فلسفہ لسان نمبر''۔ ابوالجلال ندویؒ کا تختۂ نقوش، جس کی مدد سے انھوں نے موئن جودڑو کی دو ہزار مہروں اور تحریروں کو پڑھنے کی کامیاب کوشش کی۔

شمارہ چوبیس — ''قدیم لسانیات و ادبیات نمبر''۔ دنیا کی تمام زبانوں کے حروف تہجی مشترک ہیں۔

شمارہ پچیس، چھبیس، اٹھائیس متروکات کی لغت [تین جلدیں مکمل]۔ استعماری طاقتوں کے ذریعے زبانوں کے قتل عام کی تاریخ، تحقیق کی روشنی میں۔

شمارہ ستائیس — ''مشرق و مغرب میں سرقہ بازی کی تاریخ''، سرقہ بازی پر اردو زبان میں اپنی نوعیت کا منفرد کام، مشاہیر کے سرقوں کی تفصیلات ثبوت کے ساتھ۔

شمارہ انتیس — تہذیب مغرب اور فکر و فلسفۂ مغرب پر خصوصی دستاویز۔ عالم اسلام میں جدیدیت اور روایت کی کشمکش کی پندرہ سو سالہ تاریخ کا جائزہ

BURUSHASKI RESEARCH ACADEMY